بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب

سراج البلاغت

حصۂ دوم

علم بدیع

از

ڈاکٹر قاری سید کلیم اللہ حسینی

ایم اے۔ ایل ایل بی، پی ایچ ڈی (لندن)

آنریری ریسرچ پروفیسر فارسی جامعہ عثمانیہ

ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ مطابق مئی ۱۹۵۹ء

مطبوعہ تاج پریس حیدرآباد دکن (آندھرا)

بار اول ۵۰۰

قیمت دو روپیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

یوں تو عربی، فارسی اور اردو میں بہت سی کتابیں بلاغت پر لکھی گئی ہیں کوئی نہایت مختصر اور کوئی بہت مبسوط، ہر ایک اپنے زمانہ اور ماحول کے اعتبار سے اہمیت کی حامل تھی لیکن ہر زمانہ میں طرز تعلیم طریقۂ تفہیم اور مذاق کچھ نہ کچھ بدلتا رہتا ہے، ایک چیز جو کسی وقت ٹکسالی اور قابلِ لحاظ ہونے کی وجہ سے اہمیت رکھتی تھی رفتار زمانہ کے باعث نئے مذاق اور نئے طور طریق نے اسے ٹکسال باہر کر دیا اور اس کی قدر و قیمت کم کر دی، گو وہ بلا وجہ اور عدم واقفیت کی وجہ سے ہی ہی مثال کے طور پر کسی عربی، فارسی یا اردو کی کتاب بلاغت کو لیجئے اسکو دیکھتے ہی اس کے علمی خزانہ کا بخوبی اندازہ ہو جاتا اور اس کا رعب بیٹھ جاتا ہے لیکن اس گراں بہا ذخیرہ سے مطلوبہ مسئلہ کی تفصیل معلوم کرنا کچھ آسان کام نہیں، ورق گردانی اور تلاش مطلب کیلئے کافی وقت درکار ہوگا اس کے بعد بھی بعض اوقات مایوسی کا منہ دیکھنا پڑے گا عموماً ایسی کتابوں سے سابقہ پڑتا ہے جو ہمہ گیر ہونے سے عاری ہیں، بلاغت کے کسی شعبہ مثلاً معانی میں کوئی مفصل ہے تو کوئی بیان میں اور کسی میں بدیع کا حصہ قابل لحاظ ہے، غرضکہ مجھے مختلف کیفیات کا

سامنا اُس وقت کرنا پڑا اور بہت سی مشکلیں اُس وقت پیش ہوئیں جب سے کہ میں عثمانیہ یونیورسٹی میں مستقلاً جماعتہائے بی۔ اے اور ایم۔ اے میں بلاغت کی تعلیم دے رہا ہوں، اس فن سے دلچسپی اور اس کے کتب مختصر و بسیط کے مطالعہ کے بعد پتہ چلا کہ کسی کتاب بلاغت میں فارسی و اردو نثر کی مثالیں زیادہ ہیں تو نظم کی خال خال ہیں، اور اکثر کتابوں میں صرف نظم کی مثالیں دی گئی ہیں نثر کی نہیں، بلکہ چند ایک مثالوں پر اکتفا کرکے گویا "قس علیٰ ہذا" کہکر چھوڑ دیا گیا ہے۔

اس زمانہ میں جبکہ طلباء کو مختلف علوم و فنون لازمی طور پر پڑھنے کی وجہ سے بہت کم وقت ملتا ہے کہ بسیط کتابوں کی ورق گردانی کریں اور قدیم کتب میں کوئی اشاریہ تو ہوتا نہیں جس سے مطلوبہ مواد بآسانی دستیاب ہوسکے اور جو مختصر کتابیں ہیں ان سے شوقین طلباء کی تشفی نہیں ہوتی اور ایسی بھی کوئی جامع کتاب نہیں جس سے عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں اکٹھا ودسب مواد مل سکے جس سے تقابلی مطالعہ میں آسانی ہو۔

ان امور کے پیش نظر اور اس فن کے برسوں کے تعلیمی تجربہ، اس سے دلچسپی اور طلباء کی سہولت کا لحاظ کرتے ہیں نے ایک کتاب "سراج البلاغت" تالیف کی ہے جسے امور بالا کو ملحوظ رکھتے ہوئے بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کی ہے اور طلباء کے شستہ مذاق اور دلچسپی کی خاطر شگفتہ و مفید نظم و نثر کی اخلاقی اور معیاری مثالیں دی ہیں۔ غالباً اس طرز کی اتنی جامع کتاب تینوں زبانوں سے متعلق

اردو میں تو دستیاب نہیں ہوتی، اگرچہ اسکو جامع کے ساتھ مانع بھی بنانے کی کوشش ممکن تھی لیکن اس کیلئے مزید کافی وقت درکار ہوتا اور اس طرح اس کے بہت طولانی ہونے کا بھی اندیشہ تھا جو آجکل کے طلباء و بعض ادباء کے طبع نازک کیلئے سنگ گراں ثابت ہوتا اسلئے خیر الامور اوسطھا ملحوظ رکھا گیا ہے، باوجود اس کے کہ کم اہم اور غیر مروج بیان و بدیع کو ترک کیا گیا ہے، پھر بھی بعض ادق مضامین اس میں آگئے ہیں۔

کتاب سراج البلاغت کو دو حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے :-

حصۂ اول علم معانی و بیان

حصۂ دوم علم بدیع

چونکہ کتاب کا حصہ دوم ۔ علم بدیع بالکل تیار اور حصہ اول کو ابھی کچھ وقت درکار ہے اسلئے تیار حصہ کو بلا وجہ روک رکھنا مناسب نہیں خیال کیا گیا، علاوہ ازیں بدیع کی طباعت کیلئے مختلف یونیورسٹیوں کے اساتذہ صاحبان اور طلباء کا اصرار اور جلدی ہے لہٰذا اسکو فی الحال طبع کر دیا جا رہا ہے، انشاءاللہ حصہ اول کو بھی جلد طبع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اس کتاب کے حصہ عربی کی مثالوں کے متعلق میں ادیب فاضل، عالم متبحر و شاعر بے بدل زبان عربی حضرت مولانا سید ابراہیم صاحب رضوی مرحوم سابق ریڈر شعبۂ عربی جامعہ عثمانیہ کا بیحد مشکور ہوں جنھوں نے اپنا عزیز وقت صرف کر کے اور طبیعت پر بار ڈالکر اس حصۂ بدیع کی تصحیح میں میری استعانت فرمائی، مولانا موصوف متبحر ادیب عربی کے علاوہ بلاغت و

عروض کے فن میں بھی خاص مہارت رکھتے تھے۔ فارسی و اردو نظم کا بھی اچھا ذوق تھا اور تصوف میں یدطولیٰ حاصل تھا۔ یہ مجمع الکمال علماء اس دور قحط الرجال میں مغتنمات سے ہی نہیں بلکہ بے بدل تھے۔ اللہ تعالےٰ انھیں مدارج علیا اور مقام قرب عطا فرمائے آمین۔

ہم نے علم بدیع کو بھی تین اجزاء میں تقسیم کیا ہے تاکہ مختلف جماعتوں کے طلباء کیلئے باعث سہولت ہو۔ اس میں حسب استعداد طلباء کمی یا زیادتی کیجا سکتی ہے۔

اس سے اساتذہ صاحبان کیلئے بھی تدریس و امتحانات کے سوالات مرتب کرنے میں آسانی ہوگی۔

(۱) وہ صنایع بدایع جو ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کی جماعتوں کے طلباء کیلئے مفید و کارآمد ہیں۔

(۲) وہ صنایع بدایع جو بی، اے کے معیار کے ہیں۔

(۳) مابقی جو ایم، اے کے منتہی طلباء کے تفصیلی مطالعہ کے لئے ضروری ہے۔

(۱) برائے ہائی اسکول و انٹرمیڈیٹ

(۳) برائے بی۔ اے

(۳۴) بقیہ صنائع بدائع برائے جماعت ایم اے مختص و ضروری ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست صنایع و بدایع مندرجۂ سراج البلاغت بلحاظ حروفِ تہجی

(ا)

صنائع لفظی[1]

لہ اگر کوئی صنعت لفظی یہاں نہ ملے تو اس کو معنوی میں دیکھا جائے۔

تفویف
تقابل یا مقابلہ
تکرار یا تکریر
تلمیع، ملمع، ذولسانین یا ذولغتین
تلوین، ملون یا متلون
تنکیت
توافق یا تزافق
توسیم
توشیح یا مُوشّح
توفیق یا مراعاۃ النظیر
جامع اللسانین، ذوالالسنہ یا ذوروئتین
جناس یا تجنیس
حذف یا قطع الحرف
خیفا یا حصر الکل فی الجزء
ذوالالسنہ، جامع اللسانین یا ذوروئتین
ذوروئتین، جامع اللسانین یا ذوالالسنہ
ذوالقافیتین، ذوالقوافی یا تشریع
ذوالقوافی، ذوالقافیتین یا تشریع
ذولسانین، ذوالغتین یا تلمیع
ذولغتین، تلمیع، ذولسانین
ذوالوجہین، ذوجہتین، متحمل الضدین

یا افتنان
ردالعجز علی الصدر یا تصدیر
رقطاء
سجع یا اسجاع
سیاقۃ الاعداد یا تعدید
عاطلہ، مہملہ یا غیر منقوطہ
عکس وطرد یا تبدیل
غیر منقوطہ عاطلہ یا مہملہ
فوقانیہ یا فوق النقاط
قطع الحرف یا حذف
قلب یا مقلوبات
لزوم مالایلزم، التزام، تشدید یا اعنات
لُغز یا چیستان
مُبادلۃُ الرّأسین
متزلزل یا تزلزل
متصل الحروف یا مُوصّل
متلون، تلوین یا ملوّن
محاذ
مُدوّر
مُربّع
مُردّف

مستزاد
مسجع یا اسجاع
مسمط یا تسمیط
مشاکلہ
مُصحّف یا تصحیف
مُعمّا
مُقطّع یا منفصل الحروف
مقلوبات یا قلب
ملمّع یا تلمیع
ملون تلوین مُتلوّن
منفصل الحروف یا مقطّع

منقوطہ یا تعریس
مُوشّح یا توشیح
مُوصّل یا متصل الحروف
موقوف الاخر
مہملہ عاطلہ یا غیر منقوطہ
نثر النظم
ندا
نظم النثر
واسع الشفتین یا افتراق الشفتین
واصل الشفتین یا انضمام الشفتین

صنایع معنوی

ابداع
اتساع
احتجاج بدلیل یا مذہب کلامی
اختیار
ادماج
ارسال المثل یا ایراد المثل
ارسال المثلین یا ایراد المثلین
ارصاد یا تسہیم
استتباع یا مدح الموجّہ
استثناء
استخدام
استدارک یا تدارک
استطراد
اضراب
اطراد
اعتراض الکلام قبل التمام یا حشو
اغراق دیکھو مبالغہ
افتنان، ذوالوجہین، ذوجہتین یا محتمل الضدین

اقتباس، تضمین یا تعلیق
التفات
ایراد المثل یا ارسال المثل
ایراد المثلین یا ارسال المثلین
ایہام، توریہ یا تخییل
بوقلمون
تاکید الذم بما یشبہ المدح
تاکید المدح بما یشبہ الذم
تبلیغ دیکھو مبالغہ
تجاہل العارف، تجاہل عارفانہ، سوق المعلوم یا مساق المجہول
تجرید
تخییل، توریہ یا ایہام
تدارک یا استدراک
تدبیج دیکھو تضاد
تردید
تسلیم
تسہیم یا ارصاد

تشابہ الاطراف
تضاد، متضاد، طباق، مطابقہ، تطبیق
یا تکافو

تضمین، اقتباس یا تعلیق
تطبیق، تضاد، متضاد، طباق، مطابقہ
یا تکافو

تطریز
تعجب
تفریق تنہا، تقسیم تنہا
تکافو، تطبیق، متضاد، طباق یا مطابقہ
دیکھو تضاد

تلمیح
تناسب یا مناسبہ
تنسیق الصفات یا حُسنُ النّسق
توجیہ، ذوالوجہین، ذوجہتین یا محتمل الضدین
توریہ، ایہام یا تخییل
توفیق یا مراعاۃ النظیر
جمع تنہا
جمع و تفریق
جمع و تفریق و تقسیم
جمع و تقسیم

چیستان یا لغز
حسن ابتدا یا حسن مطلع
حسن اختراع
حسن بیان
حسن تخلص یا گریز
حسن تعلیل
حسن طلب
حسن مطلع یا حسن ابتداء
حسن مقطع
حشو یا اعتراض الکلام قبل التمام
حصر الکل فی الجزء یا خیفاء
ذوجہتین، ذوالوجہین یا محتمل الضدین
دیکھو توجیہ

رجوع
سوال و جواب یا مراجعہ
سوق المعلوم، تجاہل العارف، یا مساق المجہول
شبہ اشتقاق
شہر آشوب یا کلام الجامع
طباق، مطابقہ دیکھو تضاد
طے و نشر یا لف و نشر
غلو دیکھو مبالغہ

قول بالموجب	مراعاۃ النظیر، ایتلاف، تلفیق، تناسب،
کلام الجامع یا شہر آشوب	تناسب، توفیق یا مواخات
گریز یا حسن التخلص	مُزاوجہ
لف ونشر یا طے ونشر	مساق المجہول، سوق المعلوم یا تجاہل عارفانہ
مبالغہ	مُعَمّا
متضاد دیکھو تضاد	مقابلہ یا تقابل
متحمل الضدین، ذوالجہتین دیکھو توجیہ	مناسبہ یا تناسب
مدح الموجہ یا استتباع	ہجو قبیح
مذہب کلامی و مذہب فقہی یا احتجاج بدلیل	ہجو ملیح دیکھو تاکید المدح بمایشبہ الذم
مراجعہ یا سوال وجواب	الہزل الذی یُراد بہ الجد

سراج البلاغت کی تالیف میں حسب ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے

کتاب	مصنف	زبان	مقام و سنہ طباعت
	(۱)		
۱) آئینۂ بلاغت	مرزا محمد عسکری	اردو	لکھنؤ سنہ ۱۹۳۶ء
۲) ابدع البدائع	محمد حسین شمس العلماء گرگانی	عربی	قلمی کتبخانہ آصفیہ حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۳۸ھ
۳) البیان والتبیین	ابو عثمان عمر الجاحظ	"	مصر سنہ ۱۳۱۱ھ
۴) التبیان فی علم البیان	عبدالواحد بن عبدالکریم المعروف بہ الزملکانی	"	قلمی کتبخانہ آصفیہ
۵) اساس البلاغة	ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشری	"	مصر سنہ ۱۲۹۹ھ
۶) اسرار البلاغة	امام عبدالقاہر بن عبدالرحمن الجرجانی	"	" سنہ ۱۹۲۰ء
۷) الاطول شرح تلخیص	عصام الدین ابراہیم ادینک (ترکی)	"	" سنہ ۱۲۸۴ھ
۸) اعجاز خسروی	امیر خسرو	فارسی	لکھنؤ سنہ ۱۲۹۳ھ
۹) اعظم الصنائع مع شرح معمیات	سید ابو الحسن	"	مطبوعہ سنہ ۱۲۶۰ھ
۱۰) انوار الربیع فی علم البدیع	سید علی خان المدنی بن احمد نظام الدین	عربی	ایران سنہ ۱۳۰۴ھ
۱۱) الایضاح فی علوم البلاغة	جلال الدین محمد القزوینی بن عبدالرحمن المعروف بہ خطیب دمشق	"	مصر سنہ ۱۳۰۵ھ

(ب)			
۱۲) بحر الفصاحت	نجم الغنی خاں رامپوری	اردو	لکھنو ۱۹۱۷ء
۱۳) بہار بلاغت	قلندر علی خاں	"	لاہور ۱۹۲۴ء
(ت)			
۱۴) تجنیس اللغات	عبدالرحمن جامی ۸۹۵ھ	فارسی	قلمی کتبخانہ آصفیہ
۱۵) تذکرۃ البلاغت	ذو الفقار علی	"	دہلی ۱۹۰۹ء
۱۶) تسہیل البلاغت	سجاد میرزا بیگ	اردو	حیدرآباد دکن ۱۳۴۹ھ
۱۷) تلخیص المفتاح	جلال الدین قزوینی خطیب دمشق	عربی	مصر ۱۲۸۸ھ
(ج)			
۱۸) جنان الجناس فی علم البدیع	صلاح الدین خلیل ایبک الصفدی	"	مصر ۱۲۹۹ھ
۱۹) جواہر البلاغۃ	الشیخ احمد الہاشمی	"	مصر ۱۳۲۳ھ
(چ)			
۲۰) چہار چمن	غلام محی الدین نحیف	فارسی	بمبئی ۱۲۶۶ھ
۲۱) چہار گلزار	نثاری	"	کانپور ۱۳۰۱ھ
(ح)			
۲۲) حاشیۂ شرح تلخیص	لطف اللہ بن محمد الغیاث	عربی	قلمی ۱۰۴۱ھ
۲۳) حاشیہ مطوّل	علامہ ابی وردی	"	مصر ۱۲۶۳ھ
۲۴) حدایق البلاغت	شمس الدین فقیر	فارسی	کانپور ۱۳۰۳ھ

کتاب	مصنف	زبان	مطبع و سنہ
٢٥) حدائق السحر فی دقائق الشعر	رشید الدین عمری کاتب المعروف بہ رشید وطواط	فارسی	تہران سنہ ١٣٠ ش
(خ)			
٢٦) خلاصۃ البدائع	شمس الدین فقیر	”	قلمی کتبخانۂ آصفیہ
(د)			
٢٧) الدروس البلاغۃ	حفنی آفندی ناصف وغیرہ	عربی	مصر سنہ ١٣١٧ھ
٢٨) دوحۃ الصنائع	امام الدین آمامی ہروی	فارسی	حیدرآباد دکن سنہ ١٣٢٤ھ
(ر)			
٢٩) رسالۂ عبد الواسع	عبد الواسع ہانسوی	”	کانپور سنہ ١٢٧٠ھ
٣٠) روضۃ الجنان فی المعانی والبیان	الخوری ارسانیوس الفاخوری	عربی	بیروت سنہ ١٨٩٦ء
٣١) ریاض الصنائع قطب شاہی	المفتی حسینی ساوجی	فارسی	قلمی سنہ ١٢٢٧ھ کتبخانہ آصفیہ
(س)			
٣٢) سفینۃ البلاغہ	محمد زماں خاں شہید	”	حیدرآباد دکن سنہ ١٣١١ھ
(ش)			
٣٣) شرح شواہد التلخیص	بدر الدین محمد بن رضی الدین مفتی الشام	عربی	قلمی سنہ ٩٨٣ھ
٣٤) شرح معمائے نصیر ہمدانی	امام بخش صہبائی دہلوی	فارسی	سنہ ١٨٨٨ء
٣٥) شرح معما	میر شمس الدین	”	سنہ ١٢٨٣ھ
(ط)			
٣٦) الطراز	یحییٰ بن حمزہ	عربی	مصر سنہ ١٣٣٢ھ

کتاب	مصنف	زبان	مقام و سنہ
	(ع)		
۳۷) عقد البدیع	خوری بولس عوّاد	عربی	بیروت ۱۸۸۱ء
۳۸) عقود الدُّرر فی شرح شواہد المختصر	المعلم شاہین عطیہ البنّانی	ر	ر ۱۸۸۶ء
	(غ)		
۳۹) غایۃ الادب فی صناعات شعر العرب	محمدؐ طلعت	ر	مصر ۱۳۱۶ھ
	(ک)		
۴۰) کتاب الصناعۃ	ایلیتوس حکیم	ر	بیروت ۱۸۹۸ء
۴۱) کمال البلاغۃ	عبدالرحمن بن علی البزدادی	ر	۱۳۴۱ھ
	(ل)		
۴۲) اللطائف المساعہ فی الفصاحۃ والبلاغۃ	علامہ جلال الدین السیوطی ۹۱۱ھ	ر	قلمی کتبخانہ آصفیہ
	(م)		
۴۳) مجموع الصنایع	حکیم کامران شیرازی	فارسی	طہران ۱۲۹۵ھ
۴۴) مختصر المعانی	علامہ سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی تالیف ۷۵۶ھ	عربی	مصر ۱۳۰۹ھ
۴۵) مخزن الفواید	محمدؐ فایق	اردو	لکھنو ۱۲۶۷ھ
۴۶) المطوّل علی التلخیص	سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی	عربی	استنبول ۱۳۱۰ھ

نمبر	نام کتاب	مصنف	زبان	مقام و سنہ طباعت
۴۷	المعجم فی معاییر اشعار العجم	شمس الدین محمد بن قیس الرازی	فارسی	بیروت ۱۹۰۹ء
۴۸	معما و قواعد المعما	ملا حسین واعظ کاشفی	"	لکھنؤ ۱۳۱۹ھ
۴۹	معیار البلاغت	دیبی پرشاد	اردو	کانپور ۱۲۸۳ھ
۵۰	مفتاح البلاغت	نجم الغنی خاں رامپوری	"	لاہور ۱۹۲۱ء
۵۱	مواہب المفتاح شرح مختصر المعانی	محقق ابن یعقوب المغربی	عربی	مصر ۱۳۱۸ھ
		(ن)		
۵۲	نقد الشعر مع ترجمہ جرمن	خلف بن حبان	"	بیروت ۱۸۹۴ء
۵۳	نکات البدائع و مراۃ الصنائع	درویش محمد	فارسی	قلمی کتبخانہ آصفیہ
۵۴	نہایۃ الاعجاز فی درایۃ الاعجاز	امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی	عربی	۱۳۱۷ھ
۵۵	نہر الفصاحت	محمد حسین قتیل	فارسی	لکھنؤ ۱۳۱۷ھ
		(ھ)		
۵۶	ہنجار گفتار (در فن معانی و بیان و بدیع)	نصر اللہ تقوی	"	تہران ۱۳۱۷ش
۵۷	ہدایۃ العامیہ شرح رسالہ عبد الواسع	محمد انعام اللہ	"	لکھنؤ ۱۳۲۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم بدیع

علم بدیع وہ ہے جس سے کلام کی خوبیاں (صنعتیں) معلوم ہوتی ہیں مگر ایسے صنایع لزوم و تکلف سے نہیں بلکہ آرائش کے طور پر لائے گئے ہوں۔

صنایع کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظی (۲) معنوی۔

۱۔ صنایع لفظی سے کلام کے الفاظ کا حسن ظاہر ہوتا ہے۔

۲۔ صنایع معنوی سے کلام کی معنوی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔

صنایع لفظی

اِتّفَاق

کلام میں کسی شاعر یا ممدوح کا نام لطیف پیرایہ میں بے تکلف آجانا۔

مثالیں :۔

عربی ؛ مَا زَالَ اٰبَاءُہٗ بِالْحَمْدِ مُذْ عُرِفُوْا

نظم ؛ فَکَانَ اَحْمَدُ ھُمْ حُسْنَ اِتِّفَاقِھِمْ

سید علی خاں۔

فارسی: نظم۔ شرمِ غمِ عشق بوالہوس را ندہند	سوزِ غمِ پروانہ مگس را ندہند
عمرے باید کہ یار آید بکنار	ایں دولت سرمد ہمہ کس را ندہند
صوفی سرمد۔

اردو: نظم:۔ ہم نہ کہتے تھے محبت ہی بری ہے کیفی	کیا سے کیا ہوگئی دو روز میں حالت تیری
کیفی حیدرآبادی

کردیا کچھ سے کچھ ترے غم نے	اب جو دیکھا تو وہ اثر ہی نہیں
اثر شاگرد میر درد

اِسجاع یا سَجْع

نثر یا نظم میں جب دو فقروں یا مصرعوں کے آخری دو کلمے ہموزن یا ہم قافیہ یا دونوں ہوں تو اِسجاع یا سَجْع کہتے ہیں اور اس قسم کی نثر کو مُسَجّع یا مُقفّیٰ۔
سجع نثر میں ایسی ہے جیسے قافیہ نظم میں۔

سجع کی تین قسمیں ہیں:۔ (۱) مُتوازی (۲) مُطرّف (۳) مُتوازِن یا مُوازنہ

۱۔ سجع متوازی، دو جملوں کے آخر کے دو کلمے وزن اور ردی میں متفق ہوں۔
مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَوْدَیٰ بِیَ النَّاطِقُ وَالصَّامِتُ، وَرَثیٰ بِیَ الْحَاسِدُ وَالشَّامِتُ۔ حریری

" نظم، فَنَحْنُ فِیْ جَذَلٍ وَالرُّوْمُ فِیْ وَجَلٍ
وَالْبَرُّ فِیْ شُغُلٍ وَالْبَحْرُ فِیْ خَجَلٍ
مُتنبّی

فارسی:۔ نثر، اسپ تاختہ وگوئے باختہ۔

فارسی:۔ نظم، خیبر از تیغ او خراب شدہ   سیر آبش ہمہ سراب شدہ

رشید وطواط

اردو:۔ نثر، میں تجھ پر جان دینا اور اپنے سر آن لیتا ہوں۔

〃 نظم، کروں پہلے توحید یزداں رقم   جھکا جس کے سجدہ کو اول قلم

میر حسن

۲۔ سَجعْ مُطَرَّف، دو جملوں کے آخر کے دو کلمے وزن میں مختلف لیکن رَوِی میں متفق ہوں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا

〃 نظم، تَجَلّٰی بِهٖ رُشْدِیْ وَاَثْرَتْ بِهٖ یَدِیْ

وَفَاضَ بِهٖ ثَمَدِیْ وَاَوْرَیٰ بِهٖ زَنْدِیْ

اِبْنِ تمّامْ

فارسی:۔ نثر، احمد را کرم بسیار است و ہنر بے شمار۔

〃 نظم، شیر یزداں چو برکشادی چنگ   روئے ہاموں شدے چو پشت پلنگ

اردو:۔ نثر، احمد بڑا خوش اطوار ہے اور اس کا دوست بے روزگار ہے

〃 نظم، عشق ہے تازہ کار تازہ خیال   ہر دفعہ اسکی اک نئی ہی چال

۳۔ سجع متوازن یا مُوَازَنَہ[1]، دو جملوں یا مصرعوں کے آخر کے

---

[1] رشید وطواط نے حدایق السحر فی دقایق الشعر صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے کہ جب سجع متوازن شعر میں واقع ہو تو اسکو "سجع مُوَازَنَہ" کہتے ہیں۔ اسکی اصل عبارت یہ ہے "سجع متوازن۔ بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰ پر

دو کلمے وزن میں متفق لیکن روی میں مختلف ہوں، یہ صنعت نثر و نظم دونوں میں مستعمل ہے۔

بقیہ حاشیہ ۲۵ ۔ بہ نثر مخصوص نیست بلکہ در شعر ہمیں کلمات توان آورد۔ آنرا در شعر "موازنہ" خوانند"

شمس قیس نے المعجم فی معاییر اشعار العجم صفحات ۳۰۸، ۳۰۹ پر سجع موازنہ کے تحت نثر اور نظم دونوں کی مثالیں دی ہیں۔

حسام الدین الدینک نے اطول شرح تلخیص، جلد ثانی صفحہ ۲۳۶ پر لکھا ہے۔

"فکل سجع موازنۃٌ ولیس کل موازنۃٍ سجعًا، فعلی ھذا یکون الموازنہ اعمّ"

ان بیانات سے واضح ہے کہ 'موازنہ' نثر و نظم دونوں پر حاوی ہے۔

لیکن حدائق البلاغت میں شمس الدین فقیر لکھتے ہیں کہ سجع موازنہ' نظم میں نہیں ہوتا، چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں" و این سجع موازنہ در نظم نمی آید چہ کلمۂ آخر در نظم واجب است کہ قافیہ داشتہ باشد"

قافیہ کے لحاظ سے یہ قول درست ہے لیکن روی کے بدل جانے سے شعر دو سرا ہو جاتا ہے۔ گو وزن اور قافیہ وہی ہوتا ہے، یہاں بحث پہلے اور دوسرے مصرعوں کے آخر کلموں سے ہے جو وزن میں تو برابر لیکن روی میں مختلف ہیں۔

قصیدہ کے مطلع میں تو قافیہ اور وزن کے صرف رَوِی کا متفق ہونا ضروری ہے۔

لیکن بعد کے اشعار میں اس کا متفق ہونا ضروری نہیں۔ سجع کے لغوی معنی "کبوتری کی آواز" کے ہیں، میری رائے میں 'موازنہ' میں سجع ایک مخصوص صورت ہے جس کے آخر میں حرف رَوِی ہونا ضروری ہے لہٰذا بغیر حرف رَوِی کے سجع کا استعمال کرنا مناسب نہیں اس کو 'موازنہ' کہنا کافی ہے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ وَزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ۔

" نظم، کَالزَّهْرِ فِیْ تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِیْ شَرَفٍ

وَالْبَحْرِ فِیْ کَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِیْ هِمَمٍ

البوصیری

فارسی:۔ نثر، وظائف حمد واجب الوجود ومحامد شکر واجب الغفور لازم است

" نظم، شاہی کی رخش اورا دولت بود ذلیل، شاہی کی تیغ ادرا نصرت بود فسان

اندر پئے کمانش زہ بگسلد بقیں، وندر دم لقینیش بر بفگند کمان

اردو:۔ نثر، ہمارا دوست بڑا کریم ہے اور زمانہ میں نظیر ہے۔

" نظم، اے شہنشاہ فلک منظر و بے مثل و نظیر

اے جہاں دار کرم شیوہ و بے شبہ عدیل

باصر ہیں یہ بصیر ہیں اہل دفا ہیں یہ قادر ہیں یہ کریم ہیں یہ ورسخی ہیں یہ

اشارہ

کلام میں مختصر الفاظ سے وسیع معنی کی طرف اشارہ کیا جائے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، وَفِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ

" نظم، فَمَا لَکَ لَا تَلْقَی بِمُهْجَتِکَ الْقَنَا

وَاَنْتَ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ هُمُ هُمُ

هٰذِہٖ مِنْ عُلَاہُ اِحْدَی الْمَعَالِی
وَعَلٰی هٰذِہٖ فَقِسْ مَا سِوَاهَا

فارسی: نثر: زندگانی بے کساں چطور می گزرد وشمارا چہ آگہی۔
" نظم: ترا کوہ پیکر ہیوں می برد پیادہ چہ دانی کہ چوں می رود
اردو: نثر: جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اب رونے سے کیا فائدہ۔
" نظم: گدا سمجھ کے وہ چپ تھا میری جو شامت آئے
اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لئے
غالب

اِشتقاق یا اِقتضاب

کلام میں ایسے الفاظ جمع کرنا جو ایک مادہ یا مصدر سے مشتق ہوں۔
مثالیں:-
عربی: نثر: کُلُّ مُجِدٍّ بِجِدٍّ لَا بِجَدٍّ۔
" نظم: وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِیُجِلَّهٗ
فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ
حسان بن ثابت

فارسی: نثر: بسطے بساط انبساط پرداختم۔
" نظم: حکیم آنکس کہ حکمت نیک داند سخن محکم بحکم خویش داند
حکیم سنائی

اردو: نثر، دلبر نے دل تو لے لیا لیکن دلجوئی نہیں کی۔
" نظم، اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
حیراں ہوں پر مشاہدہ ہے کس حساب میں
غالب

اعادہ

کلام میں تاکید کے لئے الفاظ مکرر لانا۔

مثالیں:-
عربی: نثر، اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا، وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخَاسِرِيْنَ۔
" نظم، على انّی سا انشد عند بیعی
اضاعونی و ایّ فتیً اضاعوا
حریری

فارسی: نظم، ماندور شان بمطرب کوتی   ماندور شان بمقری بمقری
منوچہری

اردو: نظم، تم ہوئے ہم ہوئے کہ میر ہوئے   اسکی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

اعنات، لزوم مالا یلزم، التزام یا تشدید

کلام میں کسی ایسی چیز کا لازم کر لینا جو لازمی نہ ہو، جس کے بغیر بھی کلام درست اور پورا ہوتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، اَللّٰھُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ۔

" نظم، عَرَفَ الْاِمَامُ الْفَزْرُ عَبْدُ الْوَاسِعِ

مِنْ کُلِّ عِلْمٍ بِالْاَنَاءِ الْوَاسِعِ

قَوْمٌ رَفِیْعُ الْقَدْرِ رَایَۃُ مَجْدِھِمْ

مَضْرُوبَۃٌ فَوْقَ الرَّفِیْعِ التَّاسِعِ

فارسی:- نثر، مشیت ایزدی را با فکر چہ کار، و فکر ضعیف را در تقدیر ایزدی چہ اعتبار، بفکر مباش و دل بناخن فکر مخراش۔

" نظم، سہم تو در زمین کشیدہ سپاہ — قدر تو بر فلک نہادہ قدم

ناصح ملک تو قرین طرب — حاسد صدر تو ندیم ندم

اردو:- نثر، دیکھو دلدار کسی دوسرے سے نہ کرنا پیار ہو جاؤ گے خوار اور لوگ کہیں گے تم کو بداطوار۔

" نظم، جو ہوے خاک بسر کوئی دلدار — اسے ہے خاک سے ہردم سروکار

افتراق الشفتین دیکھو واسع الشفتین صـ

اقتضاب دیکھو اشتقاق صـ۳۲

اِکتفاء

ضرورت شعری سے کلمہ کا جزو حذف کرنا۔

مثالیں:-

عربی:۔ نظم، لَعَبَتْ جُفُوْنُكَ بِالْقُلُوْبِ وَحُبُّهَا
وَالْخَدُّ مِیْدَانٌ وَصَدْغُكَ صُولجا(ن)

فارسی:۔
نظم، بدی را بدی سہل باشد جزا — اگر مردی احسن الی من آسا (۶)
اردو:۔ نظم، جو نکلا پہنکر لباس صفا — ہوی دھوم اسکی زمیں نا سما (۶)

التزام دیکھو اعنات ص۳۳
انضمام الشفتین یا واصل الشفتین دیکھو ص

ایداع

کلمہ میں کسی شخص یا چیز کا نام اس طرح لانا کہ اس سے معنی بھی پیدا ہوں۔
مثالیں:۔
عربی:۔ نظم، لقد ترك الضحاك فی الناس ضحکۃً
وابکی الذی قد قال قدماً قفانبكِ

فارسی:۔ نثر، شما در حقیقت ولی اللہ ہستید۔
" نظم، چناں گویند در تسبیح و تہلیل — الٰہی عاقبت محمود گرداں
اردو:۔ نثر، آپ کی کیا تعریف کی جائے آپ تو قطب عالم ہیں۔
" نظم، کیسا وزیر جسکو سعادت علی نے دی — برہان لک اشجع و منصور و محتشم

بَرَاعَةُ الْاِسْتِهْلَال

کلام کا آغاز ایسے الفاظ سے کرنا کہ اصل مضمون کا اس سے اندازہ ہو جائے۔

مثالیں:-

عربی:- نثر: سُبْحَانَهٗ مَا اَعْظَمَ شَانَهٗ لَا يُحَدُّ وَلَا يُتَصَوَّرُ۔

" نظم: بُشْرَىٰ فَقَدْ اَنْجَزَ الْاِقْبَالُ مَا وَعَدَا
وَكَوْكَبُ الْمَجْدِ فِيْ اُفُقِ الْعُلىٰ صَعَدَا

ابو محمد خازن

فارسی:- نثر: از دست قزاقان بر حامد چہ گذشت قصہ اش بشنوید۔

" نظم: بود بازرگان و اورا طوطئے / در قفس محبوس زیبا طوطئے

مولانا روم

اردو:- نثر: قصۂ بے نظیر و بدر منیر کو جس حسن و خوبی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اب اس کی تفصیل سنئے۔

" نظم: کھلنے پہ جو ہے طلسم تقدیر / اب خامہ نے یوں کیا ہے تحریر

میر حسن

تاریخ [1]

ایسا کلام جس کے کسی مصرع، فقرے یا خاص الفاظ کے مکتوبی [2] حروف کا

---

[1] عربی میں صنعت تاریخ مروج نہیں ہے اسلئے کتب بلاغت میں اسکا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔ متاخرین نے بعض اوقات تاریخیں نکالی ہیں۔ چند تاریخیں ہمیں ملی ہیں انپر اکتفا کیا جاتا ہے۔

[2] حروف مکتوبی سے مراد ایسے حروف ہیں جو لکھے جاتے ہیں اگرچہ وہ پڑھے نہ جائیں پھر بھی انکے اعداد شمار کئے جاتے ہیں اور جو حروف تلفظ میں آتے ہیں اور تحریر میں نہیں انکے اعداد شمار نہیں ہوتے جیسے شمس الشمس اور فرخ میں مشدد حرف کو ایک حرف شمار کیا جائیگا اور چہ و کہ میں ہائے مختفی کے اعداد لئے جائینگے اسی طرح لانبی (ت) کے اعداد ۴۰۰ اور گول تائے تانیث (ۃ) کے ۵ عدد شمار کئے جائیں گے

اعداد سے بحساب جُمّل[1] ولادت، شادی، وفات یا کسی خاص واقعہ کا سنہ نکلتا ہو۔
تاریخ دو قسم کی ہوتی ہے، ۱۔ صوری ۲۔ معنوی۔ معنوی فن معما کے قبیل سے ہے۔

۱۔ صُوری وہ ہے جس کے الفاظ سے زمانہ معلوم ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ مَوْتُ الْعَالِمِ بِاللّٰہِ مَوْتُ الْعَالَم، تاریخ وفات مولانا عبدالحق دہلوی۔

فارسی:۔ نظم، بہ کسب خاص مسجد ساخت گُنُّو دلم گفتہ کہ این بیتنا الحرام است

اردو:۔ نظم، مصرع، شمع بزمِ قادری و نقشبندی بجھ گئی۔

۲۔ معنوی وہ ہے جس کے اعداد سے بحساب جُمّل کوئی سنہ نکلے۔ جب سنہ مطلوب بلا کسی کمی و بیشی کے نکلے تو اس کو تاریخ کامل یا بے کم و کاست کہتے ہیں۔

بعض دفعہ مادہ تاریخ میں کچھ اعداد کم ہو جاتے ہیں تو اس میں کسی مناسب لفظ کا، جس سے مطلوبہ عدد حاصل ہوں، باشارۂ لطیف اضافہ کر دیتے ہیں، اس عمل کو تَخْمِیْنَہ کہتے ہیں۔

اگر ولادت، شادی وغیرہ کے وقت مادہ تاریخ میں ایک عدد کم ہو تو "سرِ انبساط" دو عدد کم ہوں تو از روئے "طرب، بہجت یا بشارت" لکھتے ہیں اور غم و وفات کے موقع پر ایک عدد کیلئے "سرِ آہ" دو عدد کیلئے از روئے "بکا" اور چار کیلئے از سرِ "درد" لکھکر تَخْمِیَۃ کرتے ہیں۔

---

[1] حساب ابجد۔

مثالیں :-

مثال شادی و تولد کی :-

فارسی :- نظم، سال تاریخ تولد گفت عقل ازمہر بہجت کہ برخوردار باد

اردو :- نظم، چودھویں تاریخ تھی پندرھویں شب

جب کہ دنیا میں قدم اس نے رکھا

بولا ہاتف سن کے ازروئے "طرب"

چودھویں کا چاند اب ظاہر ہوا

"طرب" کہکر نو عدد حرف (ط) کے ملائے۔

مثال غم و وفات کی۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، عَاشَ حَمِیْدًا وَمَاتَ شَہِیْدًا۔

فارسی :- نظم، گفت فائق بادو حرف حزن دل

گشت زین العابدین واصل بحق

اردو :- نظم، منظہر کہ ہوا جو قاتل اک مرد شوم اور انکی ہوئی خبر شہادت کی عموم

تاریخ وفات ان کی کہی باروئے 'درد' سودا نے کہا ہے جانجاناں مظلوم

'درد' کہکر چار عدد حرف (د) کے اضافہ کئے۔

کبھی مادۂ تاریخ میں اعداد مطلوبہ سے زیادہ عدد ہوجاتے ہیں تو انکو لطیف پیرایہ میں خارج کر دیتے ہیں جس کو تخرجہ کہتے ہیں لیکن تاریخ تولد اور موقع شادی میں تخرجہ شگون بد خیال کیا جاتا ہے۔

امثلۂ تخرجہ :-

فارسی :- نظم، من چگویم کربلا را واقعات آہ بیرون آمدہ از اسم ذات

واقعہ کربلا کی تاریخ سنہ ۶۱ھ ہے جو لفظ "اللہ" میں سے الف دہا، خارج کرنے سے نکلتی ہے۔

اردو:۔ نظم، دست بیداد اجل سے بے سرو پا ہو گئے
فقر و دیں، فضل و ہنر، لطف و کرم، علم و عمل

مصرع ثانی کے الفاظ اول و آخر کے ابتدائی و آخری حروف ف اور ل کے اعداد نکال دیں تو ۱۲۳۹ھ نکلتا ہے جو سنہ وفات مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ہے[1]۔

تبدیل یا عکس و طرد

کلام کے بعض اجزاء میں تقدیم و تاخیر کرنا، یہ تین قسم کی ہوتی ہے:۔

۱۔ الفاظ میں تقدیم و تاخیر۔
۲۔ جملوں میں تقدیم و تاخیر۔
۳۔ مصرعوں میں تقدیم و تاخیر۔

۱۔ الفاظ میں تقدیم و تاخیر۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، وَوَضْعُ النَّدٰی فِی مَوْضِعِ السَّیْفِ فِی الْعِلٰی
مُضِرٌّ کَوَضْعِ السَّیْفِ فِی مَوْضِعِ النَّدٰی

---

[1] تاریخ گوئی میں بہت نزاکتیں ہیں کہ کون سے عدد ایک بار لئے جائیں اور کون سے دو بار اور کتنے اعداد تک تعمیہ و تخرجہ جائز ہے اور کتنے تک ناجائز۔ اور جمل صغیر اور جمل کبیر وغیرہ کسے کہتے ہیں ان چیزوں سے دلچسپی ہو تو تفصیل مفتاح البلاغت اور بحر الفصاحت میں دیکھ لیجائے۔

فارسی: نظم: کرم داران عالم را درم نیست	درم داران عالم را کرم نیست
سعدی

آنچہ در آدم بگنجد عالم است	آنچہ در عالم نگنجد آدم است
اقبال

اردو: نظم: وفور اشک نے کاشانہ کا کیا یہ رنگ
کہ ہو گئے مرے دیوار و در در و دیوار
غالب

۲۔ جملوں کی تقدیم و تاخیر:۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر: کَلَامُ الملوکِ مُلوکُ الکلامِ
تُولِجُ اللَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُولِجُ النَّھَارَ فِی اللَّیْلِ

"نظم: مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِی
لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِی بِمُحَمَّدٍ

فارسی: نظم: دیروز بہ توبہ شکستم ساغر	امروز بساغری شکستم توبہ
سلمان ساوجی

اردو:۔ نثر: بادشاہ کا کلام کلام کا بادشاہ ہوتا ہے۔
میری التجا پر آپ کا غضب نازل ہوتا ہے، اور آپ کے غضب کے باوجود میں التجا کئے جاتا ہوں۔

" نظم: تم کو آتا ہے پیار پر غصہ	مجھ کو غصہ پہ پیار آتا ہے

۳۔ مصرعوں کی تقدیم و تاخیر:۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم: مَا خَطَا اِثْرَ الْخَطَایَا خَطْوَۃً
خَطْوَۃً اِثْرَ الْخَطَایَا مَا خَطَا

فارسی:۔ نظم: ذوق جہان ندارد بے دوست زندگانی
بے دوست زندگانی ذوق جہاں ندارد

اردو:۔ نظم: خفا کیوں صنم ہے نہیں بھید کھلتا نہیں بھید کھلتا خفا کیوں صنم ہے
ظفر

تبیین دیکھو تفسیر ص۱۵

تجنیس یا جناس

دو متجانس الفاظ کا عدد، حروف، حرکات اور وزن میں متفق اور معنی میں مختلف ہونا۔

تجنیس کی مختلف قسمیں قواعد و بلاغت کی کتابوں میں ملتی ہیں۔ کسی کتاب میں صرف نثر کی، کسی میں صرف نظم کی اور بعض میں دونوں کی چند قسمیں اور چند مثالیں دی گئی ہیں، لیکن تجنیس کی جتنی قسمیں ہم نے اس کتاب میں جمع کر دی ہیں وہ عربی، فارسی یا اردو کی کسی ایک کتاب میں جمع نہیں ملتیں، مزید برآں نثر و نظم ہر دو کی مثالیں حتی الوسع ان تینوں زبانوں کی یکجا دی گئی ہیں جس سے ہر زبان کے طالب علم کو سہولت ہو گی۔

تجنیس یا جناس کی حسب ذیل (۱۱) قسمیں ہیں۔

۱۔ تام ۲۔ زاید ۳۔ مُذَیَّل ۴۔ ناقص یا مُحَرَّف ۵۔ مُطَرَّف
۶۔ مُرَکَّب ۷۔ مَرْفُوْ ۸۔ مُکَرَّر، مُرَدَّدْ یا مُزْدَوِج
۹۔ خطّی ۱۰۔ مضارع ۱۱۔ لاحق۔

۱۔ تجنیس تام

تجنیس تام (الف) مماثل ہوگی یا (ب) مستوفی
(الف) تجنیس مماثل، دو متجانس الفاظ ایک ہی نوع کے ہوں، مثلاً
اسم اسم، فعل فعل، حرف حرف۔

مثالیں:۔ اسم اسم

عربی:۔ نثر، یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَالَبِثُوْ
غَیْرَ سَاعَةٍ۔

〃 نظم، حَمَوْا وَسَمَوْا فَمَا حَامٍ وَسَامٍ
سِوَاهُمْ مِنْ بَنِی حَامٍ وَسَامٍ

فارسی:۔ نثر، فرخندہ طالعی کہ معشوق بکام دارد و شربت مدعا مرام بکام

〃 نظم، اے چراغ ہمہ بتان خطا   دور بودن ز روئے تست خطا

اردو:۔ نثر، عزیز نے اپنے عزیز سے ناتہ رشتہ توڑ لیا۔

〃 نظم، یوسف سے عزیز کو کئی سال   زندان عزیز میں پھنسایا

مثالیں:۔ فعل فعل۔

عربی:۔ نثر، یَهُمُّنِی وَیَهُمُّنِی اے یَقْصُدُنِی وَیُوْقِعُنِی
فِی الْهَمِّ۔

فارسی:۔ تو از دشود بہ بیں کہ ہمہ چیز از تو می شود، دچون تو از وشدی رفتی برگشتی
ہمہ چیز از تو می شود
می ردد

فارسی:۔نظم، چوں از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت　چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت
برگشتی　برگشت

اردو:۔ نثر، کتاب کا ورق پلٹو لیکن مجھ سے نہ پلٹو،

〃　نظم، مہر کی جس پر نظر کی مہر ساں چمکا دیا
میں نے چاہا جلوہ دیکھوں تو مجھے چمکا دیا۔ دھمکایا

(ب) تجنیس مستوفی، جب دو متجانس الفاظ کی نوعیت مختلف ہو مثلاً اسم و فعل اور فعل و حروف۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اِرْعَ الْجَارَ وَلَوْ جَارَ۔

〃　نظم، مَامَاتَ مِنْ كَرَمِ الزَّمَانِ فَاِنَّهُ
يَحْيٰي لَدٰى يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

فارسی:۔ نثر، امید لذت عیش از مدار چرغ مدار۔

〃　نظم، امید لذت عیش از مدار چرغ مدار　کہ در دیار کرم نیست ز آدمی دیّار۔

اردو:۔ نثر، محبوب کی مانگ دیکھ کر دل کہتا ہے کہ تو بھی اپنے دل کی مراد مانگ۔

〃　نظم، کہا دل نے میرے دیکھی جو وہ مانگ　کہ ہے یہ رات آدھی کچھ دعا مانگ

۲۔ تجنیس زائد

متجانس الفاظ میں سے کسی لفظ میں ایک حرف کی زیادتی ہو، خواہ زیادتی ابتدا، درمیان یا آخر میں ہو جیسے:۔ کوہ، شکوہ، زر، زدر، دیوان، دیوانہ، محال، حال، قدم، قُدوم، حامل، حاملہ۔

مثالیں:-

عربی:- نثر: دَوَامُ الحَالِ مِنَ المُحَالِ، کُوحَامِ حَامِلٌ لِاَشْبَاءِ الْاُمُوْرِ۔

" نظم: اَلبِطْنَةُ رَأْسُ کُلِّ دَاءٍ
وَالحِمْیَةُ رَأْسُ کُلِّ دَوَاءٍ

فارسی:- نثر: اندکے جمال بہ از بسیاری مال۔

" نظم: کفر است در طریقہ ما کینہ داشتن   آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

اردو:- نثر: یوں ڈرے کام نہیں چلیگا کچھ کرنا ہے تو نڈر ہو۔

" نظم: یوں نہ باتیں چبا چبا کے کرو   مہرباں بات ہے نبات نہیں
ناسخ

۳- تجنیس مُذَیَّل

متجانس الفاظ میں سے ایک لفظ کے آخر میں دو حرف کی زیادتی ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نثر: غِسْلٌ اَوْ غِسْلِیْن، سِجّ اَوْ سِجِّیْن۔

" نظم: فَیَالَکَ مِنْ حَزْمٍ وَعَزْمٍ طَوَاهُمَا
حَدِیْدُ الرَّدٰی تَحْتَ الصَّفَا وَالصَّفَائِحِ

فارسی:- نثر: سیم، سیمین، زر، زرین۔

" نظم: سیمیں برا، سیم رخا، ماہ پیکرا   زریں کلاہ، زرد قبا، زرفشاں قبا

اردو:۔ نثر، آپ ہر رنگ میں دلچسپ نظر آتے ہیں، کیوں نہ ہو رنگین مزاج ہیں

" نظم، مانگ سے اس کے مانگتی ہے بھیک مہ کا کاسہ لئے شب تاریک

ذوق

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

غالب

۴۔ تجنیس ناقص[1] یا مُحَرَّف

متجانس الفاظ تعداد اور ترتیب حروف میں متفق لیکن حرکات میں مختلف ہوں۔

---

[1] بعض کتابوں مثلاً حدایق البلاغت، بحر الفصاحت وغیرہ میں کوہ، شکوہ، زر، زور کو صنعت زاید و ناقص میں شمار کیا ہے اور حدایق السحر اور دیگر اکثر کتب بلاغت میں تجنیس ناقص کی وہی تعریف کی ہے اور مثالیں دی ہیں جو ہم نے لکھی ہیں، مرزا محمد عسکری صاحب نے آئینہ بلاغت صفحہ ۱۵ پر لکھا ہے "تجنیس ناقص و زاید (مُطَرَّف) جب الفاظ متجانس میں صرف ایک حرف کی کمی و بیشی ہو خواہ وہ حرف لفظ کے شروع میں آئے یا وسط میں یا آخر میں اسکو تجنیس زاید و ناقص کہتے ہیں جیسے بات، نبات وغیرہ اسی کو تجنیس مطرف بھی کہتے ہیں۔"

میری دانست میں مصنف صاحب نے ان تینوں ناموں کو مخلوط کر دیا ہے جو علیحدہ علیحدہ بیان ہونے چاہئیں، اس صنعت کے تحت جو مثالیں دی گئی ہیں وہ تجنیس زاید کے علاوہ تجنیس ناقص اور مطرف کیلئے بھی شامل کر لی گئی ہیں، لیکن اکثر علمائے بلاغت مثلاً رشید، وطواط، شمس قیس اور نجم الغنی وغیرہ نے ہر ایک کو جدا جدا صنعت بتایا ہے، اور تجنیس زاید میں ایک حرف زیادہ ہے تجنیس ناقص کے تحت اختلافات اعراب کی مثالیں دی ہیں جیسے بُرد، بَرد، گزیدہ، گزیدہ اور تجنیس مطرف کی مثالوں میں ایسے الفاظ لائے ہیں جنکا حرف آخر مختلف ہے۔ بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶ پر دیکھو

مثالیں:-

عربی:- نثر: رَطْبُ الرُّطَبِ ضَرْبٌ مِنَ الضَّرَبِ۔ مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ

" نظم: وَالْحُسْنُ يَظْهَرُ فِي شَيْئَيْنِ رَوْنَقُهُ
بَيْتٍ مِنَ الشِّعْرِ اَوْ بَيْتٍ مِنَ الشَّعَرِ

فارسی:- نثر: مِہر نور فشان است و مُہر او بر عالم ثبت است۔

" نظم: صبحدم نالۂ قُمری شنو از طرفِ چمن تا فراموش کنی محنت دورِ قَمَری

اردو:- نظم: یہ بھی نہ پوچھا کبھی صیّاد نے کون رَہا کون رِہا ہو گیا

۵۔ تجنیسِ مُطَرَّف

متجانس الفاظ کے تمام حروف متفق ہوں لیکن حرفِ آخر مختلف ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نثر: اَلْخَائِنُ خَائِفٌ۔

" نظم: تَمَتَّعْ بِيَوْمٍ مُسْعِدِ النُّجْحِ مُسْعِفٍ
وَدَعْ قَوْلَ لَاحٍ مُعْنِتِ النُّصْحِ مُعْنِفٍ

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ جیسے شرار، شراب، آزاد، آزار، مال، مار۔

اگر ان صنعتوں کو جدا جدا نہ بیان کیا جائے تو پھر موخر الذکر دو تجنیسوں کا کیا نام ہوگا؟ اسلئے ان تینوں تجنیسوں زاید، ناقص اور مطرف کو علیحدہ بیان کرنا بلاغت کا حق ادا کرنا ہے۔

فارسی :۔ نثر، دل کریم از آزار آزاد باشد۔

〃 نظم، از شرارِ تیغ بودے پارسا با نزا شراب
وز طعانِ رُمح بودے خاکسارا نزا طعام

اردو :۔ نثر، آزاد لوگ آزار نہیں پہنچاتے۔

〃 نظم، زلفوں کے ہاتھ دولت حسن صنم لگی
دو سانپ خوب بیٹھ رہے مال مار کے

۶۔ تجنیس مُرکَّب

دو لفظوں میں سے ایک لفظ مفرد اور دوسرا مرکب ہو۔

اس کی دو قسمیں ہیں (الف) متشابہ یا مقرون (ب) مفروق۔

(الف) اگر دو لفظ تلفظ اور تحریر میں یکساں ہو تو اس کو متشابہ یا مقرون کہتے ہیں۔

مثالیں :۔

عربی :۔ نثر، كُنْتُ أَطْمَعُ فِي تَجْرِبَتِكَ وَمَطَايَا الْجَهْلِ تَجْرِي بِكَ۔

〃 نظم، إِذَا لَمْ يَكُنْ مَلِكٌ ذَا هِبَةٌ
فَدَعْهُ فَدَوْلَتُهُ ذَاهِبَةٌ

فارسی :۔ نثر، تا زندہ ام در راہ مہر تو تا زندہ ام۔

〃 نظم، فریاد ز شمع من کہ در آتش عشق پروانہ صفت سوزم و پروا نکند

رحمت حق بہانہ می جوید   رحمت حق بہانہ می جوید

اردو:۔ نثر، شمع کو پروانہ کی موت کی پرواہ کرنی چاہیئے۔

〃 نظم، فقط موتیوں کی لڑی پائے زیب   کہ بس دم قدم سے کھرپائے زیب

(ب) اگر دو لفظ تلفظ میں یکساں لیکن تحریر میں مختلف ہوں تو مفروق کہتے ہیں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَلشَّرْطُ اَمْلَاکَ عَلَیْکَ اَمْ لَکَ۔

〃 نظم، کُلُّکُمْ قَدْ اَخَذَ الْجَامَ وَلَا جَامَ لَنَا

مَا الَّذِیْ ضَرَّ مُدِیْرَ الْجَامِ لَوْجَا مَلَنَا

وَاِنْ اَقَرَّ عَلٰی رَقٍّ اَنَامِلَہٗ   اَقَرَّ بِالرِّقِّ کُتَّابُ الْاَنَامِ لَہٗ

فارسی:۔ نثر، احمد اسپ مرا باز آر، محمود بہ بازار رفتہ است۔

〃 نظم، ساقی گر نمک مارا جرعۂ مے از خم آر

جان بلب آمد چہ داری بیش از نیم در خمار

اردو:۔ نثر، حسینوں پر جتنے عشاق مر مر گئے ان کے مرقد سنگ مرمر کے بنائے گئے

〃 نظم، جستجو کرنی ہر ایک کام میں نادانی ہے

جو کہ پیشانی میں لکھا ہے وہ پیش آنی ہے

۷۔ تجنیس مرفوع

جب دو ہمجنس لفظوں میں سے ایک مفرد ہو اور دوسرا متصل کلمہ کے جزو سے مرکب ہو کر تجنیس پیدا کرے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم ، اِنَّمَا نَحْنُ فِی زَمَانِ سَفِیْلِہٖ
نَصْفَعُ النَّائِبَاتُ مَنْ کَاسَ فِیہِ

فارسی :- نظم ، درسینہ بود ہرانچہ درسی نہ بود   درسی نبود ہرانچہ درسینہ بود

اردو :- نظم ، غل تھا کہ اب مصالحت جسم وجاں نہیں
لو تیغ برق دم کا قدم درمیاں نہیں
سینہ وہ سینہ کہ دیکھے تو تڑپ جائے بشر   ایسے سینے نہیں دیکھے ہیں کسی نے سن بھر

۸ ۔ تجنیس مُکَرَّر ، مُرَدَّد یا مُزْدَوِج

کلام میں متجانس الفاظ مکرر ایک جگہ یا علحدہ واقع ہوں ۔

مثالیں :-

عربی :- نثر ، مَنْ طَلَبَ شَیئًا وَجَدَّ وَجَدَ ۔
" نظم ، فَاِنَّ ثَبَاتَہٗ لِلْقَلْبِ قَلْبٌ
وَھَیْبَتُہٗ جَنَاحٌ لِلْجَنَاحِ

فارسی :- نثر ، غنچہ را چمن چمن خندہ در جیب و دامان ، گلزار زار
بار بار ۔
" نظم ، افتاد مرا با دل مکار تو کار   وافگندہ دریں دلم دو گلنار تو نار
یارخت اے دلبر عیّار ربار   نیست مرا نیز بگل کار کار

اردو :- نثر ، بار بار میں نے تم سے کہا لیکن تم نے اس کا کوئی خیال نہ کیا ۔

اردو:۔ نظم: تمک و جن و بشر اور خدائی ساری
رُخ انور پہ فدا ہوتی ہے باری باری
والدی حضرت سید اسد اللہ حسینی نقشبندیؒ

۹۔ تجنیس خطی[1]

دو لفظوں کی تحریر میں یکسانیت ہو لیکن ان میں کا ایک حرف منقوطہ اور دوسرا غیر منقوطہ یا عاطلہ ہو۔

---

[1] تجنیس خطی اور لاحق میں نازک فرق یہ ہے کہ اول الذکر میں ایک حرف عاطلہ یا غیر منقوطہ اور دوسرا منقوطہ ہوتا ہے لیکن آخر الذکر میں اسکی کوئی قید نہیں۔ آئینہ بلاغت کے مصنف نے صفحہ ۲۱ پر نوٹ میں تجنیس خطی کے متعلق لکھا ہے "اس میں تبدیلی حرف ایک سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے" لیکن تجنیس خطی کے تحت انھوں نے جو مثالیں دی ہیں انمیں صرف ایک حرف کی تبدیلی پائی جاتی ہے جیسے مسکین، مشکین، غرق، عرق، عسرت، عشرت؛
البتہ انھوں نے ایک مثال عنبر اور عبیر کی بھی دی ہے کتب بلاغت میں تجنیس خطی کے عموماً ایک حرف کی تبدیلی کی مثالیں ملتی ہیں اس میں بھی نزاکت یہ ہے کہ ایک حرف منقوطہ (نقطہ دار) اور دوسرا عاطلہ (بے نقطہ) ہو، اس کے برعکس مذکورہ بالا مثال میں دونوں حروف مُبدلہ منقوطہ تھیا جو دو لفظوں میں تبدیل ہو گئے ہیں اور یہ صنعت تصحیف کے تحت آتا ہے جیسے بابو، یا بودیکھو صفحہ ۲۰ ورنہ تجنیس خطی اور صنعت تصحیف میں کوئی فرق نہو گا، اسلئے میری رائے میں تجنیس خطی میں صرف ایک حرف تبدیل ہوتا ہے اور دو لفظوں میں جو دو حروف بدلتے ہیں تو ان میں سے ایک منقوطہ ہوتا ہے اور دوسرا عاطلہ۔
اسی طرح صفحہ ۱۷ پر نوٹ ۲ میں تحریر کیا ہے "الفاظ متجانس ۔ بقیہ حاشیہ صفحہ اوپر

مثالیں:-

عربی:- نثر، وَالَّذِیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ۔

نظم، بِہٖ عَادَ اَعْلَامُ الْعُلُوْمِ عَوَالِیَا
وَاَصْبَحَ اَثْمَانُ الثَّنَاءِ غَوَالِیَا

فارسی:- نثر، تو مشکین خال و من چنین مسکین حال۔

نظم، جسمہا چشمہا ز دیدارش سمعہا شمعہا ز گفتارش

اردو:- نثر، محبوب کے زلف مشکین کا اس غریب الوطن عاشق مسکین پر جو اثر ہے اس کا دل جانتا ہے۔

نظم، تلافی ہو گئی عسرت کی عشرت اے زہے قسمت
مبدل ہو گئی آسانیوں سے میری دشواری

۱۰۔ تجنیس مضارع

دو لفظوں کے دو حروف متحد المخرج یا قریب المخرج ہوں۔

بقیہ حاشیہ ص۵۔ (تجنیس خطی) میں قافیہ رہنا بھی ضروری نہیں جیسے تزؔ اور بزؔ جو ہمقافیہ نہیں" اس رائے سے بھی مجھے اختلاف ہے کیونکہ جب قافیہ میں حرکات بدلجاتے ہیں تو وہ تجنیس ناقص یا محرف کے تحت آجاتا ہے جیسے زَہا اور زِہا، جہر جُہر، قُمری قَمری دیکھو ص۲۵ اور چونکہ تزؔ اور بزؔ منقوطہ حروف ہیں اسلئے وہ صنعت تصحیف کے تحت آتے ہیں انکو تجنیس خطی کے تحت بیان کرنا درست نہیں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر: بَیْنِی وَبَیْنَ لَیْلَیٰ لَیْلٌ دَامِسٌ وَطَرِیقٌ طَامِسٌ اَلْخَیْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِی الْخَیْلِ۔

نظم: یَا بَاطِلاً فِی طَیِّہٖ عِنْدَ النُّہیٰ
اَضْحٰی لِمَنْ یَبْغِیْہِ حَقًّا بَادِرًا

مولانا سید ابراہیم رضوی ادیبؔ

مندرجہ بالا شعر میں د ط متحد المخرج حروف اور ر ل قریب المخرج ہیں۔

فارسی:۔ نظم: جامیؔ از ترہات بستہ زبان | سخن از طربات می گوید
باطن تو حقیقت دل نست | انچہ جز باطن تو باطل تست

ت ط متحد المخرج اور ن ل قریب المخرج ہیں۔

اردو:۔ نظم: عقل میں ہے شمس تو علم میں کانِ گہر
فضل میں کعبہ ہے تو حلم میں کوہ بدر

اقرب سمجھ کے اپنے سر سے وہ جائے یونہی | عقرب کے نیش پر جب رکھے حمل قدم

ع، ح متحد المخرج اور ا، ع قریب المخرج ہیں۔

۱۱۔ تجنیس لاحق[۱]

جب دو لفظوں کے دو حروف بعید المخرج ہوں۔

---

[۱] تجنیس لاحق اور مطرف میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر میں کوئی ایک حرف مختلف ہوتا ہے اور موخر الذکر میں صرف حرف آخر۔ بقیہ حاشیہ ص۵۶ پر۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ۔ وَاِنَّهٗ عَلٰی ذَالِكَ لَشَهِیْدٌ، وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ۔

〃 نظم، لِقُطْبِ الْمُلُوْكِ تَذِلُّ الرِّقَابُ
وَنَحْوَ هَوَاهُ تَمِیْلُ النُّفُوْسُ
عَوَاطِفُهٗ سَابِغَاتُ الظِّلَالِ
وَاَنْعُمُهٗ سَائِغَاتُ الْكُؤُوْسِ

ھ، ل، ھ، د اور ب، ء بعید المخرج ہیں۔

فارسی:۔ نثر، شب تاریک وراہ باریک۔

〃 نظم، کار تو غزو باد و یار تو حق بباد   عرش تو تاج باد و فرش تو کاہ باد

بقیہ حاشیہ ص۵۲۔ صاحب آئینۂ بلاغت نے ص۵۲ نوٹ میں لکھا ہے "تجنیس مضارع اور لاحق میں صرف پہلا حرف بدلتا ہے خواہ وہ قریب المخرج ہو یا بعید المخرج" مجھے اس رائے سے اختلاف ہے، حرف مُبَدَّلہ لفظ کے کسی حصہ میں آسکتا ہے جیسے شہید، شدید؛ سابغات، سائغات؛ باطن، باطل؛ انجان، انجام؛ ترم، شرم، اور صرف پہلا حرف بدلنے کو مشروط قرار دیا جائے تو وہ صنعت مبادلۃ الراسین کے تحت آجائیگا۔ جیسے، طاس، داس؛ دیکھو ص

علماء فن بلاغت نے تجنیس مضارع ولاحق میں نزاکت پیدا کی ہے، اگر حروف متحد المخرج اور قریب المخرج ہوں تو وہ تجنیس مضارع ہوگی اور بعید المخرج ہوں تو تجنیس لاحق ہوگی، اس نازک اختلاف کا امتیاز وہی کرسکتے ہیں جو قاری ہیں اور مخارج حروف سے اچھی طرح واقف ہیں۔

ت، ب اور ج، ف بعید المخرج ہیں۔

اردو:۔ نثر، انجان کیوں بنتے ہو انجام کا خیال بھی رکھو۔

〃 نظم، یہ بھی اس نازک بدن کو بار ہو　　گر کمر باندھے تنفر کی تار سے

ن، م اور ب، ت بعید المخرج ہیں۔

تحتانیہ یا تحت النقاط

کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کے منقوط حروف کے نقطے صرف نیچے ہوں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، یَحْیٰی یَجِیئُ وَ بِیَدِہٖ سَبِیْحٌ۔

〃 نظم، جامہ از صُوف سیاہ

فارسی:۔ نثر، بدیر و کعبہ بسیار گردیم اما ہمچو او محبوب کم دیدم۔

〃 نظم، بدیر و کعبہ سیرم بود بسیار　　پری روئے چو او کم بود بسیار

اردو:۔ نثر، دیر ہو یا کعبہ سب جگہ اسی کا جلوہ ہے۔

〃 نظم، بجلی کی طرح دور کبھی گاہ پاس ہے

عالم کو اسکے ڈر سے عجب اک ہراس ہے

تحلیل

لفظ مفرد کو تحلیل کرکے اس کے ہر جزو کا ایک مستقل کلمہ بنانا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَلشَّرَافَۃُ شَرٌّ وَ آفَۃٌ۔

عربی:۔نظم، غَیْدَاءُ اَغْوٰی وَآذْوٰی حُبُّهَا، وَکَذَا
اَلْغَیْدَاءُ غَیُّ، وَدَاءٌ لُقِّبَا لَقَبَا

فارسی:۔نظم، چیست حاصل سوئے شراب شدن اولش شر و آخر آب شدن
حکیم سنائی

اردو:۔نظم، ہے شرافت کی اب تو یہ حالت صبح کو شر تو شام کو آفت

تخرجه و تعمیه دیکھو تاریخ ۳۷

تَرَافُق یا تَوَافُق

چار مصرعے ایسے ہوں کہ جس مصرع سے چاہیں ابتدا کریں لیکن مضمون میں کوئی خلل نہ آئے۔

مثالیں:۔

عربی:۔نظم،

فارسی:۔نظم، بجانت نگارا کہ داری وفا نگارا وفا کن بدل بے جفا
کہ داری بدل دوست تر مر مرا وفا بے جفا مر مرا خوشترا

اردو:۔نظم، مفتوں ہوں میں اس شرم و حیا کا دل سے
عاشق ہوں میں اس ناز و ادا کا دل سے
شیدا ہوں میں اس زلف دوتا کا دل سے
کشتہ ہوں میں اس طرز وفا کا دل سے

ترصیع

جب دو فقروں یا مصرعوں کے تمام الفاظ ہموزن اور ردی میں متفق ہوں، جیسے کثیر، حقیر، غریق، صدیق، جس کلام میں یہ صنعت ہو اسکو مرصّع کہتے ہیں۔

مثالیں:-

عربی:- نثر: اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ۔

" نظم: وَاَفْعَالُہٗ لِلرَّاغِبِیْنَ جَمِیْلَۃٌ
وَاَمْوَالُہٗ لِلطَّالِبِیْنَ قَلِیْلَۃٌ

فارسی:- نثر، نغمۂ قانون عدالتش ملک نواز و شعلۂ کانون سیاستش ظلم گداز۔

" نظم: اے منور بتو نجوم جلال   وے مقرر بتو رسوم کمال

اردو:- نثر، میرا محبوب معدن دلربائی ہے، میرا معشوق مخزن بے وفائی ہے

" نظم، گل و بلبل و بوستان عجیب   گل و قلقل و دوستان غریب

ترصیع مع التجنیس

کلام میں جبکہ ہموزن الفاظ میں رعایت تجنیس بھی ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، قَدْ وَطِئَتِ الدَّھْمَاءُ اَعْقَابَھُمْ (ایڑیاں) وَخَشِیَتِ الْاَعْدَاءُ اَعْقَابَھُمْ (نتائج)

عربی:۔ نظم، وَاِقْتِحَامُ الْاَهْوَالِ مِنْ بَیْتِ حَامٍ
ابن حام
وَاِقْتِسَامُ الْاَمْوَالِ مِنْ بَیْتِ حَامٍ
حامی

فارسی:۔ نثر، یار بیر گشتہ و کار بر گشتہ۔
" نظم، بیمارم و کارزار و تو درمانی   بیم آرم و کارزار و تو درمانی
اردو:۔ نثر، بول میٹھا سنا جا نہ بات جو حقیقت میں ہو نبات۔
" نظم، نہ وہ پہنچا نہ کلائی ہے ہات   نہ وہ پہنچا نہ کل آئی ہیہات

تَزَلْزُلْ یا مُتَزَلْزَلْ

س صنعت میں دو لفظوں کے حروف کے حرکات بدلنے یا اضافت
ینے سے مدح، ذم ہو جاتی ہے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَللّٰهُ مُعَذِّبُ الْکُفَّار۔ ذال کو کسرہ پڑھیں تو عین اسلام
ہے اور فتحہ سے پڑھیں تو نعوذ باللہ کفر ہو گا۔

" نظم، رَسُوْلُ اللّٰهِ کَذَّبَهُ الْاَعَادِی
فَوَیْلٌ ثُمَّ وَیْلٌ لِلْمُکَذِّبْ

ذال کو کسرہ سے پڑھیں تو عین مدح رسول اللہ صلعم ہے اور فتحہ سے
پڑھیں تو نعوذ باللہ کفر ہو گا۔
فارسی:۔ نثر، فلان در کارزار است، کار کے راء کے سکون سے مدح
اور کسرہ سے ذم بنجاتی ہے۔

فارسی:۔ نظم، سخن ہر سرے را کند تاج دار، سکون جیم سے مدح اور
کسرہ جیم سے ذم ہے۔

اردو:۔ نثر، تا بدار، تا بدار۔
" نظم، سنو منصور کے لہو سے ہوئی یہ تحریر یعنی سردار نہیں وہ جو سردار نہیں

تسمیط یا مسمّط

اس صنعت میں عموماً بیت کے چار حصے کئے جاتے ہیں، تین حصوں کے ایک ہی سجع یعنی ہموزن الفاظ لائے جاتے ہیں اور چوتھے حصے میں قافیہ ہوتا ہے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، أَمَا بَانَ لَكَ الْعَيْبُ أَمَا أَنْذَرَكَ الشَّيْبُ

وَمَا فِي نُصْحِهِ رَيْبٌ وَلَا سَمْعُكَ قَدْ صُمَّ

وَحَرْبٍ وَرَدْتُ وَثَغْرٍ سَدَدْتُ وَعِلْجٍ شَدَدْتُ عَلَيْهِ الْحِبَالَا

وَمَالٍ حَوَيْتُ وَخَيْلٍ حَمَيْتُ وَضَيْفٍ قَرَيْتُ يَخَافُ الْوَكَالَا

فارسی:۔ نظم، عید ہمایوں فرنگر، سیمرغ زریں پرنگر
ابروئے زال زرنگر، بالائے کہسار آمدہ

اردو:۔ نظم، سرچشمۂ ہمت ہے وہ، سردفتر رحمت ہے وہ
سرمایۂ دولت ہے وہ، با عزت وجاہ وحشم
قسمت ہو یاری پر اگر، آجائے جو پیش نظر
بخشے یہاں تک سیم وزر، سب بھولے گردوں کے ستم

تسمیط کی دوسری قسم بھی ہے جس میں شاعر کسی دوسرے شاعر کے مشہور کلام سے ایک مصرع یا شعر اپنے کلام کے آخر میں اضافہ کرتا ہے جس سے سامع کو علم ہو جاتا ہے کہ یہ کسی دوسرے کا کلام ہے اسکو صنعت تشطیر بھی کہتے ہیں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، غَیْرِی عَلَی السُّلْوَانِ قَادِرْ ۔ اِنْ دَامَ هِجْرَانُ الْجَادِرْ

وَاَنَا الْوَفِیُّ بِعَهْدِهَا ۔ وَسِوَایَ فِی الْعُشَّاقِ غَادِرْ

لِی فِی الْغَرَامِ سَرِیْرَةٌ ۔ اَخْفَیْتُهَا وَسْطَ السَّرَائِرْ

وَمَحَبَّةٌ اَسْرَرْتُهَا ۔ "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالسَّرَائِرْ"

فارسی:۔ نظم، باطل است آنچہ مدعی گوید ۔ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ۔ "ور نبشت است پند بر دیوار"

اردو:۔ نظم، امیر اچھی غزل ہے داغ کی جس کا یہ مصرع ہے
"بھویں تنتی ہیں، خنجر ہاتھ میں ہے، تن کے بیٹھے ہیں"

تشدید، التزام، لزوم مالایلزم، دیکھو اعنات ص۲۳

تَشْرِیْع، ذُوالْقَافِیَتَیْن یا ذُوالْقَوَافِیْ

ایسی بیت جس میں دو یا زیادہ قافیے متصل لائے جائیں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، یَا لَیْلَةً اَظْلَمَتْ عَلَیْنَا ۔ کَلَیْلَاءِ قَارِیَةُ الدُّجُنَّةْ

قَدْ رَكَضَتْ فِي الدُّجیٰ عَلَيْنَا   دُهْمًا مُخَدّرِیَةَ الْاَعِنَّة

فارسی :- نظم: عقل و قربان کشیدنی باشد   عشق ایمان چشیدنی باشد

اردو :- نظم: نہ بگا گریباں تو داد میری   کرونگا حشر میں فریاد تیری

جب دو قافیوں کے درمیان کوئی لفظ بطور ردیف لایا جائے تو اس کو ذُو الْقَافِیَتَیْن مَعَ الْحَاجِب کہتے ہیں۔

مثالیں :-

عربی :- نظم: نَهَارِی کُلُّهٗ قَلَقٌ   وَلَیْلِی کُلُّهٗ اَرَقٌ

فارسی :- نظم: اے شاہ زمیں بر آسمان داری تخت

سست است عدو تا تو کماں داری سخت

اردو :- نظم: کہیں آنکھوں سے خون ہو کے بہا، کہیں دل میں جنون ہو کے رہا

تصحیف یا مُصَحَّف[1]

کلام میں ایسے الفاظ لانا کہ ان کے نقطوں کے تغیر سے دوسرے الفاظ بنجائیں اور ثنا و آفرین ہجو و نفرین سے بدل جائے۔

تصحیف کی دو قسمیں ہیں :- (الف) مُضْطَرِب (ب) مُنْتَظِم

(الف) تصحیف مضطرب میں حروف آپس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں اسلئے غور و فکر اور کوشش سے ان کلمات کے جوڑ بند معلوم کرنا پڑتا ہے۔

---

[1] تصحیف و تبدیل میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر میں نقطوں کے نقطے بدلتے اور موخر الذکر میں حرکات بدلتے یا اضافت دیتے ہیں۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، فِی تَنُّورِ هَیْثَم جَمْدٌ - خَمْدٌ، حَمْدٌ -

" نظم، فَیَا صَقَّاحَ مَذْمُوْمَاتِنَا اِصْفَحْ
نضّاح اِفْتَحْ

بِمُصْحَفِكَ الْكَرِیْمِ مُصَحَّفَاتِی

بِمُفْضِحِكَ اللَّئِیْمِ مُفْضَحَاتِی

امیر خسرو

فارسی:- نثر، ما درمیان دولت میز بیم عاقل، غافل -

" نظم، من کُوزِ ترا بیارم آخواجہ پنیر تو نیز زبہر من بُزی بر سرگیر

اردو:- نثر، بابو، بابو - وہ بلند اخلاق نہیں بلکہ بڑا پلید ہے -

(ب) تصحیف منتظم میں کسی کلمہ کو تصحیف سے پڑھ سکتے ہیں، اس کے اخراج میں کوشش کی ضرورت نہیں ہوتی -

مثالیں:-

عربی:- نثر، اَنْتَ الْحَبِیْبُ الْمُحَبُّ، اَلْمُحِبُّ -

" نظم، یَا حَامِلَ الْقُرْاٰنِ اَنْتَ الصَّابِرُ

اَنْتَ الْمُحَبَّبُ وَالْغَنِیُّ الْفَاخِرُ
اَلْمُحَبِّبُ

فارسی:- نثر، ما درمیان دولت تو می زییم (دُولت تو)

" نظم، مرا بوسہ گفتہ بہ تصحیف دہ کہ درویش را توشہ از بوسہ بہ

اردو:- نثر، دنیاوی کاموں میں جناب کے جیسا عاقل کون ہوگا -
غافل

تصدیر دیکھو ردالعجز علی الصدر صفحہ ۳۲

تصریع

کسی بیت کے مصرع اول کے پہلے رکن (صدر) کا حرف آخر دوسرے مصرع کے رکن آخر (عجز) کے آخری حرف سے متفق ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، اَنَا ابْنُ السِّنَانِ اَنَا ابْنُ السَّخَاءْ

اَنَا ابْنُ الضِّرَابِ اَنَا ابْنُ الطِّعَان

طَوِیْلُ الْجِنَانِ طَوِیْلُ الْعِنَان

طَوِیْلُ الْقَنَاةِ طَوِیْلُ اللِّسَان

فارسی:- نظم، سبز دریائی برآشوبد و برخیزد موج

کہ زبیم غرقش خلق بوند اندر وا

اردو:- نظم، ہیہات وہ ساعت بھی عجب بد تھی کہ جس وقت

لائی تھی صبا یار سے پیغام محبت

تَضَمُّنُ الْمُزْدَوِجْ [1]

شعر میں سوائے قافیہ کے اور کہیں بھی ہمقافیہ الفاظ لانا۔

---

[1] تشریح اور تضمن میں فرق یہ ہے کہ تشریع میں دو یا زیادہ قافیے متصل لائے جاتے ہیں اور تضمین میں سوائے قافیہ کے اور قافیے شعر میں کہیں بھی لاسکتے ہیں۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، اَلْمُؤمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ۔

〃 نظم، فَقَدْنَاهُ لَمَّا تَمَّ وَاعْتَمَّ بِالْعُلیٰ
كَذَاكَ خُسُوْفُ الْبَدْرِ عِنْدَ تَمَامِهٖ

فارسی:- نثر، فلان بخدمت گاری دولت معروفست وطاعت داری حضرت موصوف۔

〃 نظم، نور علمش کشندۂ کوثر نار تیغش کشندۂ کافر
نور، نار، علم، تیغ، مزدوج

اردو:- نثر، جب تک پاس ہے تب تک آس ہے۔

〃 نظم، واں پھانس چبھی ہے اسکے غم کی یاں سانس نہیں ہے ایک دم کی
پھانس، سانس، مزدوج

تَعْدِیْد یا سِیَاقَةُ الْاَعْدَادْ[1]

نثر یا نظم میں کئی اعداد یا اسماء مفردہ کا ایک ہی طریقہ سے ذکر کرنا۔

---

[1] سیاقۃ الاعداد کے لفظی معنے اعداد کے جمع کرنے کے ہیں اسی وجہ سے بلاغت کی فارسی اور اردو کتابوں میں ایسے اشعار امثلہ میں دئے گئے ہیں جن میں اعداد و افراد کا ذکر ہے، لیکن عربی کتب بلاغت میں اس صنعت کی مثالوں میں اعداد کے عوض افراد کو جمع کیا گیا ہے اور اسکی مثالیں دی ہیں، اشعار میں صفات کے جمع ہونے سے احتمال ہوتا ہے کہ وہ صنعت تنسیق الصفات میں داخل ہوجائیں گے لیکن تنسیق الصفات میں "چند صفات کا ایک ہی موصوف۔ بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۴ پر

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، وَضَعْنَا فِي يَدِهٖ زِمَامَ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ وَالْقَبُوْلِ
وَالرَّدِّ وَالْاَمْرِ وَالنَّهْيِ۔

" نظم، لَا يَسْتَطِيْعُ الْوَرٰى تَعْدَادَ فَضْلِهِمْ
فِي الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْاَفْضَالِ وَالْهِمَمِ
متنبی

فارسی:۔ نثر، تعرش وتاب وعربدہ وخناب یوسف چہرہ گان ماہ رو
وزہرہ جبینیان ہلال ابرو را زیباست۔

" نظم، اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم
وز ہرچہ گفتہ اند وشنیایم وخواندہ ایم
سعدی

کز پنج حواس وچار ارکان وسہ روح ایزد بہ دوکون چون تو یک کس نسرشت

اردو:۔ نثر، پانچ دس ہوتے تو ان کا مقابلہ دو آدمی کر بھی لیتے، صدہا
آدمیوں کا مقابلہ ممکن نہ تھا۔

بقیہ حاشیہ ص۶۳۔ کے لئے جمع کرنا" داخل ہے اسلئے اس صنعت میں داخل نہیں ہوسکتے
اگر اس کو "صنعت جمع" سے مشابہ سمجھ کر اس میں شامل کیا جائے تو "صنعت جمع"
میں چند چیزیں ایک حکم کے تحت جمع کی جاتی ہیں اس لئے اس میں شامل نہیں ہوسکتی لہٰذا
سیاقۃ الاعداد میں "افراد" کا جمع کرنا کسی اور صنعت کے تحت نہیں آتا بلکہ اسی
صنعت میں اس کو داخل سمجھنا چاہئے۔

اردو: نظم: احمد مرسل پہ ہیں صدہا فدا لاکھوں نثار
تھی زلیخا ایک ہی یوسف پہ للچائی ہوئی
والدی حضرت سید اسد اللہ نقشبندی رح

کچھ تری بات کو ثبات نہیں ‏ ایک ہاں ہے تو پانچ سات نہیں
چکنی ڈلی، عطر، الائچی، پان ‏ نُقلِ و مے و جام و خوانِ الوان
رغبت سے انھیں کھلا پلا کے ‏ بولا شہزادہ مسکرا کے
میر حسن

تعریس دیکھو منقوطہ ص۶۵
تعمیہ و تخرجہ دیکھو تاریخ ص۳۷

تفسیر یا تبیین

کلام میں چند چیزوں کا پہلے ذکر کیا جائے پھر ہر ایک کی تفسیر بیان کیجائے۔ یہ صنعت لف و نشر کے قریب قریب ہے۔

تفسیر کی دو قسمیں ہیں (الف) جلی (ب) خفی

(الف) تفسیر جلی میں لفظ مبہم مکرر استعمال کیا جاتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: یُعْطِیْ وَیَمْنَعُ الْمَالَ زَائِرَہٗ
مانی البیت
وَیَمْنَعُ الْجَارَ مِنْ ذُلٍّ وَاِرْھَاقٍ

فارسی:- نظم یا بہ بندد یا کشاید یا ستاند یا دہد
تا جہاں برپائے باشد شاہ را این یادگار

اینج بستاند ولایت اینج بہد خواستہ　　واینج بند پائے دشمن اینج بکشا ید حصار

عنصری

اردو: نظم کیا غضب لین دین ہے ظالم　　لیتا ہے دل تو دیتا ہے غم ہجر

(ب) تفسیر خفی میں لفظ مبہم کرر نہیں لایا جاتا۔

مثالیں:-

عربی:- نظم وَلَهُ بِلَا حُزْنٍ وَلَا بِمَسَرَّةٍ
ضَحِكٌ يُرَاوِحُ بَيْنَهُ وَبُكَاءُ

فارسی:- نظم ہمہ خام کین و پرخاش مرد　　دل جنگ جوئی و بسیج نبرد
ہمی توختند و ہمی تاختند　　ہمی سوختند و ہمی ساختند

فردوسی

اردو:- نظم اِک جلائے اک اڑائے، اک ڈبائے اک گرائے
لیں لپٹ کے جان آتش با دو آب درد ہے خاک

غمگین

تفریق

کلام میں یکے بعد دیگر قریب الوزن جملے مختصر یا طویل لائے جائیں۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، اُحْلُ وَامْرُرْ، وَضُرَّ وَانْفَعْ، وَلِنْ وَاخْشَنْ، وَانْتَدِبْ لِلْمَعَالِي۔

نظم فَهَاجَتْ مَشُوْقًا وَاسْتَفَزَّتْ مُتَيَّمًا
وَاَبْكَتْ غَرِيْبًا وَاسْتَخَفَّتْ اَخَا حِلْمٍ

فارسی:-

〃 نظم، قضا گفت گیر، و قدر گفت دِہ ملک گفت اَحسنت، فلک گفت زِہ

اردو:- نثر،

〃 نظم، مدح میں تیری نہاں، زمزمۂ نعتِ نبیؐ
جام سے تیرے عیاں، بادۂ جوش اسرار

تکرار یا تکریر

کسی لفظ کا ایک ساتھ مکرر استعمال کرنا۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، اَلحَقُّ فَالحَقَّ اَقُوْلُ۔

〃 نظم، اَھْلُ الدُّنیَا کُلٌّ فِیْھَا نَقْلاً نَقْلاً دَفْناً دَفْناً

فارسی:- نثر، غنچہ را چمن چمن خندہ در زیر لب پنہان۔

〃 نظم، زہی مخالفت ملک تو خطائی خطا زہی موافقت صد تو صواب صواب
رشید وطواط

اردو:- نثر، تیری فرقت میں روتے روتے جگر بیٹھ گیا۔

〃 نظم، ہنستے ہنستے ہاتھ اس نے اپنے منہ پر رکھ لیا
آسمان سے آج بجلی گرتے گرتے رہ گئی
کیفی حیدر آبادی

تَلْمِیْع، مُلَمَّع، ذُوْلِسَانَیْن یا ذُوْلُغَتَیْن

نظم میں ایک مصرع یا ایک بیت ایک زبان میں اور دوسرا مصرع یا بیت دوسری زبان میں ہو۔ یہ صنعت (الف) مُلَمَّع مَکْشُوْف ہوگی یا (ب) مُلَمَّع مَحْجُوْب۔

الف مُلَمَّع مَکْشُوْف۔ اگر ایک شعر میں دو زبانیں جمع ہوں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم یَا مَنْ بَدَا جَمَالُکَ فِی کُلِّ مَا بَدَا
بادا ہزار جان مقدس ترا فدا

جامی

اَلَا یَا اَیُّہَا السَّاقِی اَدِرْ کَاْسًا وَّ نَاوِلْہَا
کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا

حافظ

فارسی:۔ نظم۔ حضوری گر ہمی خواہی ازو غائب مشو حافظ
مَتٰی مَا تَلْقَ مَنْ تَہْوٰی دَعِ الدُّنْیَا وَ اَہْمِلْہَا

اردو: نظم دل اپنا عشق کی دریا میں ڈالا تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰے
شاہ ایراں ہی لکھتا ہے تری عرضی میں بوکہ من ہم زعنایات تو حظّے ببرم

(ب) مُلَمَّع مَحْجُوْب۔ اگر ایک شعر یا نظم میں کئی زبانوں کے الفاظ جمع کئے جائیں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، کَبَابٍ کَانَ مِصْرَاعَانَ فِیہِ
یکے خالص ز زر دیگر ز نقرہ

فارسی:۔ نثر، عشقی در اوصافِ مجلس دورۂ چہارم می گوید:۔
" نظم، دیگر نہ کُند مُوثر تُحفتِ مدرس ۔۔۔ درسالونِ مجلس
Saloon

اردو:۔ نظم، مُروّت دشمنا غفلت پناہا ۔۔۔ ادھر بھی دیکھئے ٹک مڑکے آہا
گئی اوقاتِ بطالت میں افسوس ۔۔۔ خداوندا کرامت دستگاہا

تَلْوِیْنْ، مُلَوَّنْ یا مُتَلَوِّنْ

وہ شعر جو ایک سے زیادہ بحروں میں پڑھا جا سکے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، اِنَّمَا الدُّنْیَا فِدَاءُ دَارِہٖ
وَبَنُوالدُّنْیَا فِدَاءُ اُسْرَتِہٖ

اگر لفظ الدنیا کو الف مقصورہ سے پڑھیں تو بحر مدید ہو گی مصرع ثانی جیسے فعلاتن فعلاتن فاعلن۔ اگر الف ممدودہ سے پڑھیں تو بحر رمل ہو گی جیسے فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔

فارسی:۔ نظم، اے خط خوشبوئے تو مشک ختا ۔۔۔ عارض مہ روئے تو مہر سما
یہ شعر بحر رجز مفتعلن مفتعلن فاعلن یا بحر رمل فاعلاتن فاعلاتن فاعلن دونوں میں پڑھا جا سکتا ہے۔

اردو:۔ نظم، دردِ دل اپنا شرر افشاں ہوا ۔۔۔ ابر اٹھا صاعقہ افشاں ہوا

بحر رجز یا رمل دونوں میں پڑھا جا سکتا ہے۔

تثلیث

ادائے مطلب کے لئے ایک لفظ کے مقابلہ میں دوسرے لفظ کے انتخاب میں نزاکت، لطافت ونکتہ کو ملحوظ رکھنا۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰی وَاَنَّهٗ اَمَاتَ وَاَحْیٰی۔

" نظم، یُذَکِّرُنِی طُلُوْعُ الشَّمْسِ صَخْرًا
وَاَذْکُرُهٗ بِکُلِّ غُرُوْبِ شَمْسٍ
خنساء

فارسی:- نظم، تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل
سلمائے حدوثِ تو و لیلائی قِدَم را

سلمیٰ و لیلیٰ دو معشوقانِ عرب کے نام ہیں کہتے ہیں کہ سلمیٰ گوری اور لیلیٰ سیاہ فام تھی اس لئے شاعر نے سلمیٰ کو حدوث (نور) سے اور لیلیٰ کو قِدَم و عدم (ظلمت) سے تشبیہ دی ہے۔

توافق دیکھو توافق صفحہ ۵۰

توسیم[1]

کلام میں کسی مصرع کا قافیہ اس طرح لانا کہ اس میں ممدوح کا نام یا مقصود

---

[1] توسیم و اتفاق میں فرق یہ ہے کہ توسیم میں ممدوح کا نام قافیہ میں آتا ہے اور اتفاق میں کلام کے کسی مقام پر بھی آسکتا ہے۔

کا ذکر آجائے۔

مثالیں:۔

عربی: نظم۔ اَلَا اِنَّ مَا کَانَتْ وَفَاتُ مُحَمَّدٍ

دَلِیلاً عَلٰی اَنْ لَیْسَ لِلّٰہِ غَالِبُ

محمد سے مراد وفات ممدوح متنبّی سید محمد ہے۔

فارسی: نظم، اے چو دریا سخی و شیر شجاع   چون قضا حاکم و چو چرخ مطاع

که نکردم وداع معذورم   نیست بر ما میاں طواف وداع

اردو:۔ نظم، جو کچھ کہا ہے تو نے یہ تجکو سب مبارک

ہیں اور میرے سر پر میر السنت خان ہو

توشیح یا مُوَشَّح

ایسے چند اشعار کا مجموعہ جن کے مصرعوں کے ابتدائی یا آخری حروف کو بعینہ یا تصحیف سے ملانے سے کسی شخص یا چیز کا نام بنے یا کوئی دوسری چیز ہو جائے

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، یَا صَاحِبِی قَدْ مَرَّ اَیَّامُ الْاَمَانَۃِ وَالْحَیَاء

ظَلَّ الْقَضَاءُ دَهِی فَظَلَّ دَهِی لِسَانَ ذَوِی الْقَضَا

یَا صَاحِبِی کُن وَافِیاً بِالْعَهْدِ وَأْمُرْ بِالْوَفَا

اس تصحیف سے "مردمی کن" نکلتا ہے۔

فارسی: نظم، معشوقہ دلم بہ تیر اندوہ بخست   حیران شدم و کسم نمیگیرد دست

مسکین تن من ز پئے محنت شاں پست　　　دست غم دوست پشت من خرد شکست

اردو: نظم: شمہ جو بیاں کیجئے انصاف کا اس کے
جو خوبی ہے دنیا میں لگے اسکے نہ پاسنگ
الطاف و کرم کا جو شمار اسکے کروں میں
عاری رہیں امواج کو سنگریزہ لب گنگ
اس سے نام "شجاع" بنتا ہے۔

جامع اللسانین یا ذو السنہ دیکھو ذو روبتین صـ۳
جناس دیکھو تجنیس صـ۲

حذف یا قطع الحرف

کلام میں ایک حرف یا زیادہ کے گرا دینے کا التزام کرنا۔

مثالیں، حذف الف:-

عربی: نثر، وَاطْرَحْ رُمْحَكَ وَارْكَبْ فَرَسَكَ
نظم، كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمٍ

حذف الف کا التزام کیا ہے۔

فارسی: نظم، زلفین پرشکستہ و قد صنوبری　　　زیب و زلف جعدش دہ خط عنبری

اردو: نظم، کی میں نے جو غم سے سینہ کوبی　　　نوبت یہ تپش کی بجی ہے

خیفاء یا حصر الکل فی الجزء

کلام یا نظم میں ایسے الفاظ جمع کرنا کہ ایک لفظ منقوطہ اور دوسرا غیر منقوطہ

یا عاطلہ ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَلْکَرَمُ ثَبَّتَ اللّٰهُ جَیْشَ سُعُوْدِكَ۔

" نظم، اِسْمَعْ فَثَبِّتَ السَّمَاحَ زَیْنٌ وَلَا تُخَیِّبْ اِمِلًا تَضَیَّفْ
حریری

فارسی:۔ نثر، جیش مُلک بے عدّ و بخشش مَلِک بے حد۔

" نظم، بہ شب مہ بہ بیت آمدہ زیب دہ جبیں دلارام پیش امام

اردو:۔ نثر، شفیق والا بخت، معلیٰ تخت سلمہ۔

" نظم، شب کو جشن سرور تخت رہا کار فیض مدار بخت رہا

ذُوالقافِیَتَین یا ذوالقوافی دیکھو تشریع صہ ۵۹

ذوالقوافی، ذوالقافیتین دیکھو تشریع

ذولسانین ذولغتین دیکھو تلمیع صہ ۶۵

ذولُغَتَیْن ذولسانین دیکھو تلمیع

ذُو رُوِیَّتَیْن، جامع اللسانین یا ذوالالسنہ

ایسا فقرہ یا مصرع جو بجنسہٖ یا تبدیل نقاط کے ساتھ دو زبانوں میں پڑھا جاسکے

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، مَا رَمَیْنَا یعنی ہم نے تیر نہیں پھینکا۔

فارسی:۔ نثر، یار آ، جائے تو بہتر۔

" نظم، بہار زندگی برباد کردی قیامت اے دل ناشاد کردی

اردو:۔ نثر، ماں مینا یعنی مارمینا کو۔ یار آجائے تو بہتر۔

اردو: نظم، بہار زندگی برباد کردی — قیامت اے دل ناشاد کردی

رَدُّ الْعَجُزِ عَلَی الصَّدْرِ یا تَصْدِیْر

علمائے فن بلاغت کی پسندیدہ صنعتوں میں سے ایک صنعت رَدَّ الْعَجُزِ عَلَی الصَّدْرِ ہے، اس کی تفصیلات سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ عَجُز، صَدْر وغیرہ کسے کہتے ہیں۔

عروضیوں کی اصطلاح میں مصرع اول کے جزو اول کو صَدْر اور جزو آخر کو عَرُوض اور مصرع دوم کے جزو اول کو اِبتدا اور جزو آخر کو عَجُز یا ضَرْب اور ہر دو مصرعوں کے درمیانی اجزا کو حَشْو کہتے ہیں۔

اس صنعت میں شاعر کسی بیت کے ایک لفظ کو عَجُز میں استعمال کرتا ہے اور اسی لفظ کو صدر، عَروض، ابتدا یا حشو میں مکرر لاتا ہے۔

ان میں سے ہر ایک چار حالتوں پر مشتمل ہوتی ہے، ۱۔ تکرار ۲۔ تجنیس ۳۔ اشتقاق ۴۔ شبہ اشتقاق یا متجانس۔

(۱) (الف) ردالعجز علی الصدر[1] مع التکرار: جو لفظ عَجُز میں ہے وہی صدر میں لایا جائے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، تَمَنَّتْ سُلَيْمَىٰ اَنْ اَمُوْتَ صَبَابَةً
وَاَهْوَنُ شَيْئٍ عِنْدَنَا مَا تَمَنَّتِ

---

[1] یہاں لفظ صَدْر عام ہے اور عَجُز کے ماقبل کے ہر جزو کے لئے مستعمل ہوا ہے۔

فارسی: ۔نظم، عصا بگرفتن نہ معجز بود ہمی اژدہا کرد باید عصا

اردو: ۔نظم، آدمی کا مارنا اچھا نہیں مظہرِ ذاتِ خدا ہے آدمی

(ب) رد العجز علی الصدر مع التجنیس[1]، عجز اور صدر کے الفاظ میں تجنیس بھی ہو۔

مثالیں:۔

عربی: ۔نظم، یَسَارٌ مِنْ سَجِیَّتِهَا الْمَنَایَا (تونگری)

وَیُمْنَی مِنْ عَطِیَّتِهَا الْیَسَارُ (بایاں ہاتھ)

فارسی: ۔نظم، ہوائی ترا زان گزیدہ بعالم کہ پاکیزہ ترا زمہر شناسد ہوائی

اردو: ۔نظم، مانگ اپنی سنوارتا ہے آج جس نے دل کل لیا تھا ہم سے مانگ

(ج) رد العجز علی الصدر مع الاشتقاق، عجز اور صدر میں دو ایسے الفاظ لائے جائیں جو ایک ہی کلمہ سے مشتق ہوں

مثالیں:۔

عربی: ۔نظم، وَهَتْ عَزَمَاتُكَ لَمَّا كَبُرْتَ

وَمَا كَانَ مِنْ شَأْنِهَا أَنْ تَهِیَ

فارسی: ۔نظم بیازردی مرا بے ہیچ حجت ز من ہرگز ترا نابودہ آزار

---

[1] یہ صنعت درحقیقت تجنیس تام ہے، چونکہ ان میں سے ایک لفظ عجز میں اور ایک صدر میں آیا ہے اسلئے اس کا شمار رد العجز علی الصدر میں ہوا ہے۔

اردو:۔ نظم، ترین صدق ہے ملنا تمہارا غیروں سے
رقیب رکھتے ہیں گھر سے تمہارے گھر مقرون

(۵) ردالعجز علی الصدر مع شبه الاشتقاق، عجز و صدر میں جو دو لفظ لائے جائیں وہ دراصل ایک ہی کلمہ سے مشتق نہ ہوں بلکہ مشابہ ہوں اور معنی میں مختلف۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، وَمَا يُوسُفُ إِلاَّ وَيَأْسَفُ بَعْدَهُ
عَلَىٰ بُعْدِهِ يَعْقُوبُ وَهُوَ أَبُوهُ

فارسی:۔ نظم، نالم از عشق آن صنم شب و روز
وینک از نالہ گشتہ ام چون نال

اردو:۔ نظم، چُنی تونے افشان جو اے مہ جبین ہے
ستاروں میں کیا کیا چناں اور چنیں ہے

(۲) (الف) ردالعجز علی العروض مع التکرار، عجز کا لفظ عروض میں مکرر لایا جائے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، وَمَنْ كَانَ بِالْبِيضِ الْكَوَاعِبِ مُغْرَمًا
فَمَا زِلْتُ بِالْبِيضِ الْقَوَاضِبِ مُغْرَمًا

فارسی:۔ نظم، چون بدیدم رخ تو ہمچون عین
گشتہ جاری ز دیدہ ام صد عین

اردو:۔ نظم، خزاں کا خوف کہاں ہے عجب بہار میں روح
بسی ہے جا کے کسی گلبدن کے ہار میں روح

(ب) ردالعجز علی العروض مع التجنیس، عجز کا جو لفظ عروض میں آئے اس میں تجنیس بھی ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، فَمَشْغُوْفٌ بِآیَاتِ الْمَثَانِیْ
سورۂ فاتحہ
وَمَفْتُوْنٌ بِرَنَّاتِ الْمَثَانِیْ
تاربائے مزامیر

فارسی:۔ نظم، در عاشقی و دلبری اے دلبر شیریں
من رنجہ چو فرہادم و تو طرفہ چو شیریں

اردو:۔ نظم، صدقے کئے بازو جو علمدار نے شہ پر
یاقوت کے بخشے اسے غفار نے شہپر
انیس

(ج) ردالعجز علی العروض مع الاشتقاق، عجز کا جو لفظ عروض میں آئے اس میں اشتقاق بھی ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، فَفِعْلُکَ اِنْ سُئِلْتَ لَنَا مُطِیْعٌ
وَقَوْلُکَ اِنْ سَأَلْتَ لَنَا مُطَاعٌ

فارسی:۔ نظم، تا گنج غمت در دل ویرانہ مقیم است
پیوستہ مرا گنج خرابات مقام است

اردو :۔ نظم، دہن یار میں ستی کی اُداہٹ دیکھی
یہ چمن ملک عدم میں گل سوسن دیکھا

(د) رد العجز علی العروض مع شبہ الاشتقاق، عجز اور عروض کے لفظوں میں شبہ اشتقاق ہو۔

مثالیں :۔
عربی :۔ نظم، وَمُضْطَلِعٌ بِتَلْخِيصِ الْمَعَانِي
عنی یعنی
وَمُطَّلِعٌ اِلٰی تَلْخِيصِ عَانِي
عنا یعنو

فارسی :۔ نظم، کنون کہ برکف گل جام بادۂ صاف است
بصد ہزار زبان بلبلش درا وصاف است

اردو :۔ نظم، تبی گہوارہ لوگوں نے اتارا   فلک سے جسطرح ٹوٹے ہے تارا

(۳) (الف) رد العجز علی الابتدا مع التکرار، جو لفظ عجز میں ہو وہی ابتدا (یعنی مصرع دوم کے جزو اول) میں لایا جائے۔

مثالیں :۔
عربی :۔ نظم، عَلَى الْحَيِّ سِرْنَا عَنْهُمْ وَاَقَامُوْا
سَلَامٌ وَهَلْ يُدْنِي الْبَعِيْدَ سَلَامُ

فارسی :۔ نظم، فلک بہجر خوی سفلہ ترا   فرد کرد از من بذاتش فرد

اردو :۔ نظم، کر رہا ہے ایک کا فر مجکو قتل
الغیاث اے اہل ایماں الغیاث

(ب) رد العجز علی الابتدا مع التجنیس، عجز کا جو لفظ ابتدا میں آئے اس میں تجنیس بھی ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، اَمَّلْتُهُمْ ثُمَّ تَاَمَّلْتُهُمْ
فَلَاحَ لِی اَنْ لَیْسَ فِیْهِمْ فَلَاحُ

فارسی:۔ نظم، چکنم ماندہ ام زدر د تو پست　　دست رس گر شود بگیرم دست

اردو:۔ نظم، یک بیک گھبرا کے وہ اٹھا پکار　　مار تیرے ہاتھ میں ہے اسکو مار

(ج) رد العجز علی الابتدا مع الاشتقاق، عجز کا جو لفظ ابتدا میں آئے اس میں اشتقاق بھی ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، وَالٰکِنَّنِیْ فِی ذَا الزَّمَانِ وَاَهْلِهٖ
غَرِیْبٌ وَاَفْعَالِی لَدَیْهِ غَرَائِبُ

فارسی:۔ نظم، ہر کہ منصف بود دہد انصاف　　وصف تو نیست قدرت وصّاف

اردو:۔ نظم، جس طرح ہنسا دینے کو بے دینوں کے
نقل کرتا ہو مسلمان کی کا فر نقّال

(د) رد العجز علی الابتدا مع شبہ الاشتقاق، عجز اور ابتدا کے لفظوں میں شبہ اشتقاق ہو۔

مثالیں:۔

عربی: نظم: تَخْمُدُ الحَرْبُ حِيْنَ تَغْمِدُ بَأْسًا
وَتَسِيْلُ الدِّمَاءُ حِيْنَ تَسُلُّ
مِنَ السَّيَلَانِ مِنَ السَّلِّ

فارسی: نظم: دشمن ارکشته شد بنا کامی تام تو باد درجہاں نامی
نمو سے

اردو: نظم: عید آتی ہے تو ہوگا غم ہجراں رخصت
شہر رمضاں سے تو ہوتی ہے اسی کی شہرت[1]

(۴) (الف) رد العجز علی الحشو مع التکرار: جو لفظ عجز میں ہو، وہی حشو میں آئے، خواہ حشو مصرع اول کا ہو یا مصرع دوم کا، ہم نے اختصار کیلئے مصرع اول کے حشو کو مثال کے طور پر پیش کیا ہے، اس سے مصرع ثانی کے حشو کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے۔

مثالیں:-

عربی: نظم: لَقَدْ حَازَ أَقْسَامَ الْفَضَائِلِ كُلَّهَا
فَأَمْسٰى وَحِيْدًا فِيْ فُنُوْنِ الْفَضَائِلِ

فارسی: نظم: ہمہ عشق او انجمن کرد من ہمہ نیکوئی کرد او انجمن

اردو: نظم: آصف کو سلیماں کی وزارت سے شرف ہے
ہے فخر سلیماں جو کرے تیری وزارت

---

[1] شہر و شہرت میں بظاہر شبہ اشتقاق معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت اشتقاق ہے، شَهَرَ السَّيْفَ کے معنی تلوار کھینچنا ہے اور چاند کو بھی شَہر کہتے ہیں۔

(ب) ردالعجز علی الحشو مع التجنیس، جو لفظ حشو میں آئے اس میں تجنیس بھی ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم وَاِذَا البَلَابِلُ اَفْصَحَتْ بِلُغَاتِهَا
جمع بلبل
فَانْفِ البَلَابِلَ بِاحْتِسَاءِ بَلَابِلِ
ثعالبی جمع بلبال قلب جمع بلبلہ، چھاگل

فارسی:- نظم، کریما بدہ دادمن از فلک چو مردان ترا ہر چہ بایست داد
رشید وطواط

اردو:- نظم، وصف میں چوٹی کے اک شعر نہ چوٹی کا کہا
جان صاحب نے بکی کیا ہے یہ چوٹی چوٹی

(ج) ردالعجز علی الحشو مع الاشتقاق، جو لفظ حشو میں آئے اس میں اشتقاق بھی ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، لَعَمْرِی لَقَدْ کَانَ الثُّرَیَّا مَکَانَهُ
ثروی
ثَرَاهُ فَاَضْحَی الْآنَ مَثْوَاهُ فِی الثَّرَی

فارسی:- نظم، کار لطف تو نیست جز اسعاف با تو اضعاف میکنی الطاف

اردو:- نظم، تم نے کیا نہ یاد کبھی بھول کر ہمیں
ہم نے تمھاری یاد میں سب کچھ بھلا دیا
ظفر

(ی) ردالعجز علی الحشو مع شبہ الاشتقاق، جو لفظ عجز میں ہو اس کا شبہ اشتقاق حشو میں بھی ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم،

فارسی: نظم، سپہر پرشدہ پرویز نیست خون افشاں
کہ قطرہ اش سر کسری و تاج پرویز است

اردو: نظم، مجھے ڈر ہے نہ پہنچے پہنچیوں کے بوجھ سے صدمہ
کہ نازک ہے نہایت ہی ترا اے نازنیں پہنچا

رقطاء

کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کا ایک حرف منقوطہ (نقطہ دار) اور دوسرا عاطل (بے نقطہ) ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، سَیِّدُنَا ذُوْ خُلُقٍ وَخَلْقٍ وَظَرْفٍ وَنُطْقٍ۔

" نظم، سَیِّدٌ قَلْبٌ سَبُوْقٌ مُبِرٌّ
فَطِنٌ مُغْرِبٌ عَزُوْفٌ عَیُوْفٌ
(غریب چیز، غریب کام کرنے والا، متنفر، کراہت کنندہ)

فارسی:۔ نثر، یا فاضل زمن و یا ناظم فطن و یا قابل فصیح۔

" نظم، زہے رخ کز وشد چمن آبگیر زہے لب کز وشد یمن آبگیر

اردو:۔ نثر، حضرت میرے ابھی سنا ہے کہ تم فوج کے مقابل چلے۔

" نظم، بس بس یہ برق وشں ہے دیا جاں ستاں دبا
عنعنت ہے حق کی آب سے ہے کیا شان کبریا

سجع دیکھو اسجاع صـ ۲۵

سیاقۃ الاعداد دیکھو تعدید صـ ۶۳

عاطلہ، غیر منقوطہ یا مُہملہ

ایسی نثر یا نظم جس میں کوئی حرف نقطہ دار نہ ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

" نظم، عَلَاءُ الْمُلْكِ اَعْلَاكَ الْاِلٰهُ
وَاَعْطَاكَ الْمُرَادَ وَمَا سِوَاهُ

فارسی:۔ نثر، مَحَدِّ حُدودِ وِدَاد، مُرَصَّدِ رُصُودِ سَداد، مَوردِ مَراحِمِ، مَصْدَرِ مَکارِمْ، سَلَّمَہُ اللّٰہُ۔

" نظم، دل مارا الم داده دل آرام   حمام روح مارا کرد دام

اردو:۔ نثر، اس کو اللہ اور رسول کا سہارا ملا۔

" نظم، اور کس کا آسرا ہو سرگروہ اس راہ کا
آسرا اللہ کا آلِ رسول اللہ کا

عکس وطرد دیکھو تبدیل صـ ۳۹

غیر منقوطہ دیکھو عاطلہ صـ ۸۳

فوقانیہ یا فوق النقاط

نثر یا نظم میں ایسے الفاظ لانا جن کے سب منقوط حروف کے نقطے اوپر ہوں

مثالیں :-

عربی :- نثر، اَخطَأتُ اِذْ سَأَلتُکَ اِذَا کُنتَ مَصرُوفًا

〃 نظم، رَحِمَ اللہُ صَانِعًا فَطِنًا

عُنصُرًا اِذَا یَحِلُّہُ وُضِعًا (فیہ محذوف)

فارسی :- نثر، گاؤ خردان شکل انسان دارند۔

〃 نظم، مظہر صدق و صفا قدر شناس مردم

معدن عدل و سخا مظہر الطاف و عطا

اردو :- نثر، مخدوم من سلامت نوازش نامہ نافذ ہوا۔

〃 نظم، وہ خوں فشاں وہ شعلۂ آتش وہ دم وہ خم

وہ قہر حق وہ آفت تازہ وہ تازہ دم

قطع الحرف دیکھو حذف ص۲

قلب یا مقلوبات

کلام میں ایسے الفاظ لانا جو نوع، عدد اور ہیئت میں متفق لیکن ترتیب میں مختلف ہوں، اسکی پانچ قسمیں ہیں :-

۱۔ مقلوب بعض ۲۔ مقلوب کل ۳۔ مقلوب مستوی
۴۔ مقلوب مجنح یا مُعَطَّف ۵۔ مقلوب مکرر یا مُزدوج

(۱) مقلوب بعض، کسی لفظ کے بعض حروف کی ترتیب الٹی ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔

" نظم، فَعِنْدِیْ حِضْبُ رُوَّادٍ وَعِنْدِیْ رِیُّ وُرَّادٍ

فارسی:۔ نثر، دلی قریب است، رقیب دور بادا۔

" نظم، ازان جادوانہ دو چشم سیاہ دلم جاودانہ عدیل عناست

اردو:۔ نثر، وفا سے محروم ہیں، اللہ کے پاس مرحوم ہیں۔

" نظم، انساں کیلئے الم ہوا مال جس نے پایا رہا وہ پامال

(۲) مقلوب کُل، کسی لفظ کے سب حروف ترتیب وار اُلٹے ہوں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، کَفُّهٗ بَحْرٌ وَجَنَابُهٗ رَحْبٌ

" نظم، حُسَامُكَ مِنْهُ لِلْاَحْبَابِ فَتْحٌ
وَرُمْحُكَ مِنْهُ لِلْاَعْدَاءِ حَتْفٌ

فارسی:۔ نثر، ریش دراز است و شیر بزرگ است

" نظم، دلا تا کے درین کاخ مجازی کنی مانند طفلان خاک بازی

جامی!

اردو:۔ نثر، روح کے مانند لطیف اور حور کی طرح حسین ہے۔

" نظم، خوبرویوں کو ضرر پہنچا سکے کیا انقلاب
حور ہو جائے جو لکھے کوئی اُلٹا نام روح

(۳) مقلوب مستوی، جملہ، مصرع یا شعر کو الٹ کر پڑھنے سے

پھر وہی بنجائے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، کُلٌّ فِی فَلَكٍ۔ رَبُّكَ فَكَبِّرْ۔

" نظم، اَرَاهُنَّ نَادَمْنَهُ لَیْلَ کُلِّهٖ

وَهَلْ لَیَالِهِنَّ مُدَانٍ نَهَارًا

فارسی:۔ نثر، مرادے دارم، برآید یارب۔

" نظم، شکر بتر ازدے وزارت برکش

شو ہمرہ بلبل بلب ہر مہوش

اردو:۔ نثر، شاباش، درد۔

" نظم، غم شدت بھی سہے درد یہ ساکت دشمن

اشک ہرگاہ رُکا خاک رہا گرہ کش

(۴) مقلوب مُجَنَّح یا مُعَطَّف، مقلوب الفاظ شعر کے دونوں بازووں یعنی ابتدائے مصرع اول اور آخر مصرع دوم میں ہوں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، لَاحَ اَنْوَارُ الْهُدٰی مِنْ کَفِّهٖ فِی کُلِّ حَال

فارسی:۔ نظم، رام شد دل بآن بتِ طرّار

لبش افسونگر است وزلفش مار

کبھی ہر مصرع کی ابتدا اور آخر میں ایسا التزام کیا جاتا ہے۔

زان دو جادو نرگس مخمور باکشی وناز

زار و گریان دو غریوانم ہمہ باسوز و راز

اردو:۔ نظم، تار اردو نے کا یہ بندھا تھا رات
تاب اتنی نہ تھی کہ کرتا بات

(۵) مقلوب مُکَرَّر، مُزْدَوِجہ یا مُرَدَّد، جب الفاظ مقلوب مصرع میں قریب قریب یا ایک ساتھ واقع ہوں (یہ صنعت بہت کمیاب ہے)۔

مثالیں:۔
عربی:۔ نظم،

فارسی:۔ نظم، مرا کنف کفن است از دیار ازین منزل
مرا مقر سقر است الامان ازین منشا

اردو:۔ نظم، صدمۂ فرقت سے تھی اس حور کی بیتاب روح
آنسوؤں کا آنکھ سے اک دم نہ ٹوٹا تار رات

لزوم مالا یلزم دیکھو اعنات ص۳۳
لُغز، چیستان یا پہیلی۔

مثالیں:۔
عربی:۔ نظم، وَمَا شَیْءٌ اِذَا فَسَدَا　　تَحَوَّلَ غَیُّہُ رَشَدَا
وَاِنْ هُوَرَاقَ اَوْصَافًا　　اَثَارَ الْبِشْرَ حَیْثُ بَدَا
زَکِیُّ الْعِرْقِ وَالِدُہٗ　　وَلٰکِنْ بِئْسَ مَا وَلَدَا

فارسی:۔ نظم، چہ پیکر است نہ تیر سپہر یافتہ تیر
بشکل تیر و بدو ملکہا است گشتہ چو تیر

کجا اگر بید درکالبد بخشد جان — کجا بنالد بر آسمان بنازد تیر

اردو:- پہیلی 'آد'

نصف تو اسم ذات کی صورت — دن کی صورت نہ رات کی صورت
کام آئے وہ ورد میں جو لکھے — تو ہو قلم و دوات کی صورت

پہیلی 'آرسی' فارسی بولی آئی نا — ترکی ڈھونڈی پائی نا
ہندی کہوں آرسی آئے — خسرو کہے کوئی نہ پائے

امیر خسرو

مُبادلۃ الرّأسین

اس صنعت میں دو لفظوں کے ابتدائی حروف مختلف ہوتے ہیں۔

مثالیں:-

عربی:- نثر' یَوْمُ خَمْرُہٗ جَمْدٌ وَجَمْرُہٗ خَمْدٌ۔

" نظم' یَا جَانِی مِنْ نَجْلِ دَارِی — دُمْ فِی سَقَرِ دَخْلِ نَارِی

امیر خسرو

فارسی:- نثر' سلام با ملامت و لام با سلامت میرساند۔

" نظم' دل کند سخت جامۂ زمت — خورش خوش بر در سر شرمت

اردو:- نثر' سیل مائل و میل سائل۔

" نظم' اگر حق نے بخشی ہے عقل نجیب — تو سن مجھ سے تو ایک نقل عجیب

متنزل دیکھو تنزل ص۵۷

متصل الحروف دیکھو موصل ص۹۵

متلون دیکھو تلوین ص۹۹

محاذ

اس صنعت میں مصرع اول کا آخری لفظ مصرع دوم کا ابتدائی لفظ ہوتا ہے اور مصرع دوم کا آخری لفظ مصرع سوم کا ابتدائی لفظ اور مصرع سوم کا آخری لفظ مصرع چہارم کا ابتدائی لفظ ہوتا ہے۔

مثالیں:۔

فارسی:۔نظم، بگزارتا مئے خورم و مست شوم
مست چون شوم بعشق پابست شوم
پابست شوم تجلّی از دست شوم
از دست شوم نیست شوم ہست شوم

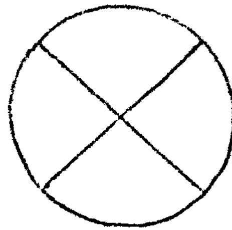
اردو:۔نظم، گردن ہے تری شیشہ آنکھ ہے پیمانہ پیمانہ کی طرح چال ہے مستانہ
مستانہ ہر اک روش ادائیں سرشار سرشار نگہ ساقی میخانہ
جلال

مُدَوَّر

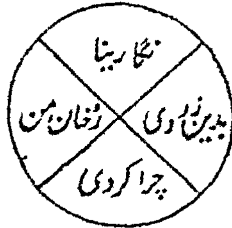
ایسا مصرع یا شعر جو ایک دائرہ میں چاروں ارکان جدا کرکے لکھا جائے اور اس کو جس رکن سے چاہیں پڑھیں تو ایک مصرع یا شعر سے کئی مصرعے یا شعر بنے۔

مثالیں:۔

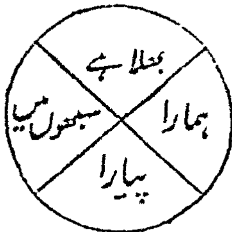
عربی :- نظم



فارسی :- نظم



اردو :- نظم



مُرَبَّع[1]

چار مصرعے ایسے ہوں جن کو طول اور عرض میں پڑھا جا سکے اور کسی طرح کا تفاوت نہو۔

---

[1] ترافق اور مُربّع میں فرق یہ ہے کہ ترافق میں کسی ایک مصرع سے شروع کریں تو مطلب پورا ہوتا ہے اور مربع میں طول عرض میں پڑھیں تو مصرع ویسا ہی برقرار رہتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم	فُؤَادِی	سَبَاہُ	غَزَالٌ	رَبِیْبٌ
	سَبَاہُ	بِقَدٍّ	کَغُصْنٍ	رَطِیْب
	غَزَالٌ	کَغُصْنٍ	قَبَاہُ	عَجِیْب
	رَبِیْبٌ	رَطِیْبٌ	عَجِیْبٌ	حَبِیْب
فارسی:- نظم	بجانت	نگارا	کہ داری	وفا۔
	نگارا	وفاکن	بدل	بے جفا
	کہ داری	بدل	دوستتر	ہرمرا
	وفا	بے جفا	ہرمرا	خوشترا
اردو:- نظم	کروں کیا	خفا ہے	الٰہی	وہ دلبر
	خفا ہے	وہ مجھ سے	عبث کیوں	سمن بر
	الٰہی	عبث کیوں	خفا ہے	غضب ہے
	وہ دلبر	سمن بر	غضب ہے	خفا ہے

مُرَدَّف

ردیف سے ایسا کلمہ مراد ہے جو حرف رَوِی کے بعد آئے ایسے شعر کو مُرَدَّف کہتے ہیں، کلام عرب میں اس قسم کی ردیف کا رواج نہیں کیونکہ ان کے پاس حروف روی سے پہلے کوئی حرف علت ہونا ضروری ہے جیساکہ عمرو بن کلثوم کے اس شعر میں:-

اَلَا ھُبِّی بِصَحْنِكِ فَاصْبَحِیْنَا ۔۔۔ وَلَا تُبْقِی خُمُورَ الْاَنْدَرِیْنَ

اس شعر میں (ی) حرف رِدف کے ماقبل فتحہ یا کسرہ ضروری ہے اسی طرح واو کے ماقبل ضمہ اور الف کے ماقبل فتحہ ہو تو اس کو رِدف کہتے ہیں لیکن متاخرین نے اس صنعت کو استعمال کیا ہے اور اکثر اشعار جو مُردّف ہیں شاعر کی مذاقت طبع و قدرت کلام ردیف بندی سے ظاہر ہوتی ہے۔

کلمۂ ردیف کو بعض اہل صنعت بدیع "حاجب" کہتے ہیں اور شعر مُردّف کو "محجوب"۔

مثالیں:-

عربی: نظم: اَلْفَضْلُ حَصَّلَہٗ عَلَاءُ الدَّوْلَہْ

وَالْمَجْدُ اَثَّلَہٗ عَلَاءُ الدَّوْلَہْ

فارسی: نظم: نظام حال زمانہ قوام کار جہان تمام گشت باقبال شہریار جہان

ای شاہ زمین بر آسمان داری تخت سست است عدو تا تو کمان داری سخت

حملہ سبک آری و گران داری لخت پیری تو بدانش و جوان داری بخت

لفظ 'داری' ان ادبیات میں 'حاجب' اور تخت و سخت وغیرہ قافیہ اور یہ دو بیت 'محجوب' ہیں۔

اردو: نظم: کہیں آنکھوں سے خون ہو کے بہا کہیں دل میں جنون ہو کے رہا

ردیف 'ہو کے' حاجب کہلاتی ہے 'بہا' 'رہا' قافیہ اور بیت محجوب ہے۔

مستزاد

مصرع یا بیت کے بعد آخری دو رکن کا زیادہ کرنا۔

مثالیں:-

عربی: نظم: یَا خَاطِبَ الدُّنْیَا الدَّنِیَّۃِ اِنَّمَا شَرَكُ الرَّدٰی
وَقَرَارَۃُ الْاَکْدَارِ
دَارٌ مَتٰی اَضْحَکَتْ فِیْ یَوْمِهَا اَبْکَتْ غَدًا
بُعْدًا لَهَا مِنْ دَارِیْ
حریری

فارسی: نظم: صد تیغ مرا می زند آن یار بسر — از روی جفا
اک روز نہ افگند برین خستہ نظر — از راہ وفا

ہر لحظہ بہ شکل آن بت عیار برآمد — دل بردہ نہان شد
ہر دم بہ لباس دگر آن یار برآمد — گہ پیر و جوان شد

اردو: نظم: ایک دن وہ تھا کہ ہردم ترے دمساز تھے ہم — تیرے ہمراز تھے ہم
اب یہ نقشہ ہے کہ صورت کی بھی پہچان نہیں — آشنا تھا کہ نہ تھا
باندھ خاموش کمر جلدی سے کر عزم سفر — موج دریا سے نہ ڈر
ناخدا کشتی کا کچھ تیرے نگہبان نہیں — تیرا حافظ ہے خدا

مسجع دیکھو اسجاع ص۲۵
مسمط دیکھو تسمیط ص۵۵
مصحف دیکھو تصحیف ص۶۰

مُعَمّا

نظم میں کسی شخص یا چیز کا نام پیچیدہ طریقہ سے اشارہ یا کنایہ کے طور پر لانا۔

مثالیں:۔

عربی: نظم خُذِ الْقُرْبَ ثُمَّ اقْلِبْ جَمِیْعَ حُرُوْفِہٖ
فَذَاكَ اسْمُ مَنْ اَقْصٰی مُنَی الْقَلْبِ قُرْبُہٗ

فارسی: نظم تیری وکمانی ویکی نقش نشانہ بنگار چیوند بسو فاریکی تیر
تام بت من بازشناسی بتمامی آن بت کہ بخوبش قرینیست بگشم

یہ قطعہ بو العلاءِ شوستری نے حضرت علیؑ کے متعلق لکھا ہے۔

اردو: نظم بنے کیونکر کہ ہے سب کار الٹا ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

مصرع دوم کے الفاظ کو الٹنے سے "جناب رائے" بنتا ہے۔

مُقَطَّع یا مُنْفَصِلُ الحُرُوف

کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کے تمام حروف جدا جدا لکھے جائیں۔

مثالیں:-

عربی: نظم وَاَدْرِكْ اِنْ زُرْتَ دَارَ وَدُوْدٍ
دَرًّا وَدُرًّا وَ رِدًا وَ وِدًّا

فارسی: نظم، زار و زردم زد رد آن دل دار
درد دل دار زار دارد و زار

اردو: نظم دو دولت دے درون آزاری روک دو درد اور دہ آزار

مقلوبات دیکھو قلب ۵۲
ملمع دیکھو تلمیع ۶۰
ملون یا متلون دیکھو تلوین ۶۹
منفصل الحروف دیکھو مُقَطَّع ۹۴

منقوطہ یا تعریس

کلام میں ایسے الفاظ جمع کرنا جن کے تمام حروف نقطہ دار ہوں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، غَنِیٌّ غَنِیٌّ یُغْنِیْ تَبِیْتُ بِبَیْتِیْ

〃 نظم، فَتَنَتْنِیْ فَجَنَّنَتْنِیْ تَجَنِّیْ　　بِتَجَنٍّ یَفْتُنُ غِبَّ تَجَنِّ

حریری

فارسی:۔ نظم، بہ پیشین جبینش بہ بین نیش تجبیب

گریباں پارہ کردن

بہ زیب تنش نیز بین نقش تتبیب

ہلاک کردن

اردو:۔ نثر، شفیقی شیخ فیض بخشی چشتی ذی فن۔

〃 نظم، تیزیٔ تپ تیغ نے بخشی نبی خفت

بیچین شقی، بخت بغی، جُبْن یہ نیت

مُوَشَّح دیکھو توشیح ملے

مُوَصَّل یا مُتصل الحروف

کلام میں ایسے الفاظ لائے جائیں جن کے حروف ملا کر لکھے گئے ہوں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، فَتَنَتْنِیْ فَجَنَّنَتْنِیْ تَجَنِّیْ　　بِتَجَنٍّ یَفْتُنُ غِبَّ تَجَنِّ

نام　　ناچ

حریری

فارسی: نظم، بعش تو تنم موشد بیا جانا نظر فرما
نشانہ جستجو می کن کہ تا یابی توشخص ما

اردو:۔ نظم، مقتل میں سب سے کہتی تھی یہ تیغ بے بہا
یہ جنگ کی ہے میں نے فلک نے ہے کی ثنا

موقوف الآخر

ایسے اشعار جن کا ہر قافیہ دوسرے مصرع کا محتاج ہو اور اس سے ملتا جائے

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم

فارسی: نظم، درحسن ترا کسے نہ ماند، اِلّا	خورشید کہ صبح برون آید، تا
خدمت کن وپائے تو بوسد، امّا	بینی تو بسوئے او چو پا بوسد، تا
اردو:۔ نظم، اجی صاحب سنو کہ تم نے کل	کیا کہا تھا اور آج کس لئے ٹل
گئے، اپنے کلام سے صاحب	ایسی الفت بھی کچھ نہیں، واجب

مہملہ، دیکھو عاطلہ ص۳

نثر النظم

کسی نظم کو نثر کرکے پڑھنا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، لَمْ یَزَلْ سُوْءُ ظَنٍّ یَعْتَادُہٗ وَ یُصَدِّقُ تَوَھُّمَہُ الَّذِیْ یَقْتَادُہٗ۔

عربی:۔ نظم، اِذَا سَاءَ فِعْلُ الْمَرْءِ سَاءَتْ ظُنُوْنُہٗ
وَصَدَّقَ مَا یَعْتَادُہٗ مِنْ تَوَھُّم

فارسی:۔ نثر، اَلا اے برادر ز شوق وصال تو ہر زمان ہست، جانم فگار گر جا کنی در دو چشم فقیر حاصل شود خاطرم را نشاط۔

" نظم، الا اے برادر ز شوق وصال، تو ہر زمان ہست جانم فگا
ر، جا گر کنی در دو چشم فقی ر، حاصل شود خاطرم را نشا (ط)

اردو:۔ نثر، میرے مہربان منشی جانکی پرشاد صاحب کو بندگی ہے، اپنی مثنوی فریادِ عشق اور نسخۂ انشاء دلپذیر و ترکیب بند جناب گوہر شاکر عنایت ہوں تو بہتر ہے۔

" نظم، مہربان میرے منشی جانکی پر شاد صاحب، کو بندگی ہے فر
یادِ عشق، اپنی مثنوی اور نس خۂ انشاء دلپذیر و تر
کیب، بندِ جناب گوہر شا کر، عنایت اگر ہوں ہے بہتر

نِدا

اس صنعت میں شاعر ممدوح کو اولاً چند الفاظ سے ندا کرتا ہے، بعدازاں اُن الفاظ کے ساتھ چند صفات کو شامل کر کے انکی توضیح کرتا اور ممدوح کو باخبر کرتا ہے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، یَا مَنْ یَرٰی مَا فِی الضَّمِیْرِ وَیَسْمَعُ
اَنْتَ الْمُعِدُّ لِکُلِّ مَا یُتَوَقَّعُ

فارسی:۔ نظم، کوہ دبحر د آفتاب وآسمان خوانم ترا
کوہ وبحر وآفتاب وآسمانی بیگمان
تو بگاہ حلم کوہی دبگاہ علم بحر
گاہِ رفعت آفتابی گاہ قدرت آسمان

مسعود سعد سلمان

اردو:۔ نظم، فیض سے تیرے ہے اے شمع شبستان بہار
دل پروانہ چراغاں دل بلبل گل زار
مدح میں تیری نہاں زمزمۂ نعت نبی
خار سے تیرے عیاں بادۂ جوش اسرار

نَظْمُ النَّثْر

کسی نثر کو نظم کرکے پڑھنا اس میں قافیہ اور وزن کا التزام بھی ضروری ہے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، کقوله تعالےٰ، اِذَا تَدَا يَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ

" نظم، يَقُوْلُ اِذَا تَدَا يَنْتُمْ بِدَيْنٍ
اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ

فارسی:۔ نثر[1]،

---

[1] نثر کے لئے دیکھو نثر النظم کی مثالیں۔

فارسی:۔ نظم، الآ' اے برادر زشوق وصالِ تو ہر زمان ہست جانم فگا
رُ اگر جان کنی در دو چشم فقی رُ حاصل شود خاطرم رانشار (ط)

اردو:۔ نثر[1]

" نظم' اجی صاحب سنو کہ تم نے کل کیا کہا تھا اور کس لئے، ٹل
گئے' اپنے کلام سے صاحب ایسی الفت بھی کچھ نہیں واجب

واسع الشفتین یا افتراق الشفتین

کلام میں ایسے حروف سے مرکب الفاظ لانا جن کے تلفظ کے وقت لب آپس میں نہ ملیں یعنی وہ سب حروف جو ب' م' اور و کے سوا ہیں جنکا مخرج شفتین ہے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم' یَا حَیَّ حَیّ یَحْیٰ' حَیَّ حَیَاہُ اَحْیٰی
حَیّ حَیَا حَیَاءِ' حَیَّا حَیَاہُ یَحْیٰی

فارسی:۔ نظم' سیر کویت ای دل آرا نزد اہل این جہاں
نیک ترہ سار جاز سیر گلشت گلزار جناں

اردو:۔ نظم' جی سے کہدو کہ آہ سرد کے ساتھ ٹھنڈے ٹھنڈے چلے تو چل نکلے

واصل الشفتین یا انضمام الشفتین

کلام میں ایسے حروف سے مرکب الفاظ لانا جن کی ادائی کے وقت لب آپس میں مل جائیں، یہ حروف ب' م' و ہیں۔

---

[1] نثر کے لئے دیکھو نثر النظم کی مثالیں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم: وَصَادِمِ اللَّهْوِ وَوَصْلِ الدُّمَى
وَاَعْمِلِ الْكُوَمَ وَسُمْرَ الرِّمَاحْ

فارسی:۔ نظم: بت من دمبدم فریب مدہ   بلب من لب پیالہ بندہ

اردو:۔ نظم: میرا ممدوح امیر ابن امیر ابن امیر
میں کمر بستہ کمین خادم مدحت پیما

صنایع معنوی

اِبْداع

اس صنعت میں معنیٔ بدیع اور الفاظ پسندیدہ کا اہتمام ہوتا ہے بعض ادبا کا خیال ہے کہ ابداع کوئی مستقل صنعت نہیں کیونکہ جس نثر و نظم میں یہ اہتمام و خوبیاں نہیں وہ عامیانہ اور خواص کے وقار سے گرا ہوا ہوگا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر: وَقِيْلَ يَا اَرْضُ ابْلَعِيْ مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ اَقْلِعِيْ وَ غِيْضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔

" نظم: فِرَاقٌ وَمَنْ فَارَقْتُ غَيْرُ مُذَمَّمٍ
وَاَمٌّ وَمَنْ يَمَّمْتُ غَيْرُ مُيَمَّمِ
متنبی

فارسی:۔ نظم، ہمی بکشتی تا ادمی نہ ماند شجاع
ہمی بدادی تا ادمی نہ ماند فقیر
رودکی

اردو:۔ نظم، کمر ہوی یاں تک تو شہرۂ آفاق
کہ سر کے بال ترے دیکھنے کمر کو چلے

اِتّساع

ایسا کلام جس میں کسی لفظ کے متعدد معنی پیدا ہوتے ہوں۔

مثالیں:۔
عربی:۔ نظم، قُلْ لِیْ عَلِیّ اَمِیْرَ النَّحْلِ غُرَّتُہُمْ
مَاشِئْتَ وَفْقَ اتِّسَاعِ الْقَوْلِ وَاحْتَکِمِ
غُرّہ بمعنی بزرگِ قوم، نجیب تر، شریف تر اور معنی اول کے لحاظ
سے پسندیدہ وغیرہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

فارسی:۔ نظم، بازِ سر بازِ تو با سیمرغ بازی میکند
گر تو اے شیر گران سر باز داری در شکار
لفظ سر باز کے دو معنی کا احتمال ہوتا ہے، اور "سر باز داری در شکار" کے
چند معنی پیدا ہوتے ہیں۔

اردو:۔ نظم، آیا دہلی سے جب خرشکی آتے ہی اصطبل میں داغ ہوا
داغ بمعنی دھبہ، رنج اور تخلص شاعر۔

احتجاج بدلیل دیکھو مذہب کلامی ص۱۵۱

اِخبار

کسی چیز کی عظمت یا حقارت کی خبر دینا۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: اَنَا اَبُوالنَّجْمِ وَشِعْرِی شِعْرِی
لِلّٰہِ دَرِّی مَا اَجَنَّ صَدْرِی

فارسی:- نظم: تا گوہر آدم نسبم باز نہ ایستد
ز آبائے خود از شرم اصحاب کرم را
عرفی

خر عیسیٰ اگر بمکہ رود   چوں بیاید ہنوز خر باشد
سعدی

اردو:- نظم: ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور

کعبہ گیا، مدینہ گیا، کربلا گیا   جیسا گیا تھا ویسا ہی چل پھر کے آگیا
میر

اِدماج

کلام میں ایسے الفاظ لانا جن سے بحیثیت مجموعی دو معنی نکلتے ہوں لیکن کسی خاص معنی کی صراحت نہ ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: اُقَلِّبُ فِیْہِ اَجْفَانِی کَاَنِّی
اَعُدُّ بِھَا عَلَی الدَّھْرِ الذُّنُوْبَا
متنبی

مصرع اول میں اجفانی سے پلک اور آنکھ مراد ہے۔

فارسی: نظم، خواہم از دل برکشم پیکان تو لیک از دل برنمی آید مرا
جامی

اردو:- نظم، کون ہوتا ہے حریفِ مئے مرد افگن عشق
ہے مکرر لب ساقی پہ صلا میرے بعد
غالب

اِرسالُ المَثَل یا ایرادُ المثل

شعر میں کوئی ضرب المثل لانا۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، تَہُونُ عَلَیْنَا فِی المَعَالِی نُفُوسُنَا
وَمَنْ نَکَحَ الحَسنَاءَ لَمْ یُغْلِہَا المَہْرُ

فارسی:- نظم، زتار خستۂ گیسوئے دلبران ترسد
"چنانکہ مار گزیدہ زریسمان ترسد"

اردو:- نظم، میر عمداً بھی کوئی مرتا ہے "جان ہے تو جہان ہے پیارے"
دل سے مٹنا تری انگشت حنائی کا خیال
"ہو گیا گوشت سے ناخن کا جدا ہو جانا"
غالب

اِرسالُ المَثَلَین یا ایرادُ المثلین

ایک شعر میں دو ضرب المثل لانا۔

مثالیں:
عربی:۔ نظم: اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلُ
وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَا مُحَالَۃَ زَائِلُ
لبید

فارسی:۔ نظم: لؤلؤ چہ قدر دارد اندر میان بحر
گوہر چہ قیمت آرد اندر ضمیر کان

اردو:۔ نظم: کس طرح شعر میں مضمون تمنا آئے
کیسے مٹھی میں ہوا، کوزہ میں دریا آئے

ارصاد یا تسہیم

شعر میں ایسا لفظ لانا جس سے معلوم ہو جائے کہ قافیہ کیا آنیوالا ہے، اور روی کا پہلے سے معلوم ہونا بھی ضروری ہے۔

مثالیں:
عربی:۔ نظم: فَاِذَا حَارَبُوْا اَذَلُّوْا عَزِیْزًا
وَاِذَا سَالَمُوْا اَعَزُّوْا ذَلِیْلًا
بحتری

فارسی:۔ نظم: غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

اردو:۔ نظم: کیونکر اس بت سے رکھوں جان عزیز
کیا نہیں ہے مجھے ایمان عزیز
غالب

اِسْتِبَاع یا مَدْحُ المُوَجَّہ

ممدوح کی اس طرح تعریف کرنا کہ ایک تعریف سے ضمناً دوسری تعریف ثابت ہو

مثالیں :-

عربی :- نظم، عُمْرُ العَدُوِّ اِذَا لَاقَاہُ فِی رَھَجٍ

غبار

اَقَلُّ مِنْ عُمْرِ مَا یَحْوِی اِذَا وَھَبَا

متبنّی

فارسی : نظم، آن کند تیغ تو بجان عدو   کہ کند جود تو بکان گہر

اردو :- نظم، تو ہے کہ تو نے دوش نبی پر قدم رکھا

بت توڑ توڑ شرک کی صورت دُ ئے مٹا

انیس

اِسْتِثْنَاء

کلام میں مقصد کی تاکید کے لئے استثناء داخل کرنا۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، یَقُوْلُوْنَ اِنَّ السِّحْرَ فِی اَرْضِ بَابِلٍ

وَمَا السِّحْرُ اِلَّا مَا اَرَتْكَ مَحَاجِرُہ

گوشہ چشم

فارسی :- نظم، کس از فتنہ در فارس دیگر نشان

نہ بیند بجز قامت مہوشان

اردو:۔ نظم: ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور

استخدام

کلام میں ایسا لفظ لانا جس کے دو معنی ہوں، ایک معنی لفظ کے استعمال کے وقت مقصود ہوں اور دوسرے معنی ضمیر کے پھیرنے کے وقت مراد لئے جائیں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم: إِذَا نَزَلَ السَّمَاءُ بِأَرْضِ قَوْمٍ
ابر، بارش
رَعَيْنَاهُ وَإِنْ كَانُوا غِضَابَا
نبات، نتیجہ — جمع غضوب

فارسی:۔ نظم: تا بہ بزم خویش ما را داد است آن سرو بار
حضوری
از نہال قامتش ازا شدیم امیدوار
پھل

اردو:۔ نظم: نہ اس گلی سے اڑائی صبا غبار مرا — کہ اسکا خاطر دلدار میں کبھی گھر تھا
غبار سے مراد کدورت اور دوسرے معنی خاک۔

استدراک یا تدارک

شاعر پہلے مصرع کو ایسے الفاظ سے آغاز کرتا ہے جو بظاہر ہجو ہو

معلوم ہوتے ہیں لیکن دوسرے مصرع کو مدح کی طرف پلٹ دیتا ہے یہ صنعت المدح بما یشبہ الذّم جیسی ہے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، وَلَا عَیْبَ فِیْھِمْ غَیْرَ اَنَّ سُیُوفَھُم
بِھِنَّ فُلُوْلٌ مِنْ قِرَاعِ الْکَتَائِبِ
تلوار کی کھڑکھڑاہٹ — لشکر — نابغہ ذبیانی

فارسی:۔ نظم، اثر میر نخواہم کہ بماند بجہاں — میر خواہم کہ بماند بجہان دراثرا
عنصری

اردو:۔ نظم، مدح لکھنا ہی تری مجکو نہیں ہے منظور
کیونکہ اندازۂ تحریر سے وہ باہر ہے

استطراد

شاعر کسی ممدوح یا چیز کی تعریف کے بعد آخر میں ایسا شعر لاتا ہے جس میں دوسرے مقصود کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، لَنَا نُفُوسٌ لِنَیْلِ الْمَجْدِ عَاشِقَۃٌ
فَاِنْ تَسَلَّتْ اَسَلْنَاھَا عَلَی الْاَسَلِ
لَا یَنْزِلُ الْمَجْدُ اِلَّا فِی مَنَازِلِنَا
کَالنَّوْمِ لَیْسَ لَہٗ مَاْوٰی سِوَی الْمُقَلِ

عبدالمطلب نے ان اشعار میں مجد سے نوم کی طرف استطراد کیا ہے۔

وَإِنَّا لَقَوْمٌ لَا نَرَى الْقَتْلَ سُبَّةً
إِذَا مَا رَأَتْهُ عَامِرٌ وَسَلُولُ

شاعر نے فخر سے ہجو کی طرف استطراد کیا ہے۔

فارسی :- نظم " تا چند ز صحبت مجازی   تا کے سخنان نا نمازی
آخر میں کہتا ہے :-

خود قول بود بدین دروغی   خود عشق بود درین دو رازی
اکنون بارے شکر فروش است   یعنی لب لعل الپ غازی

اردو :- نظم " اے شہنشاہ آسماں اورنگ   اے جہاں دار آفتاب آثار
تھا میں اک بے نوائے گوشہ نشیں   تھا میں اک دردمند سینہ فگار
تم نے مجکو جو آبرو بخشی   ہوئی میری وہ گرمی بازار
کہ ہوا مجھ سا ذرۂ ناچیز   روشناس ثوابت و سیار
آپ کا بندہ اور پھروں ننگا   آپ کا نوکر اور کھاؤں اُدھار
میری تنخواہ کیجے ماہ بماہ   تا نہ ہو مجکو زندگی دشوار
غالب

إضراب

شاعر کلام میں ایک ادعا کر کے اس سے روگردانی کرتا ہے تاکہ اس میں مبالغہ سے کام لے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم " وَجْهُكَ الْبَدْرُ لَا بَلِ الشَّمْسُ لَوْ
لَمْ تُقْضَ لِلشَّمْسِ كَسْفَةٌ أَوْ أُفُولُ

هُوَ الْبَدْرُ اِلَّا اَنَّہٗ الْبَحْرُ ذَا خِرًا
سِوَی اَنَّہٗ الضِّرْغَامُ لٰکِنَّہٗ الْوَبْلُ

فارسی:۔ نظم، عارضش باغے دہانش غنچۂ　بل بہشتے درمیانش کوثرے

اردو:۔ نظم، یوسف اس کو کہوں اور کچھ نہ کہے خیر ہوی
گر بگڑ بیٹھے تو میں لایق تعزیر بھی تھا
غالب

اِطراد

کلام میں ممدوح کی تعریف اس طرح کرنا کہ اس کے آبا و اجداد کا ذکر بھی آجائے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، قَتَلْنَا بِعَبْدِ اللّٰہِ خَیْرَ لِدَاتِہٖ
ہم جوڑ
زِیَادَ ابْنِ اَسْمَاءِ بْنِ زَیْدِ بْنِ قَارِبِ

فارسی:۔ نظم، بہ علمش از ہمہ افضل بہ صبرش از ہمہ غالب
علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب

اردو:۔ نظم، حسین و عابد و باقر سے جعفر اور کاظم تک
ہر ایک معصوم ہے دادا معین الدین چشتی کا

اعتراض الکلام قبل التمام یا حشو، دیکھو حشو ص۱۴۱

اغراق دیکھو مبالغۃ ص۱۵۰

افتنان یا ذوالوجہین

کلام دو قسم کے معانی پر مشتمل ہو، مثلاً غزل و حماسہ، فخر و مباہات، تہنیت و تعزیت اور نصیحت و فخر وغیرہ۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، اِنْ تُغْدِفِی دُوْنِی الْقِنَاعَ فَاِنَّنِی
غزل و حماسہ
طَبٌّ بِاَخْذِ الْفَارِسِ الْمُسْتَلْئِمِ
عنترہ

فارسی:- اگر دفتر ز سیم و زرت چیز نیست
نصیحت و فخر
چو سعدی زبان خوشت نیز نیست

اردو:- نظم: ہم ان سے دیکھے ملیں گے کبھی نہ اے آصف
وہ شاد حسن سہی شہریار ہم بھی ہیں
نواب محبوب علیخاں آصف سادس

اقتباس، تعلیق دیکھو تضمین صفحہ ۱۲۷

التفات[1]

مربوط جملوں یا اشعار میں کسی شخص کے لئے مختلف ضمیریں، حاضر، غائب اور متکلم استعمال کرنا۔

مثالیں:- ذیل میں ضمیر حاضر سے غائب کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔

---

[1] اس صنعت کی تعریف المعجم فی معاییر اشعار العجم صفحہ ۲۸۱ میں دوسری کتابوں سے بالکل مختلف ہے۔

عربی:۔ نثر، حَتّٰی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْفُلْکِ وَجَرَیْنَ بِھِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَۃٍ

نظم

فارسی:۔ نظم، بدیدہ سوئے تو آیم اے حور | برویت گرفتد نور علی نور
بماہ عارضش ان سیب سیمین | حبابے خواستہ از عین کافور

ضمیر متکلم سے غائب کی طرف۔

عربی:۔ نظم

فارسی:۔ نظم، بندہ امشب با جمال الدین خطیب
او برآد کلک چون خورشید دبیر
تا باکنون خیز د میزے داشتم
اختلاط و انبساط
زانکہ در عشرت نباشد رو گریز

ایراد المثل دیکھو ارسال المثل صفحہ ۱۰۳
ایراد المثلین دیکھو ارسال المثلین صفحہ ۱۰۳

ایہام، توریہ یا تخییل

"ایہام" کے لغوی معنی شک میں ڈالنے اور "توریہ" کے چھپانے کے
ہیں، دبیر یا شاعر نثر یا نظم میں ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جن کے دو معنی
ہوتے ہیں، ایک قریب دوسرے بعید، جب سامع ان الفاظ کو رعایت لفظی
کی مناسبت سے سنتا ہے تو اس کا ذہن معنی قریب کی طرف رجوع کرتا ہے

لیکن دبیر یا شاعر کی مراد معنی بعید ہوتی ہے جو تھوڑے سے غور کے بعد سامع کے ذہن میں آجاتی ہے۔

ایہام کی حسب ذیل آٹھ (۸) قسمیں ہیں جو کسی اور کتاب میں ایک جگہ جمع نہیں ملیں گی:-

۱۔ مُجَرَّدَہ ۲۔ مُرَشَّحَۃ ۳۔ مُبَیَّنَۃ ۴۔ تناسب
۵۔ تضاد ۶۔ عکس ۷۔ توالدِ ضدین ۸۔ تشابہ۔

(۱) ایہام مجرّدہ، جس میں معنی قریب یا بعید کے مناسبات کا ذکر نہ ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی۔

" نظم، فَسَقَی الْفَضَاءَ وَسَاکِنِیْهِ وَاِنْ هُمُ
صَبُّوْهُ بَیْنَ جَوَانِحٍ وَضُلُوْعٍ

فارسی:- نثر، دیدی آں عالم؟ جواب داد کہ درست نہ دیدم۔

" نظم، من زقاضی یسار می جستم　　او بزرگی نمود و داد یمیں

یمین و یسار سے راست و چپ مراد نہیں بلکہ یسار سے مال اور یمین سے سوگند مراد ہے۔

اردو:- نثر، عجب باولی ہے بات کہو تو اس کی سمجھ میں نہیں آتی۔ پھر بھی ہے بہت گہری۔ باولی = دیوانی گہری، بات کو راز میں رکھنے والی۔

" نظم، بستے ہیں ترے سایہ میں سب شیخ و برہمن
آباد تجھی سے تو ہے گھر دیر و حرم کا

سایہ سے مراد دھوپ کی ضد نہیں بلکہ حمایت ہے۔

سودا ہے میری بکاولی کو ہے چاہ بشر کی باولی کو
مراد دیوانی

(۲) ایہام مُرشّحہ، جس میں معنی قریب کے مناسبات کا ذکر ہو۔
مثالیں:-
عربی :- نثر، وَالسَّمَآءَ بَنَيْنَاهَا بِاَيْدٍ۔ اَيْد، کے معنی قوت اور قدرت کے ہیں بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ 'يد' کی جمع ہے اور معنی قریب ہاتھ ہے۔

نظم، بِقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ جَعَلْتُ قَبْرِىْ
لِاَحْظٰى بِالتَّرَحُّمِ مِنْ صَدِيْقِىْ
فَيَا مَوْلَى الْمَوَالِىْ اَنْتَ اَوْلٰى
مالک
بِرَحْمَةِ مَنْ يَمُوْتُ عَلٰى طَرِيْقِىْ

فارسی :- نظم، اے چو فرعونِ شوم گردن کش رفتہ از راہ آب در آتش
حکیم سنائی

'راہ آب' سے مراد آتش اور معنی قریب کی مناسبت رفتہ ہے۔

اردو: نظم، ہجر میں گُھل گُھل کے آدھا ہو گیا لے مسیحا اب میں مُوسی ہو گیا
مُو = بال، سا = مانند

(۳) ایہام مُبیّنہ، جس میں معنی بعید کے مناسبات کا ذکر کیا جائے۔
مثالیں:
عربی :- نظم، مَلَكْتِ الْخَافِقَيْنِ فَتِهْتِ عُجْبًا
تکبر، تحیر
وَلَيْسَ هُمَا سِوٰى قَلْبِىْ وَ قُرْطِكِ

خافقین کے معنی قریب مشرق و مغرب کے ہیں اور معنی بعید قلب عاشق دگوشوارہ معشوق کے جس کی تصریح دوسرے مصرع میں کی ہے۔

فارسی: نظم: آنہ ہوای نای مرا نالہای زار جز نالہای زار چہ آرد ہوائے نای

مراد مصرع دوم کے 'نا' سے 'نے' ہے جو معنی بعید ہے اور نالہای زار اسکی مناسبت سے ہے۔

(۴) ایہام تناسب: کلام میں بعض ایسے الفاظ لائے جائیں جنکے دو معنی ہوں اور معنی مقصود میں تناسب نہ ہو بلکہ معنی غیر مقصود میں تناسب ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نثر: وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ

لفظ نجم کے دو معنی ہیں ایک ستارہ جو مقصود نہیں، دوسرے معنی بیل کے ہیں، معنی اول کا تناسب شمس و قمر کے ساتھ ہے اور دوسرے معنی میں شجر کے ساتھ تناسب ہے جو مقصود بالذات ہے۔

عربی:- نظم:

فارسی:- نظم: بدست کرم آب دریا ببرد برفعت محل ثریا ببرد

اردو:- نظم: مجلس کو رشک نظم سے رشک چمن کردوں
مداحی حسین بوجہ حسن کردوں
انیس

'حسن' سے مراد خوب ہے، امام حسینؓ سے اس کی مناسبت نہیں البتہ امام حسنؓ کے نام کی مناسبت ہے۔

(۵) ایہام تضاد، کلام میں ایسے دو الفاظ جمع کرنا جنکے دو معنی ہوں اور معنی مقصود میں تضاد نہ ہو بلکہ غیر مقصود میں تضاد ہو۔

عربی:۔ نظم، لَا تَعْجَبِی یَا سَلْمُ مِنْ رَجُلٍ
ضَحِكَ الْمَشِيْبُ بِرَأْسِهٖ فَبَكٰى
ہنسنا بیری، سفیدی دعبل

فارسی:۔ نظم، تا نگرید ابر کئے خندد چمن تا نگرید طفل کئے جوشد لبن
گرید یعنی بارد۔

اردو: نظم، مجھے خندۂ گل پہ آتا ہے رونا کہ اسطرح ہنسنے کی خو تھی کسی کی

(۶) ایہام عکس، کلام میں مقدم چیز کو موخر کرنا لیکن دوسرے معنی میں تاکہ اس سے ایہام پیدا ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، اِذَا تَذَكَّرْتُ مِنْ خُبْزِی وَمِنْ اُدْمِی
بَيْضَاءَ شِيْرَازَ اَوْ شِيْرَا زَبَيْضَاءِ
عبد الحمید کاتب

بُیضاء شیراز، بمعنی نان سفید، شیرا ز بیضاء بمعنی دوغ بیضا،
بیضا، نواح شیراز میں ایک مقام کا نام ہے۔

فارسی:۔ نظم، بہرام کہ گور میگرفتی ہمہ عمر دیدی کہ چگونہ گور بہرام گرفت

اردو:۔ نظم

(۷) ایہام توالد ضِدَّین، کسی دو لفظ میں بذاتہ تضاد نہ ہو بلکہ دوسرے کی ضد سے پیدا ہو کر کلام میں ایہام ہو۔

مثالیں:۔
عربی:۔ نظم

فارسی:۔ نظم، روانِ تشنہ برآساید از کنار فرات
مرا فرات زسر برگذشت و تشنہ ترم
اردو:۔ نظم، ان لبوں نے نہ کی مسیحائی ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا
مسیحائی اور مرنے میں تضاد نہیں بلکہ مرنے اور جینے میں ہے جو محذوف ہے
(۸) ایہام تشابہ، ایسا کلام جس میں ایک چیز کی دوسری چیز سے مشابہت ظاہر ہوتی ہو لیکن حقیقت میں مشابہت نہ ہو۔
مثالیں:۔
فارسی:۔ نظم، نہ خود سریر سلیمان بباد رفتی و بس
کہ ہر کجا کہ سریر است می رود برباد

اردو:۔ نظم،

بوقلمون

ایسا لفظ جو مختلف زبانوں میں مختلف معنی رکھتا ہو، اس کے جس زبان کے بھی معنی لئے جائیں اس سے کلام میں صحیح مفہوم ظاہر ہو۔
مثالیں:۔
عربی:۔ نثر، وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا۔ 'فردا' کے معنی عربی میں 'تنہا' کے ہیں اور فارسی میں 'کل' کے، دونوں معنی یہاں درست ہیں۔

عربی:۔ نظم،

فارسی:۔ نثر، نورس نامہ خوب است نورس، کے معنی فارسی و ہندی دونوں میں درست
ہیں، فارسی میں نورسیدہ، اور ہندی میں نو قسم کے رس، مراد ہے۔
" نظم، پیلتن شاہی و بسیار است بارت بر سریر
زین مرنج اے ابر باغ ار گوئیمت بسیار باد
بار کے معنی عربی میں نیک کے اور فارسی میں برسنے والے
اور میوہ کے ہیں اس شعر میں دونوں معنی بنتے ہیں۔
اردو:۔ نثر، نورس نامہ۔
" نظم،

تَاكِيدُ الذَّمِّ بِمَا يُشْبِهُ الْمَدْحَ

بادی النظر میں الفاظ سے مدح معلوم ہو لیکن دراصل مذمت مقصود ہو

مثالیں:۔
عربی:۔ نظم،

فارسی:۔ نظم، (خواجہ) سر پر اور دولیکن لفضول کلمہ پر کرد دلیکن ذکر
اردو:۔ نظم، پھر آج میر مسجد جامع کے ہیں امام
داغ شراب دھوتے تھے کل جانماز کے

تَاکِیْدُ الْمَدْحِ بِمَا یُشْبِہُ الذَّمَّ یا ہجو ملیح

کسی کی تعریف میں ایسے الفاظ استعمال کرنا کہ دوسرے مصرع میں ذم کا پہلو ظاہر ہوتا ہو لیکن حقیقت میں تاکید مدح ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، ھُمْ بِحَارُ الْعِلْمِ اِلَّا اَنَّھُمْ جِبَالُ الْحِلْمِ وَالْفَخْرِ

" نظم، وَلَا عَیْبَ فِیْھِمْ غَیْرَ اَنَّ سُیُوْفَھُمْ

بِھِنَّ فُلُوْلٌ مِنْ قِرَاعِ الْکَتَائِبِ

فَتًی کَمُلَتْ اَخْلَاقُہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ — نابغہ ذبیانی

جَوَادٌ فَمَا یُبْقِیْ مِنَ الْمَالِ بَاقِیًا

فارسی:- نظم، ترا پیشہ عدل است لکن بجود — کند دست تو بر خزائن ستم

اردو:- نظم، انصاف یہ اب عہد میں اس کے ہے کہ فریاد

لایا نہ لبوں تک کوی غیر از جرس و زنگ

تبلیغ دیکھو مبالغہ ص

تَجَاھُلُ الْعَارِفْ تجاہل عارفانہ سوق المعلوم یا مساق المجہول

کسی چیز کے متعلق جان بوجھکر انجان بننا تاکہ اسکی تعریف میں مبالغہ کیا جا سکے۔

لہ اس صنعت و استدراک میں فرق یہ ہے کہ موخر الذکر صنعت کے پہلے مصرع میں نفی و ذم کا لفظ آتا ہے اور اول الذکر میں ذم کا لفظ دوسرے مصرع میں لایا جاتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، اِنَّا وَاِیَّاکُمْ لَعَلٰی ھُدًی اَوْ فِی ضَلٰلٍ مُّبِیْن۔

〃 نظم، تَاللّٰہِ یَا ظَبْیَاتِ الْقَاعِ قُلْنَ لَنَا
لَیْلَایَ مِنْکُنَّ اَمْ لَیْلٰی مِنَ الْبَشَرِ
قیس عامری

وَمَا اَدْرِیْ وَسَوْفَ اِخَالُ اَدْرِیْ
اَقَوْمٌ اٰلُ حِصْنٍ اَمْ نِسَاءٌ
زہیر

فارسی:- نثر، احمد آدمی است یا فرشتہ؟

〃 نظم، در زیر امر اوست جہان یا جہان اوست
یارب خدایگان جہانست یا جہاں

اردو:- نثر، رشیدہ عورت ہے یا حور۔

〃 نظم، موت کا ایک دن مقرر ہے ... نیند کیوں رات بھر نہیں آتی
غالب
بے تاب ہے بے خواب ہے معلوم نہیں کیوں
دل ماہی بے آب ہے معلوم نہیں کیوں؟

تجرید

شاعر اس صنعت میں اپنے کو غیر فرض کرکے مخاطب کرتا ہے مگر اس سے مقصود اس کی ذات ہوتی ہے، اسکو عربی میں "خطاب الشاعر لنفسہ" بھی کہتے ہیں۔

مثالیں:-

عربی:۔ نظم، لَا خَیلَ عِندَكَ تُهدِیهَا وَلَا مَالُ
فَلیُسعِدِ النُّطقُ اِن لَم یُسعِدِ المَالُ

فارسی:۔ نظم، حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است و بس
در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

اردو:۔ نظم، رات ساری تو کٹی سنتے پریشاں گوئی
میر جی کوئی گھڑی تم بھی تو آرام کرو

تخیل دیکھو ایہام ص۱۱۱
تدارک دیکھو استدراک ص۱۰۶
تدبیج دیکھو تضاد ص۱۲۲

تردید

کلام میں کسی لفظ کو مکرر لانا اور اس سے دوسرے معنی لینا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، سَاَعطِفُ نَحوَ رَأسِ العَینِ خَطوِی
وَاَجعَلُهَا عَلیٰ رَأسِی وَعَینِی

فارسی:۔ نظم، جز غم بجہان ہیچ نداریم ولیکن گر ہیچ نداریم غم ہیچ نداریم
زین دست کہ دیدار تو دل می برد از دست
ترسم نہ برم عاقبت از دست تو جا نرا

اردو:۔ نظم، غم اگرچہ جاں گسل ہے پہ کہاں بچیں کہ دل ہے
غم عشق گر نہ ہوتا غم روزگار ہوتا
غالب

تسلیم

شاعر کسی امر کے نہ ہونے کا ادعا کر کے اس کو بطور فرض تسلیم کرتا ہے اور پھر اس کے بے فائدہ ہونے کو ثابت کرتا ہے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، کَمْ اِدَّعَوْا صِدْقَهُمْ یَوْمًا وَمَا صَدَقُوْا
سَلَّمْتُ ذَاكَ فَمَا اَرْجُوْا بِصِدْقِهِمْ
سید علی خاں

فارسی:۔ نظم، کسے نجست وگر جست خوردہ بود سنان
کسے نرست وگر رست خوردہ بود حسام
رودکی

اردو:۔ نظم،

تسہیم دیکھو ارصاد ص۱

تَشَابُهُ الْاَطْرَاف

کلام کو ایسی چیز یا الفاظ پر ختم کرنا جو ابتدا کے ساتھ مشابہت و مناسبت رکھتے ہوں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، تَشَابَهَتْ فِیْهِمْ اَطْرَافُ وَصْفِهِمْ
وَوَصْفُهُمْ لَمْ یُطِقْهُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

فارسی:۔ نظم، نامۂ تہدید چو سازد رقم   در کفش تیغ دو دم گردد علم

اردو :۔ نظم: تجھ سے دیکھا سب کو اور تجھکو نہ دیکھا جوں نگاہ
تو رہا آنکھوں میں اور آنکھوں سے پنہاں ہی رہا!
غالب
کچھ سفید اور سیہ کی نہ خبر ہوتی تھی
شام ہوتی تھی کہ صبح کہ سحر ہوتی تھی

تضاد[1] متضاد، طباق، مطابقہ، تطبیق یا تکافؤ

کلام میں ایسے دو الفاظ لانا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں۔

تضاد (الف) ایجابی ہوگا یا (ب) سلبی)۔

پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہیں ۱۔ حقیقی ۲۔ مجازی

(الف) تضاد ایجابی حقیقی وہ ہے کہ معنی متضاد کو الفاظ سے بطور حقیقت ذکر کریں۔

تضاد ایجابی حقیقی، اسم اسم:۔

مثالیں:۔

عربی :۔ نثر، هُوَ مَجْمَعُ الْوَارِدِ وَالصَّادِرِ وَمَحَطُّ رَحْلِ الضَّعِيفِ وَالْقَادِرِ

---

[1] فرق مابین تضاد، طباق و مقابلہ:۔ ان دونوں میں فرق دو طرح سے ہے :۔
۱۔ تضاد میں صرف دو متضاد الفاظ لائے جاتے ہیں اور مقابلہ میں چھ تک عموماً اور دس تک بھی جمع کئے جاتے ہیں۔
۲۔ تضاد میں صرف اضداد جمع کئے جاتے ہیں اور مقابلہ میں اضداد و غیر اضداد بھی لائے جاتے ہیں۔

عربی:۔ نظم، اِنْ کُنْتُ عَبْدًا فَنَفْسِی حُرَّةٌ کَرَمًا
اَوْ اَسْوَدَ الْخُلْقِ اِنِّی اَبْیَضُ الْخُلُقِ

فارسی:۔ نثر، نیکی و بدی، تاریکی و روشنی۔

" نظم، پناہ بلندی و پستی توئی ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی
سعدی

اردو:۔ نثر، دن، رات، اچھائی، برائی۔

" نظم، ترے اقرار میں انکار، تری ہاں میں نہیں
نہ یہ عہد کسی عہد یہ پیماں کسی پیماں میں نہیں

تضاد ایجابی حقیقی، فعل فعل:۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، یُحْیِی وَیُمِیْت۔

" نظم، اَمَا وَالَّذِی اَبْکٰی وَاَضْحَکَ وَالَّذِی
اَمَاتَ وَاَحْیٰی وَالَّذِی اَمْرُہُ الْاَمْرُ

فارسی:۔ نظم، یاد داری بوقت زادن تو ہمہ خندان بودند و تو گریان
ہمچنان زی کہ وقت مردن تو ہمہ گریان بوند و تو خندان
سعدی

اردو:۔ نظم، نے گل کو یاں ثبات نہ شبنم کو ہے قرار
کیا روئے اس چمن میں کوئی اور کیا ہنسے

تضاد ایجابی مجازی، اسم اسم،

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ
موتی اسے کافر مسمع ای ہادی

عربی:۔ نظم، لَقَدْ اَحْیَ الْمَکَارِمَ بَعْدَ مَوْتٍ
وَشَاءَ بِنَائُهَا بَعْدَ انْهِدَامِ
تہامی

فارسی:۔ نظم، از ان سرو آمد این کاخ دلاویز
کہ تا جا گرم کردی گویدت خیز

اردو:۔ نظم، ابتدا اور انتہا موج ازل ہے اور ابد
کیا بتاؤں میں نشانِ ساحل دریائے دل

تضاد ایجابی مجازی، فعل فعل ۔
مثالیں:۔
عربی:۔ نثر، قَالَ اَنَا اُحْیِ وَاُمِیْتُ ۔
" نظم، یُهْلِكُ الْمَالَ بِالْعَطَاءِ وَیُحْیِ
مَیِّتَ فَضْلٍ فَاعْجَبْ بِمُحْیٍ یُمِیْتُ

فارسی:۔ گفتی کہ بغم بنشین یا از سر جان برخیز
فرمان برمت جانان بنشینم و برخیزم
اردو:۔ نظم، کل تم جو بزم غیر میں آنکھیں چرا گئے
کھوئے گئے ہم ایسے کہ اغیار پا گئے
مومن

تھا یہ سنجوگ نادو نالے کا بیٹھنا اٹھنا کیا ہے چھالے کا
تضاد سلبی، اگر الفاظ تضاد میں نفی ہو تو تضاد سلبی کہلاتا ہے
تضاد سلبی بھی حقیقی ہوگا یا مجازی۔

تضاد سلبی حقیقی، اسم اسم۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

〃 نظم، خُلِقُوْا وَمَا خُلِقُوْا لِمَكْرُمَةٍ
كَاَنَّمَا خُلِقُوْا وَمَا خُلِقُوْا

فارسی:۔ نظم، چو باد از آتشم تا کے گریزی ، نہ من خاکم تو ام آبم چہ ریزی

اردو:۔ نظم، وہ بھی عالم ہو جو لیوے امتحاں ، ورنہ جاہل پڑھ کے ہو عالم کب عیاں
استادی حضرت قاری عبدالحق مکی

تضاد سلبی حقیقی، فعل فعل۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ

〃 نظم، وَلَقَدْ عَلِمْتُ وَمَا عَلِمْتُ حَقِيْقَةً
وَلَقَدْ جَهِلْتُ وَمَا جَهِلْتُ خُمُوْلَا

فارسی:۔ نظم، حریف عہد مودت شکست و من نشکستم
حبیب بیخ محبت برید و من نہ بریدم

اردو:۔ نظم، ہم آئے تنگ زیست سے، پر اے خانہ خراب تو نہ آیا

تضاد سلبی مجازی، اسم اسم۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَا اُولِي الْاَلْبَابِ۔

عربی:- نظم: وَجْهُهُ غَايَةُ الْجَمَالِ وَلٰكِنْ
فِعْلُهُ غَايَةٌ لِكُلِّ قَبِيحٍ

فارسی:- نظم: از آبدار خنجر آتش نشان تو — چون باد گشته دشمن ملک تو خاکسار

اردو:- نظم: ستم کو ہم کرم سمجھے، جفا کو ہم وفا سمجھے
جو اس پر بھی نہ سمجھے وہ تو اس بت کو خدا سمجھے

تضاد سلبی مجازی، فعل فعل۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: وَلَمْ يَعْظُمْ لِنَقْصٍ كَانَ فِيْهِ
وَلَمْ يَزَلِ الْاَمِيْرُ وَلَنْ يَزَالَا

فارسی:- نظم: پشت من بشکن و پیمان مشکن — خون من می خور و زنہار مخور

اردو:- نظم: ہونا جہاں کا اپنی آنکھوں میں ہے نہ ہونا
آتا نہیں نظر کچھ جاوے نظر جہاں تک

تدبیج

تضاد کی ایک قسم تدبیج بھی ہے، جس میں مدح و ذم وغیرہ کو رنگوں کے ذکر سے بطور کنایہ یا توریہ یا ایہام بیان کیا جاتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نثر: وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ حُمْرٌ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ
وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ

" نظم: بَيْضَاءُ فِی الْغَادِيْنَ يَوْمِیْ اَسْوَدُ
مِنْ بَعْدِ مَا ارْتَحَلَتْ وَدَمْعِیْ اَحْمَرُ

فارسی:۔ نظم' دندان نکنی سفید تا لب　　　از تب نکنم کبود ہردم
'دندان سفید کردن' کنایہ ہنسنا اور "لب کبود کردن" سے مراد سخت بخار آنا ہے۔

اردو:۔ نظم' گل کو ہاں زرد کرے اے رخ یار　　کر کے منہ لال لال آتا ہے

اربع عناصر کا ذکر بھی تضاد کی ایک قسم ہے' جس میں چار عناصر بیان کئے جاتے ہیں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم' خُضْرُ الْمَرَابِعِ حُمْرُ السُّمِ یَوْمَ وَغَیٰ
سُوْدُ الْوَقَائِعِ بِیْضُ الْفِعْلِ وَالشِّیَمِ

فارسی:۔ نظم' چو باد از آتشم تا کے گریزی　　نہ من خاک تو ام آبم چہ ریزی

اردو:۔ نظم' آتش و آب و باد و خاک نے لی　　وضع سوز و غم و رم و آرام
غالب

تضمین' اقتباس یا تعلیق

کسی ادیب یا شاعر کے مشہور کلام یا قرآن کی آیت یا حدیث کا جملہ اس طرح اپنے کلام میں لانا کہ اس کا اظہار ہو یا اشارہ یا کنایہ سے معلوم ہو جائے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم' عَجَبَ الْوَاصِفُوْنَ عَنْ صِفَتِكْ
"مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكْ"
حدیث شریف

قَدْ کَانَ مَا خِفْتُ اَنْ یَکُوْنَا　"اِنَّا اِلَی اللّٰهِ رَاجِعُوْنَا"
قرآن مجید　　　موت

فارسی:۔ نظم: مُنک جسم ندہم مصرع نظیری را
"کسے کہ کشتہ نہ شد از قبیلۂ ما نیست"
اقبال

اردو:۔ نظم: غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ
"آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں"

تطبیق، متضاد وغیرہ دیکھو تضاد ص۱۲۳

تطریز

چند چیزوں کا یکے بعد دیگرے ذکر کرنا، بعد ازاں ایک ہی صفت کی تکرار سے پہلی چیزوں کی تعریف کرنا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم: شِعْرِی وَنَائِلُهُ وَالْخَلْقُ مُنْسَجِمٌ
فِی اَیِّ مُنْسَجِمٍ فِی اَیِّ مُنْسَجِمٍ
معری

فارسی:۔ نظم: خیالم در دل و دل در دو زلفت
پریشان در پریشان در پریشان

اردو:۔ نظم: بوئے گل نالۂ دل، دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا
غالب

تعجب

کلام میں کسی چیز پر اظہار تعجب کرنا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، اَیَا شَمْعًا یُضِیئُ بِلَا انْطِفَاءٍ
زینًا، نورًا
وَیَا بَدْرًا یَلُوحُ بِلَا مُحَاقٍ

فارسی:۔ نظم، حسن ز بصرہ، بلال از حبش صُہیب از شام
ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبیست
حافظ

اردو:۔ نظم، مہینے میں فقط دو روز غائب ماہ رہتا ہے
تعجب ہے نظر آتا نہیں وہ ماہ رو برسوں

تعلیق یا اقتباس دیکھو تضمین ص ۱۲۷

تفریق تنہا ص ۱۳۲

تقابل دیکھو مقابلہ ص

تقسیم تنہا دیکھو جمع تفریق وتقسیم ص ۱۳۳

تکافوء وغیرہ دیکھو تضاد ص ۱۳۲

تلمیح

کلام میں کسی آیت قرآن، حدیث شریف، معجزہ، واقعہ تاریخی، شعر مشہور، قصہ اہم یا مشہور مسئلہ یا مثل کی طرف اشارہ کرنا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ
البوصیری

فارسی:۔ نظم، روا باشد انا الحق از درختے چرا نبود روا از نیک بختے
محمود شبستری

اردو:۔ نظم، کیا کیا خضر نے سکندر سے اب کسے رہنما کرے کوئی
غالب

عاشق اس غیرت بلقیس کا ہوں میں آتش
بام تک جس کے کبھی مرغ سلیماں نہ گیا

تناسب یا مناسبۃ دیکھو مناسبہ ص

تنسیق الصفات یا حُسنُ النَّسق

ایک موصوف کے لئے چند صفات لانا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، هُوَ اللّٰهُ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ۔

" نظم، کَرِیْمُ السَّجَایَا جَمِیْلُ الشِّیَمْ نَبِیُّ الْبَرَایَا شَفِیْعُ الْاُمَمْ
سعدی

فارسی:۔ نثر، سکندر شوکت، دارا حشمت، ملک خصال، یوسف جمال، ابراہیم عادل شاہ۔ ظہوری

" نظم، خداوند بخشندۂ دستگیر کریم خطا بخش و پوزش پذیر
سعدی

اردو:۔ نثر، وہ جوان بہادر، نیک خو اور خوبرو تھا۔

" نظم، وہ شہنشاہ بہادر شہ کسریٰ انصاف
خسرو جم خدم و داور دارا حشمت

توجیہ، ذوالوجہین، ذوجہتین یا محتمل الضدین

ایسا کلام جس میں دو متضاد معنوں کا احتمال ہو۔

مثالیں :۔

عربی :۔ نظم، خاطَ لی عَمرُو قبا(ءً) — لَیتَ عَینَیْهِ سَوی (سَوَاءً)

ترچھا اور ایک کو برابر دیکھنا

فارسی :۔ نظم، اے خواجہ فیاتہ بزروی تو ظلم سیاہی — با طلعت تو سوز نماید ماتم

رشید وطواط

اردو :۔ نظم، کوئی ویرانی سی ویرانی ہے — دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا

غالب

توریہ، تخییل دیکھو ایہام ص۱۱۱
توفیق دیکھو مراعاۃ النظیر ص۔
جمع تنہا جمع و تفریق ص۱۳۲ ص۱۳۳
جمع و تقسیم دیکھو جمع تفریق وتقسیم ص۱۳۵

جمع، تفریق و تقسیم

اس صنعت کی حسب ذیل چھ قسمیں ہیں :۔

۱۔ جمع تنہا ۲۔ تفریق تنہا ۳۔ تقسیم تنہا ۴۔ جمع و تفریق ۵۔ جمع و تقسیم ۶۔ جمع و تفریق و تقسیم۔

(۱) جمع تنہا، بیت میں دو یا زیادہ چیزوں کو ایک حکم کے تحت جمع کرنا اس کو جامع کہتے ہیں، یہ یا تو (الف) مُظْهَر (ظاہر شدہ) ہوگی یا (ب)

مُضمَر (پوشیدہ)۔

(الف) جامع مُظہَر کی مثالیں:۔

عربی:۔ نظم: تَاَخَّرَالِی بَعدُ غُلَتَ وَاللَّیَالِی
ظَلَامٌ فِی ظَلَامٍ فِی ظَلَامِ

اس بیت میں شاعر کا حال، معشوق کی زلف، شب تینوں میں سیاہی مشترک ہے تاریکی جامع ہے۔

فارسی:۔ نظم: آسمان برتو عاشقست چو من   لاجرم ہمچو منش نیست قرار

آسمان اور عاشق دونوں عشق کی وجہ سے صفت بے قراری میں جمع ہیں، بے قراری جامع ہے۔

اردو:۔ نظم: ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے   اسکی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

(ب) جامع مُضمَر کی مثالیں:۔

عربی:۔ نظم: اَفْعَالُهُ وَمَعَالِیهِ وَرِفْعَتُهُ
جَمْعٌ مِنَ الْفَضْلِ فِیهِ غَیْرُ مُنْقَسِمِ

فارسی:۔ نظم: ماہ کاہے چو روے یار غست   کہ چو من گوژ پشت وزار و نزار

مصرع اول میں صفت ماہ و روی معشوق کو جمع کیا ہے اور صفت نکوئی جامع و مُضمَر ہے کیونکہ اس کا ذکر صراحتاً نہیں ہے۔

اور مصرع دوم میں ماہ اور عاشق کی کوژ پشتی، زردی اور نزاری کو جمع کیا ہے، یہ صفات جامع و مُضمَر ہیں۔

اردو:۔ نظم: درازی شب ہجراں و زلف یار حکیم
مجھی سے پوچھ کہ کانٹی ہے رات آنکھوں میں

(۲) تفریق تنہا: ایک قسم کی دو چیزوں میں فرق کرنا بغیر انکو جمع

جمع کرنے کے۔

مثالیں:۔

عربی:۔نظم، مَا نَوَالُ الْغَمَامِ وَقتَ رَبِیْعٍ

كَنَوَالِ الْاَمِیْرِ یَوْمَ سَخَاءٍ

فَنَوَالُ الْاَمِیْرِ بَدْرَةُ عَیْنٍ

وَنَوَالُ الْغَمَامِ قَطْرَةُ مَاءٍ

رشید وطواط

بیت اول میں عطائے ابر اور عطائے ممدوح میں تفریق ہے پھر اسکی جدائی و تفریق کی شرح ہے۔

فارسی:۔نظم، ابر چون توکسے است نیسانی زر کے بارد ابر نیسانا

مصرع اول میں ابر اور ممدوح میں جدائی و تفریق ہے۔

اردو:۔نظم، تجکو مسجد ہے مجکو میخانہ واعظا اپنی اپنی قسمت ہے

(۳) تقسیم[1] تنہا، ایک چیز کے اجزا کا یا چند چیزوں کا اس طرح ذکر کرنا کہ ہر جزو کے ساتھ اس کے مناسب چیزیں جمع کی جائیں۔

عربی:۔نظم، اَدِیبَانِ فِی بَلْخٍ لَا یَأْكُلَان

اِذَا صَحِبَا الْمَرْءَ غَیْرَ الْكَبِدْ

فَهٰذَا طَوِیْلٌ كَظِلِّ الْقَنَاةِ

وَهٰذَا قَصِیْرٌ كَظِلِّ الْوَتَدْ

ادیب ترک

---

[1] تقسیم اور لف و نشر میں فرق یہ ہے کہ لف و نشر میں مخاطب اپنے ذہن سے ہر چیز کے مناسب کو اس سے متعلق کر لیتا ہے اور تقسیم میں متکلم مناسبات بتا دیتا ہے۔

فارسی: نظم: رخان وعارض و زلفین آن بت دلبر
یکے نکست و دوم سوسن و سوم عنبر

اردو: نظم: وہی دیوے گا مجھے صبر و سکوں جس نے دیا
رُخ زیبا تجھے اور دیدہ گریاں مجکو

(۴) جمع و تفریق: شاعر دو چیزوں کو ایک چیز سے تشبیہ میں جمع کرکے انکو دو مختلف صفات سے جدا کرتا ہے۔

مثالیں:-

عربی: نظم: فَوَجْهُكَ كَالنَّارِ فِي ضَوْئِهَا
وَقَلْبِيَ كَالنَّارِ فِي حَرِّهَا
رشید وطواط

اس بیت میں شاعر نے اپنے دل اور معشوق کے چہرہ کو آتش سے تشبیہ دی ہے، پھر روشنی اور سوزش سے جدا کیا ہے۔

فارسی: نظم: من و تو ہر دو از گل زردیم   چہ من از رنگم و تو از بوئی

اردو: نظم: غنچہ و سوسن سے کیا ہو شکر احسان بہار
وہ زبان بے دہن ہے یہ دہان بے زباں
امیر

(۵) جمع و تقسیم[1]: شاعر پہلے چند چیزوں کو ایک معنی میں جمع کر کے پھر ہر ایک کو ایک خصوصیت کے ساتھ منسوب کرتا ہے۔

مثالیں:-

---

[1] جمع و تقسیم ولف و نشر میں فرق یہ ہے کہ موخرالذکر میں نسبت کا تعین نہیں ہوتا اور اول الذکر میں ہوتا ہے

عربی: نظم: رَضِینَا قِسمَۃَ الجَبَّارِ فِینَا　　لَنَا عِلمٌ وَلِلجُھَّالِ مَالُ

لِلسَّبْیِ مَا نَکَحُوْا وَالقَتْلِ مَا وَلَدُوْا

وَالنَّھْبِ مَا جَمَعُوْا وَالنَّارِ مَا زَرَعُوْا

متنبی

بیت اول میں زمین، اعدا اور اس میں جو کچھ ہے سب کو ممدوح سے نقصان پہنچا ہے اسکو جمع کیا ہے اور دوسری بیت میں ہر ایک کے نقصان کی تفصیل بیان کی ہے۔

فارسی: ۔نظم، دو چیز را حر کا تش ہمی دو چیز دہد

علوم را درجات و نجوم را احکام

اردو: ۔نظم، تیغ و افسر کا ہے تو مالک عنایت سے تری

تیغ رستم لے گیا افسر سکندر لے گیا

(۶) جمع و تفریق و تقسیم، ان سب کا ایک جگہ جمع کرنا پھر انکی تفریق و تقسیم کرنا بہت مشکل کام ہے، یہ صنعت بہت کمیاب ہے۔

مثالیں: ۔

عربی: ۔نظم، وَکَم لِلَّیلِ عِندِی مِن نُجُومٍ

جَمَعتُ النَّثرَ مِنھَا فِی نِظَامٍ

عِتَابًا اَو نَسِیبًا اَو مَدِیحًا

لِخِلٍّ اَو حَبِیبٍ اَو ھُمَامٍ

فارسی: ۔نظم، اُ نچ ترا بند کرد بندہ ات را نیز

بندے کردست نہ پدید چہ پنہان

بند تو از آہن است و بند من از غم

بند تو بر پای و بند بند دات بر جان

رشید وطواط

پہلی بیت میں شاعر نے معشوق اور خود کو قید و بند میں جمع کیا ہے پھر اس قید کو ظاہر اور پوشیدہ سے فرق کیا ہے اور دوسری بیت میں تقسیم کیا ہے وہ کہاں اور کس طرح ہے۔

اردو:- نظم: صورت یار و دلِ زار ہیں دونوں تاباں

آتشِ عشق سے یہ حسن سے ہے دورِ شباب

چیستان پہیلی دیکھو لغز

حسن ابتدا یا حسن مطلع

ابتدائے نثر و نظم میں الفاظ شیریں پسندیدہ اور خوش معانی لائے جائیں جو تقدیم و تاخیر سے خالی ہوں، اگر نظم یا قصیدہ ہو تو اسکا مطلع ان چیزوں کے علاوہ بلحاظ معنی مکمل ہو اور بعد کے اشعار سے معنی کا تعلق وابستہ بھی ہو، اور لفظی و معنوی اعتبار سے دونوں مصرعوں میں کامل تناسب پایا جائے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِي سَلَمٍ

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمٍ

البوصیری

فارسی :۔ نظم، گر دل و دست بحر و کان باشد ۔دل و دست خدایگان باشد
انوری

اردو :۔ نظم، ادا پیدا نظر سے، شان رخ سے، آن تیور سے
ترے قربان آخر دل ہے کس کس کیلئے تر سے
صفی اورنگ آبادی

حسن اختراع

شاعر اپنے کلام میں ایسے نئے معنی اختراع کرے کہ اس سے پہلے کسی نے اسکو نہ بیان کیا ہو۔

مثالیں :۔

عربی :۔ نظم، فِی جَحْفَلٍ سَتَرَ الْعُیُوْنَ غُبَارُہٗ
فَکَاَنَّمَا یُبْصِرْنَ بِالْاٰذَانِ

فارسی :۔ نظم، مانندہٗ خورشیدی پیدا شدی، و من
از تو شدہ ام زرد و خمیدہ چو ہلالی
مسعود سعد سلمان

اردو :۔ نظم، غیر کو جھانکا تو ڈھیلے آنکھ کے روزن دیوار میں رکھدینگے ہم

حسن بیان

ادیب یا شاعر اپنے ما فی الضمیر کو دلکش پیرایہ میں خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کرے۔

مثالیں :۔

عربی:۔ نثر: وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔

〃 نظم: وَاِنِّیْ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ هُمْ هُمْ
اِذَا مَاتَ مِنْهُمْ سَيِّدٌ قَامَ صَاحِبُهٗ
ابو تمام

فارسی:۔ نظم: مرا بپرور و درکسب نام باقی کوش
که این ذخیره بماندست معن و یحییٰ را
جز ای حسن عمل بین که روزگار ہنوز
خراب می نه کند بارگاه کسریٰ را
ظہیر فاریابی

اردو:۔ نظم: دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے
غالب

حسن تخلص یا گریز

قصیدہ کی تشبیب یا تمہید کے بعد ممدوح کی مدح دلپسند انداز
و دلپذیر الفاظ میں شروع کرنا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم: يَا صَاحِبَ الرِّزْقِ اِنْ سُدَّتْ مَذَاهِبُهٗ
قُلْ يَا اَبَا الْفَتْحِ يَا مُوْسٰى وَقَدْ فُتِحَتْ

فارسی: نظم، گر گلستان ز باد خزان زرد شد رواست
بایدکه سرخ ماند روی خدائگان

اردو: نظم، کون ہے جس کے در پہ ناصیہ سا
ہیں مہ و مہر و زہرہ و بہرام
تو نہیں جانتا تو مجھ سے سن
نام شاہنشہ بلند مقام
قبلۂ چشم و دل، بہادر شاہ
مظہر ذوالجلال والاکرام

حسن تعلیل

کسی چیز کی اچھی علت بیان کرنا جو درحقیقت اسکی علت نہیں ہے۔

مثالیں:۔

عربی: نظم، وَاِن غَادَرَ الْغُدْرَانَ فِی صَحْنِ وَجْنَتِی
فَلَا غَرْوَ اِنَّ الْمَآءَ فِی الْقَلْتِ یَرْکُدُ
لَمْ یَحْکِ نَائِلَکَ السَّحَابُ وَاِنَّمَا
حُمَّتْ بِہٖ فَصَبِیْبُہَا الرُّحَضَآءُ
متنبی

فارسی: نظم، از روے تو ماہِ اسمان را
شرم آمد و شد ہلالِ باریک

اردو: نظم، برابر کا تری گل نے جب خیال کیا
صبا نے مار طمانچوں منہ اسکا لال کیا

حسن طلب

پسندہ طریقہ سے کسی چیز کا طلب کرنا۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: اَبَا الْمِسْکِ ھَلْ فِی الْکَاْسِ فَضْلٌ اَنَالُہٗ
فَاِنِّیْ اُغَنِّیْ مُنْذُ حِیْنٍ وَتَشْرَبُ
متبنی

فارسی:- نظم: شاہا بعطایت تو ازان کام کہ دانی
(شفاعت)
نومید مکن عرفی محروم دژم را
آسایش ہمسائگی حق ز تو خواہد
او ہیمہ دوزخ نکند باغ ارم را

اردو:- نظم: آپ کا بندہ اور پھروں ننگا آپ کا نوکر اور کھاؤں اُدھار
غالب

حسن مطلع دیکھو حسن ابتداء ص ۱۳۶

حسن مقطع

شاعر کے کلام کا مقطع نہایت اچھا ہونا چاہئے، اگر کلام کے درمیانی اشعار میں بعض اچھے نہ بھی ہوں تو مقطع کا اثر باقی رہ جاتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: بَقِیْتَ بَقَاءَ الدَّھْرِ یَاکَھْفَ اَھْلِہٖ
وَھٰذَا دُعَاءٌ لِلْبَرِیَّۃِ شَامِلُ

فارسی:- نظم: حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است وبس
در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

فارسی :- نظم' درمحبت دل ودین باختن اول قدمست
ما نظیری بتو خرسند باینہا نہ شویم

اردو :- نظم' نکالا چاہتا ہے کام کیا طعنوں سے تو غالب
ترے نا مہرباں کہنے سے تجھ پر مہرباں کیوں ہو

حشو یا اعتراض الکلام قبل التمام

کلام میں ایسا لفظ یا جملہ لانا جس کے بغیر بھی مفہوم پورا ہو سکتا ہو۔
حشو کی تین قسمیں ہیں :-

١- قبیح ٢- متوسط ٣- ملیح یا لوزینج

(١) حشو قبیح ' نامناسب اور بے موقع الفاظ کی وجہ سے کلام کا رتبہ گرجائے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم' وَاعْلَمْ فَفِعْلُ الْمَرْءِ يَنْفَعُهُ
(بِأَنَّ) أَنْ سَوْفَ يَأْتِي كُلُّ مَاقُدِرَا

'فعل المرءُ' لانے کی وجہ سے کلام میں قبح پیدا ہو گیا ہے۔

فارسی :- نظم' ازبسکہ بارمنت تو برتنم نشست
درزیرمنت تو نہان تو مستترم

'نہان' بے ضرورت لفظ ہے' اسکی تکرار ناواجبی و قبیح ہے'

اردو :- نظم' روئے آنسو اسقدر ہم ہجر میں اشک کے طوفاں سے دریا بہ گیا
'آنسو' حشو قبیح۔

(۲) حشو متوسط: کسی لفظ سے کلام میں نہ حسن پیدا ہو اور نہ قبح۔

مثالیں:-

عربی:۔ نظم: وَاَنْتَ لَعَمْرُ الْمَجْدِ اَشْرَفُ مَنْ حَوٰی
عَلٰی رَغْمِ اٰنَافِ الْعِدٰی قَصَبَ الْمَجْدِ
رشید وطواط

'لعمر المجد' اور 'اناف العدی' حشو متوسط۔

فارسی:۔ نظم: نہ ہجر روی تو اے دلربائے سیمین تن
دلم ندیم ندم شد تنم عندلِ عنا
رشید وطواط

'سیمین تن' حشو متوسط۔

اردو:۔ نظم: جور اور ظلم سے اس کے نہ کبھی گھبرانا
نہ کبھی شکوۂ بیداد زباں پر لانا

'جور یا ظلم' حشو متوسط۔

(۳) حشو ملیح یا لَوْزِیْنَجْ: کلام میں بعض الفاظ کے لانے سے حسن و خوبی میں اضافہ ہو۔

مثالیں:-

عربی:۔ لَوَانَّ الْبَاخِلِیْنَ وَاَنْتَ مِنْهُمْ
رَأَوْكَ تَعَلَّمُوْا مِنْكَ الْعَطَایَا

'تعلموا' حشو ملیح

فارسی:۔ نظم: در محنت این زمانۂ بے فریاد
دور از تو چنانم کہ بد اندیش تو باد
رشید وطواط

'بداندیش' حشو ملیح۔

اردو:۔ نظم‘ یاں سے اب جاؤں تو میں راہ پہ لاؤں اسکو
زیب و زینت کا سب انداز بتاؤں اس کو
’زیب و زینت‘ میں ایک لفظ حشو ملیح ہے۔ امانت

حَصْرُ الْکُلِّ فِی الْجُزْءِ بِاخْیفاء

افرادِ نوعِ واحد کو ایک فرد میں منحصر کرنا۔

مثالیں:۔
عربی:۔ نظم‘ رَأَیْتُهُ فَرَأَیْتُ النَّاسَ فِی رَجُلٍ
وَالدَّهْرَ فِی سَاعَةٍ وَالْاَرْضَ فِی دَارِ
فارسی:۔ آن مرد کہ در سخن جہانیست منم
آن گوھر قیمتی کہ کانیست منم
آن تن کہ سر رشتہ از روانیست منم
آن کو کہ سراپای زبانیست منم
اردو:۔ نظم‘ آدمی کا مارنا اچھا نہیں منظہر ذات خدا ہے آدمی

ذوجھتین دیکھو توجیہ ص۱۳۱

ذوالوجہین دیکھو توجیہ ص۱۳۱

رجوع

ایک صفت بیان کرنے کے بعد اسکی تردید دوسری ایسی صفت سے کرنا جو پہلی صفت سے بہتر ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم: قِفْ بِالدِّیَارِ الَّتِیْ لَمْ یَعْفُهَا الْقِدَمُ
بَلٰی وَغَیَّرَهَا الْاَرْوَاحُ وَالدِّیَمُ
ابو فراس

فارسی:۔ نظم: چو ماہ بود و چو سرو ار نہ ماہ بود و نہ سرو
قبا نہ دارد سرو و کمر نہ دارد ماہ

اردو:۔ نظم: خنجر تھا الٰہی یا زباں تھی   خنجر سے زیادہ تر رواں تھی
انیس

سوال وجواب یا مُراجعہ

ایک مصرع میں سوال وجواب یا ایک مصرع یا بیت میں سوال اور دوسرے مصرع یا بیت میں جواب لانا۔

عربی:۔ نظم: قُلْتُ قَدْ طُلْتَ قَالَ لَا
بَلْ تَطَوَّلْتُ وَقَدْ اُبْرِمَتْ حِبَالُ وِدَادِی
قَدْ قُلْتُ لَهَا هَجَرْتَنِیْ مَا الْعِلَّةُ
صَدَّتْ وَتَمَایَلَتْ وَقَالَتْ قِلَّهٗ
فَقُلْتُ فَهَلَّا مُتُّمَا عِنْدَ مَوْتِهٖ
فَقَدْ كُنْتُمَا عَبْدَیْهِ فِیْ كُلِّ مَشْهَدِ
فَقَالَا اَقَمْنَا كَیْ نُعَزّٰی بِفَقْدِهٖ
مَسَافَةَ یَوْمٍ ثُمَّ نَتْلُوْهُ فِیْ غَدِ

فارسی:۔نظم، گفتم اے سلطان خوبان رحم کن براین غریب
گفت در دبنال دل رہ گم کند مسکین غریب
حافظ

گفتم کہ حوری یا پری گفتا کہ من شاہ جہان
گفتم کہ روشن از قمر گفتا کہ رخسار من است
گفتم کہ شیرین از شکر گفتا کہ گفتار منست
گفتم کہ خسرو ناتوان گفتا پرستار من است

اردو:۔نظم، پوچھا کہ طلب کہا قناعت پوچھا کہ سبب کہا کہ قسمت
اس نے پوچھا کہ تو نے قتل عاشق کو کیا
غمزہ بولا وہ نزاکت تھی ادا تھی میں نہ تھا
صفدر

کہا جو میں نے کہ مجنوں اگرچہ عاشق تھا
پر اس پہ تو کبھی لیلیٰ کے یہ ستم نہ ہوئے
میرے جلانے کو کہنے لگے شرارت سے
ہزار حیف کہ لیلیٰ کے پاس ہم نہ ہوئے
داغ

سوق المعلوم، تجاہل العارف وغیرہ دیکھو نمبر ۱۱

شبہ اشتقاق

نثر و نظم میں ایسے الفاظ لانا جو بظاہر ایک ہی مادہ سے مشتق معلوم ہوتے ہوں لیکن ان کا مادہ جدا ہو۔

مثالیں:-
عربی:- نثر، یا اسفی یوسف وجنا الجنتین دان۔
" نظم، وما انت هل انت الا امرؤ
اذا صح اصلك من باهلة
وللباهلی علی خبزه
کتاب لا کله اکله

فارسی:- نثر، نثرش نثرہ رفعت، شعرش شعری مرتبت۔
" نظم، ز وصفت سیاست شاعر بشعری
ز نعتت گرفتست راوی روائی

اردو:- نثر، قمار خانہ میں قمری کہاں ملیں گے۔
" نظم، جو دل قمار خانہ میں بت سے لگا چکے
وہ کعبتیں چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے

طباق، مطابقہ دیکھو تضاد ص۱۲۲
طے و نشر دیکھو لف و نشر ص۱۴۱
غلو دیکھو مبالغہ ص۱۵۱

قول بالموجب

کسی لفظ کے معنی قائل کے منشا کے خلاف لینا۔ یہ ذو معنین کی ایک قسم ہے۔

مثالیں:-
عربی:- نظم، قلت طولت قال بل تطولت
وقد ابرمت حبال ودادی

فارسی: نظم، گفت چون مجنون بزنجیرت کند گفتم آری از خم گیسوے تو

اردو: نظم، کہا ان سے کہ میں مرتا ہوں تو ہنسکر بولے
مُنہ تو دیکھو یہ بڑے آئے ہیں مرنے والے

کلام الجامع یا شہر آشوب

کلام میں مختلف اقسام کے مضامین مثلاً رنج و افسوس، مواعظ حسنہ، حکمت، اور شکایت زمانہ وغیرہ بیان کرنا۔

مثالیں:۔

عربی: نظم، فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ
اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ
(ابو صیری)

فارسی: نظم، تمتعی کہ من از فضل در جہان دیدم
ہمان جفای پدر بود و سیلی استاد

اردو: نظم، نفس گر دشمن ہے اے رنگیں ترا دب نہ جا اسکے مقابل ہو کھڑا
باندھ ہمت اور خدا کو یاد کر اسکو مارا ور اپنے دلکو شاد کر

گریز دیکھو حسن تخلص ص ۱۳۶

لف و نشر یا طیّ و نشر

پہلے چند چیزوں کا ذکر کرنا اسکے بعد اس کے مناسبات اس طرح بیان کرنا کہ ہر جز و پہلے اجزا سے مطابقت رکھتا ہو۔

۱۔ اگر یہ ترتیب دار ہو تو لف و نشر مُرتّب ہوگا۔

۲ - اگر بے ترتیب ہو تو اسکی دو قسمیں ہیں۔

(الف) معکوس، جس میں ترتیب الٹی ہو۔

(ب) غیر مُرتّب، جس کی ترتیب مخلوط و درہم برہم ہو۔

(ا) لف و نشر مُرتّب۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، وَمِنْ رَحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهٖ۔

" نظم، فِعْلُ الْمُدَامِ وَلَوْنُهَا وَمَذَاقُهَا
فِي مُقْلَتَيْهِ وَوَجْنَتَيْهِ وَرِيقِهٖ

فارسی:۔ نثر، چشم و خط و زلف و خال و قد یار رشک نرگس و ریحان سنبل و مشک و شمشاد است۔

" نظم، فروشد بہ ماہی و برشد بماہ بُنِ نیزہ و قبّہ بارگاہ

فردوسی

اردو:۔ نثر، محبوب کا رنگ، چہرہ، قد، ابرو اور پلکیں مانند یاسمین، ماہتاب، سرو، کمان اور تیر کے ہیں۔

" نظم، ترے رخسار و قد و چشم کے ہیں عاشق زار
گل جدا، سرو جدا، نرگس بیمار جدا

بیداد

(۲) غیر مرتب یا معکوس:۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، وَقَالُوا كُونُوا هُودًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوا۔

نظم، وَحَمْرَاءُ قَبْلَ الْمَزْجِ صَفْرَاءُ بَعْدَهٗ

اَتَتْ بَیْنَ ثَوْبَیْ نَرْجِسٍ وَشَقَائِقِ

فارسی:۔ نثر، وَاللَّیْلِ وَالضُّحٰی رخ روشن وخط سیاہ۔

" نظم، دل را فراغ می دہد و دیدہ را فروغ

دیدار آفتاب و شان و شراب صبح

فغانی

آن دہن و زلف و قد راست گویم الف و لام و میم

اردو:۔ نثر، محبوب کا چاند سا مکھڑا اور سیاہ زلف ہم کو تو صبح وشام کے مانند نظر آتے ہیں۔

" نظم، کبھی جو زلف اٹھاوے تو منہ نظر آوے

اسی امید پہ گذری ہے صبح وشام ہمیں

(۳) غیر مرتب یا مخلوط کی مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، ھُوَ شَمْسٌ وَاَسَدٌ وَبَحْرٌ جُوْدًا وَبَهَاءً وَشُجَاعَةً

" نظم

فارسی:۔ نثر، قد و رخ و زلف معشوق مانند گلبرگ تر و سرو سہی و سنبل سیراب است۔

" نظم، در باغ شد از قد و رخ و زلف تو بے آب

گلبرگ تری، سرو سہی، سنبل سیراب

افروختن و سوختن و جامہ دریدن

پروانہ زمن، شمع زمن، گل زمن آموخت

اردو:۔ نثر: میدان جنگ کا عجیب سماں تھا، بندوقوں، توپوں اور بموں کا استعمال آزادانہ ہو رہا تھا، کثرت سے چل رہے تھے، بوچھار ہو رہی تھی اور داغ رہے تھے۔

" نظم: چھپتی تھیں، بھاگی جاتی تھیں، گرتے تھے خاک پر
تیغوں سے تیغیں، جسم سے روحیں، تنوں سے سر

مبالغة

کسی شخص یا چیز کی تعریف یا مذمت میں حد سے زیادہ بڑھ جانا۔
مبالغہ کی تین قسمیں ہیں:۔ ۱۔ تبلیغ ۲۔ اِغراق ۳۔ غُلُو۔
(۱) تبلیغ: مدح و ذم عقل و عادت کے مطابق ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم: فَعَادَیٰ عِدَاءً بَیْنَ ثَوْرٍ وَنَعْجَةٍ
دِرَاكًا وَلَمْ يُنْضَحْ بِمَاءٍ فَيُغْسَلِ

فارسی:۔ نظم: بودیم پر کن ز تیمار روزگار تا داشت روزگار ترا در کنار ما

اردو:۔ نظم: وعدۂ شام پہ کی ہم نے عبث جاگ کے صبح
وہ اسی وقت نہ آتے اگر آنا ہوتا

(۲) اِغراق: مدح و ذم عقل کے مطابق لیکن عادت کے خلاف ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ وَإِذَا تَوَهَّمَ أَنْ يَرَاهَا نَاظِرٌ
تَرَكَ التَّوَهُّمُ وَجْهَهَا مَكْلُومَا

فارسی:۔ نظم: چو بوسید پیکان سر انگشت او گذر کرد از مہرۂ پشت او

اردو: نظم، گرگ نے دورِ عدل میں اسکے   سیکھ لی راہ و رسم چوپانی

(۳) غلو، ایسی مدح وذم جو عقلاً و عادتاً ناممکن ہو۔

مثالیں:۔

عربی: نظم، مَاشِئْتَ لَا مَا شَاءَتِ الْاَقْدَارُ
فَاحْکُمْ فَاَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
ابن ہانی

فارسی: نظم، نہ کرسیٔ فلک نہد اندیشہ زیر پا
تا بوسہ بر رکاب قزل ارسلان زند
ظہیر فاریابی

تنم از ضعف چنان شد کہ اجل جست و نیافت
نالہ ہر چند ندا داد کہ در پیرہن است
شوکت بخاری

اردو: نظم، غرض اس طرح ترک کشتے ہوئے
کہ کشتوں کے تا چرخ پشتے ہوئے

متضاد دیکھو تضاد ص۱۲۲
محتمل الضدین دیکھو توجیہ ص۱۳۱
مدح الموجّہ دیکھو استتباع ص۱۰۵

مَذہبِ کلامی یا احتجاج بدلیل

کلام کو دلیل سے مدلل کرنا، اسکی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ مذہب کلامی ۲۔ مذہب فقہی۔

(۱) مذہب کلامی، اگر تمثیل منطق و کلام کے دلائل پر مبنی ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، لَوْ کَانَ (فی السماء والارض) فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔

" نظم، لَوْلَمْ تُحِطْ کَفُّهٗ بِالْبَحْرِ مَا شَمِلَتْ
کُلَّ الْاَنَامِ وَاَرْدَتْ قَلْبَ کُلِّ ظَمِی
(۱۳)

فارسی:- نظم، منافع رسان در زمین دیر ماند
برا ست این یک ایت دلیل دوامت

اردو:- نظم، دل سے مٹنا تری انگشت حنائی کا خیال
ہوگیا گوشت سے ناخن کا جدا ہوجانا
غالب

(۲) مذہب فِقْہی، اگر تمثیل مذہبی پر کلام مشتمل ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ تُرَابٍ۔

" نظم، حَلَفْتُ فَلَمْ اَتْرُکْ لِنَفْسِكَ رِیْبَةً
وَلَیْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ لِلْمَرْءِ مَطْلَبُ

فارسی:- نظم، فرزند آدمی تو وبہتر ز آدمی
شک نیست اندرین کہ بود دُر بہ از صدف

مضمون حدیث آدَمُ وَمَنْ دُوْنَہٗ تَحْتَ لِوَائِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

اردو:۔ نظم، ہم آپ کے کوچہ سے جو نکلے تو عجب کیا
آدم بھی ہوئے خلد کی تعمیر سے باہر،

مُرَاجَعَۃ دیکھو سوال وجواب ۱۲۷

مَرَاعَاۃُ النَّظِیر، ائتلاف، تلفیق، تناسب، مناسبت، توفیق یا مواخات

کلام میں ایسے چند الفاظ جمع کرنا جس میں سوائے تضاد کے اور کوئی مناسبت ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، کَالْقِسِیِّ الْمُعَطَّفَاتِ بَلِ الْاَسْهُمِ مَبْرِیَّةً بَلِ الْاَوْتَارِ۔

" نظم، اَحَادِیْثُ تَرْوِیْهَا السُّیُوْلُ عَنِ الْحَیَا
عَنِ الْبَحْرِ عَنْ کَفِّ الْاَمِیْرِ تَمِیْمِ
رُوْحٌ تَرَدَّدُ فِیْ مِثْلِ الْخِلَالِ اِذَا
اَطَارَتِ الرِّیْحُ عَنْهُ الثَّوْبَ لَمْ یَبِنِ

فارسی:۔ نثر، بصارت دہ چشم جہانیان تا اسمان از عینک مہر درخشان سواد بین زمین و زمانیان باشد، دیدہ و دل آن والا ہمت را بے منت عینک بینا و آمادہ روشنی و سنا دارد۔

" نظم، مزرع سبز فلک دیدم و داس مہ نو
یادم از کشتۂ خویش آمد و ہنگام درو

اردو:۔ نثر، محبوب کی آنکھیں، رخسار اور قد، نرگس، گلاب اور سرو کے مانند ہیں۔

نظم: چشم بادام، دہن پستہ، زنخداں ہے سیب
کتنے پھل ایک نہال قد جاناں میں لگے

مزاوجہ

شرط و جزا میں دو معنی اس طرح سے بیان کیے جائیں کہ جو امر پہلے معنی پر مترتب ہو وہی دوسرے پر بھی مترتب ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: اِذَا تَزَاوَجَ ذَنْبِی وَانْفَرَدتُّ لَہٗ
بِالْمَدْحِ مَنَّ وَنَجَّانِی مِنَ النِّقَمِ

اذا منّ سے شر ہو جائیگا

اِذَا تَزَاوَجَ اِثْمِی فَاقْتَضٰی نِقَمِی
حَقَّقْتُ فِیْہِمْ رَجَائِی فَاقْتَضٰی نِعَمِی

فارسی:- نظم: چون مرا بینی شود لطفت مبدل با عتاب
چون ترا بینم شود صبرم بدل با اضطراب

اردو:- نظم: آہ کیجے تو آن جاتی ہے ورنہ پیجے تو جان جاتی ہے
تم کو آتا ہے پیار پر غصہ مجکو غصہ پہ پیار آتا ہے

مساق المجہول وغیرہ دیکھو تضاد ص۱۲۲

مطابقہ دیکھو تضاد ص۱۲۵

مقابلہ یا تقابل

کلام میں پہلے چند الفاظ کا ذکر کرنا، اس کے بعد ہر ایک لفظ کا مقابل اسی ترتیب کے ساتھ لانا، یہ مقابلہ دو، تین، چار، پانچ لفظوں میں اور بعض دفعہ اس سے زاید میں بھی ہوتا ہے۔

(۱) دو الفاظ کے مقابل دو الفاظ:۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلاً وَّلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا۔

〃 نظم، لَوْ اَنْکَرَ الْاَحْیَاءُ فَضْلَ جَمِیْلِہٖ
شَہِدَتْ لَہُ الْاَمْوَاتُ فِی الْاَلْحَادِ
الحاجری

فارسی:۔ نظم، شب وصل تو بپایان آمد　　صبح می خندد و من میگریم

اردو:۔ نظم، وفائیں دیکھ لیاں بے وفائیاں دیکھیں
بھلا ہوا کہ تری سب برائیاں دیکھیں
میر

(۲) تین الفاظ کے مقابل تین الفاظ:۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، کَمْ مِنْ وَضِیْعٍ رَفَعَہُ حِذْقُہٗ وَ رَفِیْعٍ وَضَعَہٗ خُرْقُہٗ
خُرقا = حمق

نظم: عَلٰی رَأْسِ عَبْدٍ تَاجُ عِزٍّ کَمَا تَرٰی
وَفِی رِجْلِ حُرٍّ قَیْدُ ذُلٍّ مِنَ الدَّهْرِ
الصاحب شرف الدین

فارسی: نظم: پیل بینی برهنه، آنکه که باشد برسمند
مهر بینی بر سپهر آنکه که باشد بر سریر
رودکی

اردو: نظم: جو آکے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا
جو جاکے نہ آئے وہ جوانی دیکھی
انیس

(۳) چار الفاظ کے مقابل چار الفاظ:-

مثالیں:-
عربی: نظم: قَدْ رَفَعْتَ الرَّشَادَ فَوْقَ الثُّرَیَّا
وَوَضَعْتَ الضَّلَالَ تَحْتَ ثَرَاهَا

فارسی: نظم: مخالفان تو مردود چون جواب خطا
موافقان تو مقبول چون سؤال صواب

اردو: نظم: ہے ازل سے روائی آغاز ہو ابد تک رسائی انجام
غالب

(۴) پانچ الفاظ کے مقابل پانچ الفاظ:-

مثالیں:-
عربی: نظم: عَلٰی رَأْسِ عَبْدٍ تَاجُ عِزٍّ یَزِیْنُهُ
وَفِی رِجْلِ حُرٍّ قَیْدُ ذُلٍّ یَشِیْنُهُ

فارسی:۔ نظم، بنوک خامہ بہ بندد رہِ قضا و قدر
بہ تیر نکتہ بدوزد لب جواب و سوال

مُنَاسَبَہ یا تناسب

نثر یا نظم میں موزوں یا مناسب الفاظ استعمال کرنا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ
وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ وَّزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ۔

نظم، زَاكِی النِّجَارِ عُلُوُّ الْمَجْدِ نَاسِبَہٗ
زَاهِی الْفَخَّارِ كَرِیْمُ الْجَدِّ وَالشِّیَمِ

فارسی:۔ نظم، تیغ تو بحراست و موج او ہمہ آتش
دست تو ابراست و سیل او ہمہ کوثر
نعمتِ بزمت فزون ز نعمت جنت
ہیبت رزمت فزون ز ہیبت محشر
رودکی

اردو:۔ نظم، رَو پر ہے رخشِ عمر کہاں دیکھئے تھمے
نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں
غالب

هجو قبیح

کسی شخص یا چیز کے عیوب اور برائیاں مبالغہ و توہین آمیز پیرایہ میں بیان کرنا۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: هَجَوْتَ فِی مَعْرِضِ الْمَدْحِ الْمَحْسُوْدَ لَهُمْ
فَقُلْتَ اَنَّكَ ذُوْ صَبْرٍ عَلَى النَّدَمِ
متنبی

فارسی:- نظم: بدہن نان خواجہ چون بردم — خواجہ گفتا کہ آہ من مردم
گفتمش خواہ میر خواہ ممیر — کہ من این لقمہ را فرو بردم

اردو:- نظم: مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
تم میں دو عیب ہیں بدخو بھی ہو مغرور بھی ہو

هجو ملیح دیکھو تاکید الذم بما یشبه المدح ص۱۱۱

اَلْهَزْلُ الَّذِی یُرَادُ بِهِ الْجِدُّ

بظاہر کلام سے ہزل، مذاق یعنی ذم، شکوہ، غدر وغیرہ معلوم ہو لیکن اس میں جدت (سنجیدگی، حق) یا کوئی اخلاقی نکتہ یا نصیحت ملحوظ ہو۔

مثالیں:-

عربی:۔ نظم؛ یَقُوْلُ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذْ رَاٰنِی
عَفِیْفًا مُنْذُ عَامٍ مَا شَرِبْتُ
عَلٰی یَدِ اَیِّ شَیْخٍ تُبْتَ قُلْ لِیْ
فَقُلْتُ عَلٰی یَدِ الْاِفْلَاسِ تُبْتُ

فارسی:۔ نظم؛ از آخر کار عالم اندیشہ کنید | ای سور کنان ز ماتم اندیشہ کنید
با قحبۂ دنیا مکنید آمیزش | از آتشک جہنم اندیشہ کنید

بخواب دوش چنان دیدمے کہ صدر جہان
مرا بخواندی و تشریف داد و زر بخشید
شدم بہ نزد معبّر بگفتم این معنی
جواب داد کہ این جز بخواب نتوان دید

اردو:۔ نظم؛ کچھ اس کا اعتبار نہیں بے وفا ہے یہ
نازاں نہ ہو جیو زن دنیا کی چاہ پر

تمّت بالخیر

عربی:۔نظم؛ یَقُوْلُ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذْ رَاٰنِیْ
عَفِیْفًا مُنْذُ عَامٍ مَا شَرِبْتُ
عَلٰی یَدِ اَیِّ شَیْخٍ تُبْتَ قُلْ لِیْ
فَقُلْتُ عَلٰی یَدِ الْاِفْلَاسِ تُبْتُ

فارسی:۔نظم؛ از آخر کار عالم اندیشہ کنید — ای سور کنان ز ماتم اندیشہ کنید
با قحبۂ دنیا مکنید آمیزش — از آتشک جہنم اندیشہ کنید

بخواب دوش چنان دیدمے کہ صدر جہان
مرا بخواندی و تشریف داد و زر بخشید
شدم بہ نزد معبّر بگفتم این معنی
جواب داد کہ این جز بخواب نتوان دید

اردو:۔نظم؛ کچھ اس کا اعتبار نہیں بے وفا ہے یہ
نازاں نہ ہو جو زن دنیا کی چاہ پر

تمّت بالخیر

2182